182

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 8۔نومبر 2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا پیش کیا جانا

1۔ رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال 07۔2006 کا پیش کرنا

ایک وزیر رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال 07۔2006 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال 08۔2007 کا پیش کرنا

ایک وزیر رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال 08۔2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال 11۔2010 کا پیش کرنا

ایک وزیر رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال 11۔2010 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات مالیہ وصولی برائے آڈٹ سال 12۔2011 کا پیش کرنا

ایک وزیر آڈٹ رپورٹ بابت حسابات مالیہ وصولی برائے آڈٹ سال 12۔2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آڈٹ رپورٹ بابت حسابات برائے آڈٹ سال 12-2011 کا پیش کرنا

ایک وزیر آڈٹ رپورٹ بابت حسابات برائے آڈٹ سال 12-2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

183

(بی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ 2012

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب لائیو سٹاک بریڈنگ 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون بلڈنگ کنٹرول اینڈ ہاؤسنگ سکیمز ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون بلڈنگ کنٹرول اینڈ ہاؤسنگ سکیمز ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون تقسیم غیر منقولہ جائیداد، پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون تقسیم غیر منقولہ جائیداد، پنجاب، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ مسودہ قانون کینال ہیریٹیج پارک لاہور 2012

ایک وزیر مسودہ قانون کینال ہیریٹیج پارک لاہور، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا اس پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2012 پر فوری غور و خوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اس کے قواعد 94 اور 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2012 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2012 منظور کیا جائے۔

184

(ڈی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب 2012، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب 2012 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور،2012
(مسودہ قانون نمبر15 بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسزلاہور2012، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسزلاہور2012منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2012(مسودہ قانون نمبر31 بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95(3)کی مقتضیات کو معطل کرکے قانون (چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2012کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب ،2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب، 2012منظور کیا جائے۔

185

5۔ مسودہ قانون (ترمیم)انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب 2012(مسودہ قانون نمبر32 بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95(3)کی مقتضیات کو معطل کرکے قانون (ترمیم)انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب 2012 کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب 2012 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد 2012 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد 2012، کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد 2012 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ 2012 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ 2012، کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ 2012 منظور کیا جائے۔

186

8۔ مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور 2012 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2012)

ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور 2012، کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر	یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور 2012 منظور کیا جائے۔

188

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

جمعرات، 8۔نومبر 2012

(یوم الخمیس، 22۔ذوالحج 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿۳﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾

سورة التّين آيات 1تا8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وماعلينا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

اِک میں ہی نہیں اُن پر قربان زمانہ ہے
جو ربِّ دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرہ کا وہ بابا ہے حسنین کا نانا ہے
آؤ درِ زہرہ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
محرومِ کرم اس کو رکھنا نہ سرِ محشر
جیسا ہے نصیرؔ آخر سائل تو تمہارا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ محترمہ! میں کافی دفعہ بتا چکا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو اُس وقت interruption نہیں ہونی چاہئے۔ اب آپ بات کریں، کیا کہنا چاہتی ہیں؟

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی جناب اعجاز احمد شیخ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کیونکہ میں نے آپ سے پہلے اجازت لے لی تھی۔ ڈسٹرکٹ سیالکوٹ سے اعجاز احمد شیخ 3۔نومبر کو قضائے الٰہی سے وفات پا چکے ہیں، میں چاہ رہی تھی کہ اُن کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: اعجاز احمد شیخ صاحب اس ایوان کے ممبر تھے، منسٹر بھی رہے ہیں اور بڑے فعال قسم کے ساتھی تھے جو اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب اعجاز احمد شیخ سابق ایم پی اے کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! کیا گیلری میں سیکرٹری خوراک بیٹھے ہیں کیونکہ آپ نے خود اس بات کا notice لیا ہوا ہے کہ محکمہ کے سیکرٹری وقفہ سوالات میں موجود ہوں گے۔ گورنمنٹ کی seriousness دیکھیں کہ گورنمنٹ نے اجلاس بلایا ہے مگر چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں حالانکہ باہر چھ حوالدار میجران کی حاضریاں لگانے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی آپ کے قابو میں نہیں آتے لہذا ان کا کوئی علاج کریں تاکہ یہ ایوان چلے۔ پہلے وزیر صاحب یہ بتائیں کہ محکمہ خوراک کے کون کون سے لوگ یہاں پر available ہیں کیونکہ وہاں سے جب تک چٹ نہیں آئے گی تب تک وزیر صاحب کیسے جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، مجھے بتایا جائے کہ کیا یہاں سیکرٹری خوراک موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!سیکرٹری خوراک کو کل اسلام آباد ایمرجنسی میں جانا پڑا مگر آج اُن کے آنے کی ابھی تک خبر نہیں مل سکی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر!کون سی ایمرجنسی ہے ذرا مجھے بھی بتادیں۔

جناب سپیکر:آپ اُن کی بات سنیں۔جی،مغل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!محکمہ خوراک کے officials یہاں پر موجود ہیں،جو سوالات پوچھیں گے ان کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔

جناب سپیکر:آپ شاید تھے یا نہیں؟میں نے تمام حضرات سے کہا تھا کہ جو بھی محکمہ سے متعلقہ سیکرٹری صاحبان prior permission کے بغیر غیر حاضر ہوتے ہیں اگر تو کسی عدالت میں ان کی حاضری ہے تو وہ علیحدہ بات ہے لیکن اگر کوئی cogent reason ہے تو اس کے متعلق ہمیں بتایا جائے اور ہمارے office کو بتایا جائے۔اگر اس کے بغیر کوئی غیر حاضر پائے جاتے ہیں تو ان کے خلاف نوٹس ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!انہوں نے بتایا ہے کہ میں ابھی جلد ہی پہنچنے والا ہوں۔آپ بے فکر ہو جائیں۔انشاء اللہ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر!انہیں پابند کیا جائے کہ آئندہ ایسا نہ ہو۔

جناب سپیکر:میں معزز ممبران کو اس طرح پابند نہیں کر سکتا جس طرح آپ کہہ رہے ہیں۔یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!اس معزز اسمبلی کے اجلاس پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن ان کی seriousness کا اندازہ لگائیں۔۔۔

جناب سپیکر:یقیناً آپ صحیح کہہ رہے ہیں لیکن آپ سب کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔اس معزز ایوان کے ممبران پر عوام نے اعتماد کر کے ان کے مسائل کے حل کے لئے یہاں بھیجا ہے۔اگر آپ دیانتداری سے کام نہیں کرتے تو یقیناً اس کا response آپ کو اچھا نہیں ملے گا۔میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ جب آپ اپنا Honoraria یہ بھی وصول کرتے ہیں اور اس کے باوجود اگر ایوان میں نہ آئیں تو اس سے بڑی زیادتی کچھ نہیں ہو سکتی۔میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب اسلام آباد ہیں۔۔۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں کیونکہ وہ بات ختم ہو گئی ہے اور اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں let me proceed further یہ سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! On her behalf Question No. 4876 (معزز خاتون ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ آمنہ الفت: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

چینی ذخیرہ کرنے کے گوداموں کی تعداد و تفصیل

*4876: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں چینی ذخیرہ کرنے کے کل کتنے گودام ہیں نیز یہ گودام کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز ان گوداموں میں چینی ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) لاہور میں چینی ذخیرہ کرنے کے کل کتنے گودام ہیں نیز یہ گودام کہاں کہاں پر واقع ہیں اور ان گوداموں میں چینی ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) پنجاب میں چینی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی بھی سرکاری گودام نہیں ہے۔ چینی تیار ہونے کے بعد شوگر ملز اپنے گوداموں میں ہی ذخیرہ کرتی ہیں جہاں سے اس کی ترسیل ہوتی ہے۔

(ب) لاہور میں چینی ذخیرہ کرنے کے لئے کوئی بھی سرکاری گودام نہیں ہے۔ چینی تیار ہونے کے بعد شوگر ملز اپنے گوداموں میں ہی ذخیرہ کرتی ہیں جہاں سے اس کی ترسیل ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: سوال میں پوچھا گیا ہے کہ لاہور اور پنجاب میں چینی ذخیرہ کرنے کے کتنے گودام ہیں؟۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "
سیکرٹری خوراک official گیلری میں تشریف لے آئے ہیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سیکرٹری صاحب آ گئے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مبارک ہو اور محکمہ کی seriousness بھی ہمیں مبارک ہو۔۔۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! ابھی انہوں نے ایوان میں کہا کہ سیکرٹری صاحب اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اسلام آباد سے آ گئے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ وہ اسلام آباد ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں No discussion on this point please آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ پنجاب اور لاہور میں چینی ذخیرہ کرنے کے کتنے گودام ہیں جس کے جواب میں ہے کہ پنجاب اور لاہور میں کوئی بھی سرکاری گودام۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میں نے بھی پڑھ لیا اور آپ نے بھی پڑھ لیا۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت چینی کے لئے سرکاری گودام بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، مغل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! فی الحال حکومت چینی خریدنے اور اسے فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! چینی کو اتنا غیر اہم کیوں سمجھا جارہا ہے کیونکہ جب چینی کا بحران آتا ہے تو عوام suffer کرتی ہے۔ کبھی باہر کے ملک سے منگوائی جاتی ہے اور موجودہ حکومت کے دعوے بھی یہی ہیں کہ ہماری ان اشیاء اور چیزوں پر بہت زیادہ توجہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے ضمنی سوال کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! گودام کیوں نہیں ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: وہ تجویز آپ لے کر آئیں جب کبھی ٹائم ہو۔ اب اس کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسے ہم گندم خرید کر ذخیرہ کر لیتے ہیں اور چینی شوگر ملوں کے گوداموں میں رہتی ہے تو حکومت کیوں نہیں plan کر کے گودام بنا کر سستی چینی خرید کر رکھتی اور جب crisis ہو تو اس وقت عوام کو دے۔ حکومت کیوں نہیں کوئی ایسا پروگرام رکھتی؟

جناب سپیکر: جی، مغل صاحب! ان کی تسلی کرا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! تمام ملیں اپنی چینی پیدا کرنے کے بعد اپنے گوداموں میں جمع رکھتی ہیں اور حکومت کو اس کی رپورٹ دیتی ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت surplus گودام میں اتنی چینی موجود ہے لہذا اللہ کا فضل ہے کہ اس وقت بھی surplus چینی آٹھ لاکھ ٹن پڑی ہوئی ہے اور ابھی کرشنگ سیزن شروع ہونے والا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملوں کے اپنے گوداموں میں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جی، بالکل ملوں کے اپنے گوداموں میں ہے اس لئے سرکاری گودام ہوتے ہیں اور نہ ہی وہاں پر چینی سٹاک کی جاتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جب چینی کی کمی ہوتی ہے تو وہ لوگ وہاں سے چینی غائب کر دیتے ہیں اور حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا جس سے ملک میں crisis پیدا ہو جاتے ہیں Why don't you plan وہاں کیوں نہ چینی خرید کر اس کو گودام میں رکھا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: حکومت چینی خریدتی نہیں ہے اور اسے بلاوجہ اپنے پیسے ضائع کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے؟perishable commodity ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! آیا یہ ملز مالکان کی صوابدید پر ہی چینی رہے گی یا حکومت بھی کوئی ایسا اقدام کرنا چاہتی ہے کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ مڈل مین کا role ختم کیا جائے۔ اس طرح تو ذخیرہ اندوزوں کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جتنی مرضی چینی ذخیرہ کر لیں، کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، مغل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! کھلی چھٹی کا عالم یہ ہے کہ آج سے چار سال پہلے چینی 72 روپے فی کلو تھی اور اس وقت 50 اور 52 روپے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: Very good چلیں، ٹھیک ہے۔ No further question on it بڑی مہربانی ہو گی۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پانچ سال پہلے کا بھی rate بتا دیں جب چوہدری پرویز الٰہی کی حکومت تھی تو اس وقت کیا rate تھا؟۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے چار سال پہلے کا بتا دیا ہے اور وہ پانچ سال پہلے پارلیمانی سیکرٹری نہیں تھے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: This is no supplementary اس پر مزید ضمنی سوال نہیں ہو سکتا کیونکہ پہلے ہی تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 6816 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2010، گندم کی خرید کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*6816: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ سیزن (اپریل 2010) میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مختص کیا گیا ہے؟

(ب) اس کی خرید کے لئے کتنی رقم محکمہ خوراک کو فراہم کی گئی؟

(ج) اس کی خرید کے لئے صوبہ میں کتنے مستقل اور عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(د) اس مقصد کے لئے کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے؟

(ہ) گندم کی خرید کا طریق کار کیا مقرر کیا گیا ہے؟

(و) گندم کی خرید کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) حکومت پاکستان نے محکمہ خوراک پنجاب کو موجودہ سیزن اپریل 2010 میں گندم خرید کا ہدف 40 لاکھ میٹرک ٹن دیا۔

(ب) گندم کی خریداری کے لئے حکومت پاکستان کی ضمانت پر کمرشل بنکوں کے ذریعہ 95۔ارب روپے کا بندوبست کیا گیا۔

(ج) 193 مستقل سنٹر اور 183 عارضی مراکز بنائے گئے ہیں۔

(د) امسال حکومت پنجاب نے جو باردانہ خرید کیا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔	پٹ سن کی بوریاں	1,68,00,000	(100 کلو گرام فی بوری)
2۔	پولی پراپلین کی بوریاں	3,74,00,000	(50 کلو گرام فی تھیلا)

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ امسال حکومت پنجاب نے گندم خریداری پالیسی میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ چھوٹے کاشتکاروں کو گندم کی فروخت میں کسی قسم کی دشواری

نہ ہو اور مڈل مین سے گندم نہ خرید کی جائے۔ لہذا ان سے گندم خرید کی گئی جن کی زمین پر بمطابق ریکارڈ گندم پیدا ہوئی تھی لہذا تناسب قائم رکھنے کے لئے یہ پابندی لگائی گئی تھی کہ ایک وقت میں 200 بوری سے زائد باردانہ کسی کو جاری نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ چھوٹے کسانوں کی گندم خریدنے کے لئے فی ایکڑ 08 بوری باردانہ (جیوٹ) اور 16 تھیلہ پولی پراپلین کا اجرا کیا گیا۔ ضابطہ کے مطابق 50 فیصد باردانہ پہلے 15 ایام میں 30 فیصد باردانہ اگلے 15 ایام میں اور 20 فیصد کا باردانہ آخری 15 ایام میں جاری کرنے کا انتظام کیا گیا۔ مگر کاشتکاران کی مزید سہولت کے لئے پہلے 15 ایام کا باردانہ 50 فیصد سے بڑھا کر 60 فیصد کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم زمین کے مالک افراد کو خاص طور پر سہولت دی گئی۔ کاشتکاروں کی شکایت کا ازالہ کرنے کے لئے تمام متعلقہ دفاتر میں شکایت سیل قائم کیا گیا اور ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ایک آفیسر بطور فوکل پرسن مقرر کیا گیا جو پیش آمدہ شکایت کا فوری ازالہ کرتا تھا اس لئے یہ کہنا بجا طور پر درست ہو گا کہ محکمہ خوراک کی موجودہ گندم خریداری پالیسی خالصتاً کسان دوست تھی۔

(و) حکومت پنجاب نے گندم کی خرید 15۔اپریل سے شروع کی اور 11۔جون کو ختم کی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جب بھی گندم کی خریداری ہوتی ہے تو ہمیشہ باردانے کا شور ہوتا ہے۔ زمیندار ہمیشہ suffer کرتا ہے۔ ان کے ذہن میں ابھی سے کوئی planning ہے، جب بھی گندم کی خریداری ہوتی ہے تو یہ مسئلہ ہوتا ہے، پاسکو والے مسئلہ کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے ابھی سے ہی اس سلسلہ میں کوئی planning کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! گندم کی خریداری پر جو باردانے کی سپلائی پر عام طور پر اعتراض کیا جاتا ہے ہم نے اس کی ایک پالیسی رپورٹ تیار کی ہوئی ہے اگر انہیں detail چاہئے تو میں دے دیتا ہوں اور میں پڑھ کر بھی سنا دیتا ہوں لیکن اس میں ذرا ٹائم لگ جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ ویسے ہی بتا دیں کہ کیا پالیسی بنائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! باقاعدہ پالیسی بنی ہوئی ہے۔ پہلے پندرہ دن کے اندر اس کو پچاس فیصد سے بڑھا کر ساٹھ فیصد بھی کر دیا جاتا ہے، اگلے پندرہ دن کے لئے ہم تیس فیصد باردانہ سپلائی دیتے ہیں اور آخری پندرہ دن کے لئے بیس فیصد سپلائی دیتے ہیں تاکہ چھوٹے زمیندار کو پورا پورا accommodate کیا جا سکے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ ذرا explain کر دیں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔

جناب سپیکر: کیا explain کریں؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ ساٹھ فیصد کب دیں گے، بیس فیصد کب دیں گے اور تیس فیصد کب دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس پالیسی کو بڑا سوچ سمجھ کر طے کیا گیا ہے کہ چھوٹے زمیندار کو زیادہ سے زیادہ accommodate کیا جا سکے۔ اگر بڑے زمینداروں کو بہت زیادہ باردانہ پہلے دے دیا جائے تو چھوٹے زمیندار اس سے محروم ہو جائیں گے اس لئے پہلے پندرہ دن کے اندر پچاس فیصد باردانہ سپلائی کیا جاتا ہے۔ یہ سپلائی آٹھ بوری فی ایکڑ کے حساب سے کی جاتی ہے اور یہ بوری سو کلو کی ہوتی ہے۔ اگر PP کا بیگ دیا جائے تو وہ سولہ دیئے جاتے ہیں۔ یہ باردانے کی سپلائی اس کی گرداوری کے حساب سے دی جاتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: یہ خریداری دن کب سے شروع ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): خریداری پندرہ اپریل سے شروع ہوتی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ سوال کر چکی ہیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ مجھے اتنا کیوں ڈانٹتے ہیں؟ ضرور ڈانٹیں مگر اتنا تو نہ ڈانٹیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ہمیشہ اسی طرح نرم لہجے سے بات کیا کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں بارانی علاقے سے تعلق رکھتی ہوں جہاں زیادہ تر لوگوں کی زمینیں خشک اور کم ہیں۔ جو انہوں نے ابھی criteria بتایا وہاں اس طرح نہیں ہوتا بلکہ وہ لوگ کرائے خرچ خرچ کر تنگ آ جاتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ تندہی سے کام کرنے کے لئے اور look after کرنے کے لئے کسی کو مقرر کریں اور کوئی ٹیم بنائیں اور جو انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہوا ہے عملاً اس طرح نہیں ہوتا۔ چھوٹے کاشتکاروں کی زمین خشک ہوتی ہے اس لئے یہ بارانی علاقوں کو بھی ذہن میں رکھیں۔ ان کو باردانہ بھی کم ملتا ہے اور جب بیجائی کرتے ہیں تو پانی نہ ہونے کی وجہ سے ان کی فصل بھی بہت کم فروخت ہوتی ہے بلکہ بہت سے لوگوں کی تو فصل فروخت ہی نہیں ہوتی اس لئے اس کے لئے کوئی طریق کار سوچیں اور سنجیدگی سے سوچیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایسا کریں کہ جو تجویز آپ فرما رہی ہیں جس دن اس پر بحث ہوگی اس دن آپ یہ تجویز پوری طرح مکمل کر کے دیں ہم اس پر عملدرآمد کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! جب گندم کی خریداری کی گئی تھی اُس وقت کیا ریٹ تھا اور اِس وقت مارکیٹ میں کیا ریٹ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جب گندم کی خریداری کی گئی تو گورنمنٹ نے 1050 روپے سے خریدی اور اس وقت تقریباً 1100 کے قریب ریٹ ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! اِس وقت ریٹ 1200 سے اوپر چل رہا ہے۔ جب خریداری کی جاتی ہے تو middleman کماتا ہے۔ آپ خود بھی زمیندار ہیں آٹھ بوریوں سے فی ایکڑ کی پیداوار کیا سنبھالی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر: آگے بڑھادیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! Average تقریباً تیس سے تینتیس من فی ایکڑ آتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ان آٹھ بوریوں میں کتنی گندم آتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! آٹھ بوریوں میں 800 کلوگرام آتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! Average yield فی ایکڑ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): بعض علاقوں میں کم ہے اور بعض علاقوں میں زیادہ ہے اس لئے ہم نے average کو نکال کر زیادہ سے زیادہ پیداوار تینتیس من فی ایکڑ کے حساب سے رکھی ہے۔

جناب سپیکر: اس دفعہ تھوڑا زیادہ کر دیں۔ اگلا سوال بھی جناب محمد نوید انجم کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 6817 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

رانا محمد افضل خان: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گندم کے گودام و دیگر تفصیلات

*6817: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور، قصور اور شیخوپورہ میں گندم کے کتنے گودام ہیں ان میں گندم کی کتنی مقدار سٹور کی جا سکتی ہے؟

(ب) ان سٹور / گوداموں میں اس وقت کتنی گندم محفوظ ہے؟

(ج) ان تینوں اضلاع میں موجودہ سیزن (اپریل 2010) میں کتنی گندم خرید کرنے کا ٹارگٹ محکمہ نے ملازمین کو دیا ہے؟

(د) ان اضلاع میں کتنے مرکز خرید گندم بنائے گئے ہیں؟

(ہ) ان پر کتنے ملازمین تعینات کئے گئے ہیں؟

(و) ان اضلاع میں گندم کی خرید کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ز) ان اضلاع میں گندم کی خرید کے لئے کتنا باردانہ فراہم کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ان اضلاع میں گودام اور ان میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع	گودام	گنجائش (ایم ٹن)
لاہور	76	97250
قصور	80	87000
شیخوپورہ	91	99100
میزان	247	283350

(ب) ان گوداموں میں درج ذیل گندم محفوظ ہے:-

ضلع	گندم (میٹرک ٹن)
لاہور	72905
قصور	78567
شیخوپورہ	92648
میزان	244120

(ج) ان اضلاع میں موجودہ سیزن اپریل2010 کا مقرر کردہ ہدف خریداری گندم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ضلع	مقررہ کردہ ہدف (میٹرک ٹن)
لاہور	45000
قصور	107000
شیخوپورہ	114000
میزان	266000

(د) ان اضلاع میں بنائے گئے مراکز خریداری گندم کی تفصیل یوں ہے:۔

ضلع	خریداری مرکز
لاہور	04
قصور	14
شیخوپورہ	14
میزان	32

(ہ) ان مراکز پر ملازمین کی تعداد حسب ذیل ہے:

ضلع	تعداد ملازمین
لاہور	10
قصور	96
شیخوپورہ	104
میزان	210

(و) ان اضلاع میں گندم کی خرید کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی:۔

ضلع	رقم ہندسوں میں	رقم لفظوں میں (روپے)
لاہور	98,40,05,262/-	اٹھانویں کروڑ، چالیس لاکھ، پانچ ہزار دوسو باسٹھ
قصور	2,38,20,49,784/-	دوارب، اڑتیس کروڑ، بیس لاکھ، انچاس ہزار، سات سو چوراسی
شیخوپورہ	2,24,61,13,413/-	دوارب، چوبیس کروڑ، اکسٹھ لاکھ، تیرہ ہزار، چار سو تیرہ
میزان	5,61,21,68,459/-	پانچ ارب، اکسٹھ کروڑ، اکیس لاکھ، اڑسٹھ ہزار، چار سو انسٹھ

(ز) ان اضلاع میں گندم کی خرید کے لئے درج ذیل باردانہ فراہم کیا گیا:۔

ضلع	پی پی تھیلا	جیوٹ بوری	کل فراہم کردہ باردانہ (100کلوگرام)
لاہور	210735	760845	971580
قصور	870645	452888	1323533
شیخوپورہ	1016916	484576	1501492
میزان	2098296	1698309	3796605

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ گوداموں کے بارے میں بڑا اہم سوال ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ stocking کے دوران ہماری قیمتی گندم میں ایک wastage کا پہلو ہے اور اس کو کنٹرول کرنے کے لئے جو ہمارے آج کل گودام ہیں یہ بہت ہی پرانے ہیں اور ساٹھ سال سے کوئی نیا سسٹم نہیں آیا جبکہ دنیا میں silos متعارف ہو گئے ہیں جس کے اندر ہوا بھی لگتی ہے اور اس میں pesticide بھی ڈال سکتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے اس وقت کتنے ماڈرن گودام ہیں اور کتنے ہمارے silos پر base گودام ہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔ آپ اس سوال میں سے ضمنی سوال کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت سٹاک کرنے کے لئے کیا ارادہ رکھتی ہے کہ ہمارے ہاں بے انتہا تعداد میں آٹا پیسنے والی ملیں ہیں ان پر کوئی پابندی لگانا چاہتے ہیں کہ جہاں وہ کروڑوں روپے کی مل بناتے ہیں وہاں وہ modern silos بنائیں؟

جناب سپیکر: ایسا تو یہ بنا نہیں سکتے۔ اگر یہ مجھے کہیں گے تو میرے پاس اتنی جگہ نہیں ہے کہ میں وہاں بنا دوں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ملوں پر تو اس طرح کی پابندیاں نہیں لگائی جا سکتیں۔ حکومت اپنے گوداموں میں جو سٹاک کرتی ہے اس کو modernize کیا جا سکتا ہے۔ ان کی تجویز تو بہت اچھی ہے لیکن ملوں پر اس قسم کی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ اس پر کوئی exercise کریں۔ بے شمار عملہ، بے شمار باردانہ اور کروڑوں روپے کے اخراجات ہیں کیونکہ میں نے اس پر تھوڑی سی study کی ہے اور یہ economical ہے۔ اگر یہ silos لگائیں گے تو ان کے پاس گندم کی saving بہت آ جائے گی، لوگوں کی ملازمتوں اور باردانے کی قیمت میں بہتری آ جائے گی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! بہتر یہ ہے کہ آپ پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ ایک میٹنگ کریں جس میں سیکرٹری صاحب بھی ہوں تاکہ اس سے کوئی اچھا رزلٹ سامنے آئے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ سوال 2010 کا ہے اور جز (ب) میں انہوں نے جو سٹاک کی پوزیشن بتائی تھی کہ لاہور میں 72905، قصور میں 78567 اور باقی ضلعوں میں بھی ہے۔ آج 2012 ہے اب سٹاک کی latest position کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! 2012 میں لاہور کے گوداموں میں 56483، قصور کے گودام میں 46602 اور شیخوپورہ میں 64981 میٹرک ٹن گندم سٹاک ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اگر کوئی اور نہیں کر رہا تو میں کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! سوال نمبر بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 7215 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ سیمل کامران کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ خوراک، بنکوں سے قرضے لینے کی تفصیلات

*7215: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 09-2008، 10-2009 کے دوران محکمہ خوراک نے بنکوں سے کتنے قرضے لئے اور ان پر ماہانہ کتنا سود ادا کیا گیا، بنکوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ (حاصل کی جانے والی رقم، ماہانہ سود) بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 11-2010 میں بھی محکمہ خوراک بنکوں سے قرضے لینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کتنا اور کہاں سے، مکمل تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):

(الف) محکمہ خوراک نے 09-2008 اور10-2009 کے دوران جن بنکوں سے قرض لیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(ملین روپے)

Name of Bank	Loan 2008-09	Loan 2009-10	Mark up 2008-09	Mark up 2009-10
NBP	24019.9	10803.0	876.035	3208.980 M
UBL	19227.1	7518.3	712.928	2520.577 M
MCB	21383.3	9546.6	731.256	2846.380
HBL	22328.6	11762.9	861.550	2980.765
ABL	15983.0	7917.4	733.291	2172.376
BOP	17846.6	10576.9	26.948	2087.684
NIB	4000.0	3251.0	-	507.897
Al- Habib	4000.0	2260.0	-	507.883
Habib Metro	2000.0	1071.0	-	250.660
Sonieri	2000.0	1071.0	-	249.812
Al-Falah	6431.9	5137.0	-	641.421
Askari	2500.0	2703.0	-	249.210
Faysal	2500.0	2803.0	-	249.210
First Women	493.8	2000.0	-	53.409
Mezan Islami	1457.8	-	-	136.043
Al-Baraka	1685.4	4000.0	-	167.059
Al-Falah Islami	919.0	1500.0	-	95.889
Emirate Global	500.0	1000.0	-	52.137
Al-Habib Islami	-	500.0	-	-
Habib Metro Islami	-	500.0	-	-
Sonieri Islami	-	500.0	-	-
Faysal Islami	-	1500	-	-
Khyber Islami	-	1000.0	-	-
Dawood Islami	-	500.0	-	-
Bank Islami	-	1000.0	-	-
Total	149776.5	88670.1	3942.008	19028.711

مذکورہ بالا بنکوں کو ادا شدہ رقم بابت سود کی ماہانہ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ خوراک سال 11-2010 میں کاشتکاروں سے تقریباً 40 لاکھ ٹن گندم خرید کرے گا جس کے لئے بنکوں سے مبلغ (95,300,000,000) پچانوے ارب تیس کروڑ روپے حاصل کئے جائیں گے چونکہ ابھی تک کسی بنک سے گفت وشنید نہیں ہوئی اس لئے تفصیل دینا قبل از وقت ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ محکمہ خوراک نے بنکوں سے کتنے قرضے لئے اور ان پر ماہانہ کتنا سود ادا کیا گیا، بنکوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ (حاصل کی جانے والی رقم، ماہانہ سود) بیان کی جائے؟ جواب کے اندر ماہانہ سود تو نہیں بتایا گیا لیکن سالانہ سود کی رقم دے دی گئی ہے اور یہ جو تفصیل دے دی گئی ہے اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ نیشنل بنک آف پاکستان سے 10-2009 میں 10803 ملین روپے قرض لیا گیا اور اس پر جو مارک اپ دیا گیا وہ 3208 ملین روپے درج ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ یہ اس مارک اپ کی کتنی percentage بنتی ہے اور یہ جو رقم بتائی گئی ہے ٹھیک ہے یا اس میں کوئی فرق ہے؟

جناب سپیکر: جی، calculator آپ کے پاس بھی ہو گا ان کے پاس بھی ہو گا یقیناً ابھی بتا دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی month wise پوری کی پوری رپورٹ موجود ہے۔ اگر پڑھنی پڑے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھ سے یہ تفصیل حاصل کر سکتے ہیں اور میں اسے ایوان میں بھی رکھ سکتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ کے جواب کے مطابق 10-2009 میں 10,803 ملین روپے حاصل کئے گئے قرض پر 3208 ملین سود ادا کیا گیا تو اس کی کیا شرح بنتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ شرح 15 سے لے کر 16 فیصد کے حساب سے fluctuate کرتی رہتی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ 16 فیصد سے زیادہ بن رہی ہے اس کا جواز بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! 15 سے 16 فیصد کے حساب سے per three month بنتی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ریکارڈ ان کے سامنے ہے اس میں موٹی سی بات یہ ہے کہ 10803 کا 3208 سیدھا سیدھا تیسرا حصہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: اسے تھوڑا سا گائیڈ کریں کہ آپ کون سے نمبر پر گئے ہوئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 6 ہے۔

جناب سپیکر: صفحہ نمبر 6 نہیں ہے کوئی اور ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 6 ہے۔ سوال نمبر 7215 کے جواب کے اندر سے میں بات کررہا ہوں۔ میں نے نیشنل بنک آف پاکستان کی ایک رقم pick up کی ہے۔ یعنی 10-2009 کے اندر 10803 ملین روپے قرضہ لیا گیا اور 3208 ملین روپے اس کا interest ادا کیا گیا تو مجھے یہ بتادیجئے کہ اگر 15 سے 16 فیصد سود ہے تو یہ رقم کیسے بن گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ہو سکتا ہے کہ clerical mistake ہو۔ اس کو دوبارہ چیک کیا جا سکتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا جناب سپیکر! یہ clerical mistake صرف ایک میں نہیں ہے آپ نیچے بھی آجائیں۔ 7518 ملین روپے پر 2520 ملین روپے مارک اپ، 9546 ملین روپے پر 2840 ملین روپے مارک اپ ہے یہ تو ratio بالکل آؤٹ ہے یا تو یہ جواب غلط ہے یا اس میں اور مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): اگر کہیں clerical mistake ہے تب بھی اور اگر کہیں figures غلط لکھیں ہیں تب بھی اس کو دوبارہ سے چیک کیا جا سکتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال لے لیں دونوں کا اکٹھا جواب آجائے گا؟

جناب سپیکر: ان کا پہلے جواب لوں گا پھر آپ کی بات سنوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!اس کی رقم جو show کی گئی ہے وہ صرف اس سال کے قرضے پر نہیں بلکہ پچھلے بقایا قرضے پر بھی ہے اس لئے ان کو یہ figure بڑا الگ رہا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!انہوں نے 09-2008 کا مارک اپ علیحدہ show کیا ہوا ہے اور 10-2009 کا علیحدہ show کیا ہوا ہے۔یہ اس طرح درمیان میں سے نکلنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ انہوں نے جواب میں رقم دی ہوئی ہے۔آپ اس کا justify کروائیں۔اس میں صرف ایک نہیں بلکہ تمام بنکوں کا لے لیں یہ سارے جواب کے اندر problem ہے۔میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن جواب کے اندر کوئی مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!اس کی تشریح کے لئے اس کو دوبارہ سے چیک کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر:جس نے یہ غلط لکھا ہے آپ اس کے خلاف notice لیں پھر ایوان کو بتائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب کب دیں گے؟

جناب سپیکر:اسی سیشن میں دیں گے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری یہ بتادیں کہ بنکوں میں kibor rate کیا ہے اور یہ جو شرح منافع لیا گیا ہے کیا یہ اس kibor rate کے مطابق ہے؟مجھے ایک تو kibor rate بتادیں دوسرا اس کی مناسبت سے دیئے گئے منافع کی شرح سود بتائیں؟

جناب سپیکر:پہلے تو میں سمجھوں پھر ان سے پوچھوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!یہ fresh question بنتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!یہ fresh question کہاں سے بنتا ہے۔بنکوں میں kibor rate کے مطابق شرح منافع طے کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر:آپ میری بات سنیں۔آپ اس کے متعلقہ ضمنی سوال پوچھیں جو سوال کے جواب میں آیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! kibor rate بنکوں میں 12,13 یا 14 فیصد رکھا گیا ہے وہ kibor rate کیا ہے اور اس کے مطابق بنک کتنی شرح منافع لے رہے ہیں؟ یہ سیدھا سیدھا account کا سوال ہے اس میں کوئی لمبی چوڑی یا کوئی راکٹ سائنس نہیں یا کیمسٹری نہیں چھپی ہوئی ہے۔ یہ حساب کا سوال ہے، یہ مجھے kibor rate بتا دیں، ان کو پڑھا لکھا کر بھیجا کریں، یہ کیا کرتے ہیں، ان کو kibor rate کا بھی نہیں پتا؟ چلیں! مجھے یہ بتا دیں کہ kibor rate کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور و اوقاف (جناب افتخار احمد خان): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ مہربانی فرمائیں، ان کو بات کرنے دیں، یہ ان کا حق ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ہیں، وزیر ہیں اور سیکرٹریز ہیں اگر ان کو بنکوں کے kibor rate کا نہیں پتا تو پھر یہ شرح منافع کس behalf پر دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس وقت kibor rate 12 فیصد ہے، pulse 2.50 اور یہ 14.5 بنتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ pulse 2.50 کیا چیز ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ basic point ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ basic point کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ 12 فیصد kibor rate ہے۔ اس پر بنک اپنا کتنا فیصد add کر کے شرح منافع لے رہے ہیں، جو rate لوگوں سے charge کیا جاتا ہے اور جو گورنمنٹ سے لیا جاتا ہے کیا وہ rate equal ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ گندم پر زیادہ شرح منافع لیا جا رہا ہے، کس حساب سے بنکوں کو دیا جا رہا ہے اور کیوں دیا جا رہا ہے؟ اتنا منافع پوری دنیا میں نہیں لیا جاتا۔ اگر گورنمنٹ کو قرضہ لینا ہی تھا تو 2,3,4,6 فیصد تو سمجھ میں آتا ہے، عام لوگوں سے تو چلیں بنک کماتے ہیں۔ government 12 percent kibor rate ok لیکن اس پر 2.5 فیصد مزید ظلم ہے---

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کا مائیک خراب ہے۔ آپ دوسرے مائیک پر آ جائیں۔ مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! 12 percent kibor rate already بہت زیادہ ہے اور لوگوں سے بھی 12 فیصد کے حساب سے منافع لیا جاتا ہے یعنی بنک لیتے ہیں۔ اس پر 2.5 فیصد مزید پھر گورنمنٹ ہی لے رہی ہے تو کیا گورنمنٹ ہی بنکوں کو اتنا زیادہ منافع دے رہی ہے یعنی اتنا زیادہ سود دے رہی ہے۔ خدا کی پناہ کہ پوری دنیا میں شرح 2,4,6 فیصد تک جاتی ہیں چلیں مان لیا کہ 12 فیصد ہے۔ اگر اس پر ایک فیصد بھی بنک کو زیادہ دے دیں تو بھی 13 فیصد ہونا چاہئے لیکن یہ 15 فیصد دے رہے ہیں یہ ظلم ہے۔ بقول ان کے میرے بھائی نے تو 30 فیصد نکالا ہوا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ statement اس سے زیادہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ figures کتاب دے رہی ہے میں نہیں دے رہا۔ یہ تو محکمہ کی طرف سے figures آئی ہیں کیونکہ یہاں جس کو بھی calculate کر لیں یہ 30 فیصد سے زیادہ بن رہا ہے۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! اسمبلی کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: کیا یہ وقت ضائع ہو رہا ہے؟

رانا محمد افضل خان: مجھے بات ختم کرنے دیں، آپ میری بات سن لیں۔ جناب سپیکر! اس کے اندر گورنمنٹ کی جتنی funding ہے وہ ایک tender کے through ہوتی ہے۔ اسٹیٹ بنک کے rates ہیں، بنک اپنے rates دیتے ہیں اور جو سستا ریٹ ہوتا ہے تو اس پر گورنمنٹ قرضہ لیتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں ان کو اس بات کا جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں نے kibor rate بتا دیا ہے کہ وہ plus 2.50 ہے اور یہ kibor rate State Bank طے کرتا ہے۔ اس پر لوکل اور کمرشل بنک سے جو قرضہ لیا جاتا ہے وہ pay کرتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہیں ان کی بات کا جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!اس وقت پنجاب باقی تمام صوبوں میں سے سب سے کم ریٹ پر قرضہ لے رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی،ہاں۔اصل بات تو یہ سُننے والی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!کیا ابھی یہ کم ریٹ پر قرضہ لے رہا ہے؟

جناب سپیکر:آگے چلیں!جی،اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!.On his behalf(معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!سوال نمبر 7457 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7457: سید حسن مرتضیٰ:کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں شوگر ملز کتنی ہیں؟

(ب) ان ملز نے سال 2008 سے یکم اگست 2010 تک کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا؟

(ج) ہر مل کے ذمہ کسانوں کو گنا کی مد میں کتنی ادائیگی کرنا باقی ہے؟

(د) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس بنتا ہے تفصیل ملزوار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان شوگر ملز کے ذمہ شوگر سیس فنڈز کی وصولی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع چنیوٹ میں مندرجہ ذیل تین شوگر ملز ہیں:-

1- مدینہ شوگر ملز

2- رمضان شوگر ملز

3- سفینہ شوگر ملز

(ب) تینوں شوگر ملز نے جو گنا سال 2008 تا یکم اگست 2010 کسانوں سے خرید کیا اس کی تفصیل یوں ہے:

مل کا نام	2008-09 میٹرک ٹن	2009-10 میٹرک ٹن
مدینہ شوگر ملز	4,53,038.591روپے	4,60,892.323روپے
رمضان شوگر ملز	3,76,351.68روپے	369,839.295روپے
سفینہ شوگر مل	3,38,773.414روپے	3,65,744.49روپے
ٹوٹل	11,68,163.685روپے	11,96,476.108روپے

(ج) ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں کو گنے کی مد میں کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔ جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) شوگر ملز کے ذمہ تفصیل شوگر سیس

مل کا نام	شوگر سیس 2008-09	شوگر سیس 2009-10
مدینہ شوگر ملز	1,69,88,947روپے	1,72,83,462روپے
رمضان شوگر ملز	1,41,13,188روپے	1,38,68,947روپے
سفینہ شوگر ملز	1,27,04,003روپے	1,37,15,418روپے
ٹوٹل	4,38,06,138روپے	4,48,67,854روپے

(ہ) چونکہ یہ شوگر ملز شوگر سیس فنڈ پہلے ہی ادا کر چکی ہیں لہذا ان کے ذمہ اس مد میں کوئی ادائیگی نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟ (شور وغل)

Order please, order in the House.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ ضلع جھنگ کی کل تین شوگر ملز نے جو گنا کرش کیا ہے اس کا ٹوٹل وزن 11 لاکھ 68 ہزار 163 میٹرک ٹن ہے اور جو شوگر سیس ملا ہے وہ 4 کروڑ 38 لاکھ 6 ہزار 1 سو 38 ہے۔ یہ مجھے یہ بتادیں کہ محکمہ شوگر کین سیس فی من کتنا کاٹتا ہے اور اس کی ratio کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس کا ریٹ 2 روپے فی 40 کلوگرام ہے۔ اس میں ایک روپیہ grower دیتا ہے اور ایک روپیہ مل ادا کرتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ انہوں نے جو ریٹ بتایا ہے اس کے مطابق یہ مجھے حساب کر کے بتادیں کہ اگر ضلع جھنگ کی تین شوگر ملز 11,68,163.685 میٹرک ٹن گنا کرش کریں تو اس کرشنگ کی کل رقم جو انہوں نے وصول کی ہے وہ 4 کروڑ 38 لاکھ 6 ہزار 1 سو

38روپے بنتی ہے اور جو ریٹ یہ بتا رہے ہیں اس کے مطابق یہ رقم 25کروڑ روپے بنی چاہئے یا تو ملوں نے اتنا گنا کرش نہیں کیا اور اگر اتنا ہی گنا کرش کیا ہے تو پھر انہوں نے شوگر کین سیس چوری کیا ہے اور یہ چوری 80فیصد بنتی ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صرف اتنا بتا دیں کہ اگر یہ رپورٹ غلط ہے تو محکمہ کے خلاف کیا ایکشن لیں گے اور اگر یہ رپورٹ درست ہے تو 21کروڑ روپے کی چوری کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جو اس کا ذمہ دار ہو گا اس کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: کیا کارروائی کی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): بات سُن لیجئے۔ آپ اس کو مذاق میں نہ لے جائیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ سوال pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: سوال pending نہیں ہو سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): میں نے آپ کو شرح بتائی ہے کہ ایک روپیہ فی 40کلو گرام زمیندار ادا کرتا ہے اور ایک روپیہ فی 40کلو گرام مل ادا کرتی ہے اگر calculation میں کوئی clerical mistake ہے تو اس کو دیکھ لیا جائے گا کسی کو suspend کرنا یا کسی کے خلاف بے بنیاد ایکشن لینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کو correct کر کے پھر آپ ایوان میں بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جی، ٹھیک ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ یہ سوال pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا۔ وہ آپ کی بات کا جواب دے دیں گے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایوان کو جواب دینا ہے یا مجھے جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ وہ ایوان کو جواب دے دیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ بہت زیادتی ہے۔ 21کروڑ روپے کی چوری کی گئی ہے اور اس کے لئے آپ سوال pending نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو بعد میں ساری calculation بتادیں گے۔ جی، اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: .On her behalf (معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 7474 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا۔فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7474: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنی فلور ملز کہاں کہاں واقع ہیں، ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان فلور ملز کو سالانہ کتنی گندم حکومت فراہم کرتی ہے ہر فلور ملز کا سالانہ گندم کا کوٹا کتنا ہے تفصیل ملز وار علیحٰدہ علیحٰدہ بتائیں؟

(ج) کیا ان فلوز ملز کی چیکنگ کا اختیار حکومت کے پاس ہے اگر ہاں تو چیکنگ کرنے کی اتھارٹی کس کے پاس ہے؟

(د) ان فلور ملز میں سے کس کس مل کے خلاف کس کس بناء پر کارروائی ہو رہی ہے؟

(ہ) کس کس مل کے خلاف گندم چوری فروخت کرنے کی بناء پر کارروائی زیر غور ہے؟

(و) ان فلور ملز میں سے کون کون سی مل کب سے بند پڑی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع سرگودھا میں فلور ملز کی تفصیل مع نام مالکان حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	نام مالکان	پتا
1	معین انڈسٹریز فلور ملز	شیخ وسیم حسن، شیخ ندیم حسن	لڈے والا، سرگودھا
2	سرگودھا آئل اینڈ فلور ملز	حاجی فرخ	لاہور روڈ سرگودھا
3	نیو پاک فوڈ فلور ملز	مہر غلام دستگیر لک	کوٹ فرید سرگودھا

4	ایم حیات فلور ملز	میاں نسیم حسن	موہنی روڈ سرگودھا
5	سردار فلور ملز	زاہد اسلام، طاہر اسلام	کباڑی بازار سرگودھا
6	سرگودھا فوڈ فلور ملز	ملک محمد حفیظ	کباڑی بازار سرگودھا
7	شمع فوڈ فلور ملز	حاجی محمد طارق	سلانوالی ضلع سرگودھا
8	کسان فلور ملز	عبدالرحمٰن	خوشاب روڈ سرگودھا
9	نیشنل فلور ملز	جنید اقبال	رحمان پورہ سرگودھا
10	فتح نور فلور ملز	لال دین	لاہور روڈ سرگودھا
11	مخدوم فلور ملز	افتخار احمد سندھو	33کلو میٹر لاہور روڈ سرگودھا
12	رحمان فلور ملز	حاجی خالد سلیم	شاہ پور صدر ضلع سرگودھا
13	زم زم فلور ملز	عبدالستار	فروکہ ضلع سرگودھا
14	فضل فلور ملز	شیخ فضل	بھلوال ضلع سرگودھا
15	عوامی فلور ملز	حاجی محمد زبیر	بھلوال ضلع سرگودھا

(ب) فلور ملز کا سالانہ کوٹا مختص نہ ہوتا ہے بلکہ ہر سال گندم آنے پر فلور ملز کو ان کی منظور شدہ باڈیوں کے مطابق کوٹا گندم جاری کیا جاتا ہے۔پالیسی اجراء کے مطابق امسال اوپن پالیسی کے تحت فلور ملز کو ان کی مطلوبہ مقدار کے مطابق گندم فراہم کی جا رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! فلور ملز کی چیکنگ کا اختیار، نظامت خوراک پنجاب، ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ متعلقہ وضلعی مختار خوراک اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ انسپکٹرز کو حاصل ہے۔

(د) مندرجہ ذیل فلور ملز کے خلاف ضابطہ کی کارروائی ہو رہی ہے:۔

1- سرگودھا فوڈ پروڈکٹس

2- رحمٰن فلور ملز

3- شمع فوڈ پروڈکٹس

ان فلور ملز کو حکومت سے حاصل کردہ گندم کی کم پسائی کرنے پر جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ان فیصلوں کے خلاف مذکورہ فلور ملز کی انتظامیہ نے عدالت میں دعویٰ جات دائر کئے ہوئے ہیں جو زیر سماعت ہیں۔علاوہ ازیں مندرجہ ذیل فلور ملز نے رمضان پیکج کے دوران شیڈول کے مطابق آٹا کم سپلائی کیا جس کی بنیاد پر ان فلور ملز کو شوکاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں جس پر مزید کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

1- زم زم فلور ملز

2- سرگودھا فوڈ پروڈکٹس

3- رحمٰن فلور ملز اور نیشنل فلور ملز

(ہ) کسی بھی فلور ملز کے خلاف گندم چوری کی بناء پر کارروائی زیر غور نہ ہے۔

(و) ضلع سرگودھا میں کل 15 فلور ملز ہیں جن میں سے 13 فلور ملز کام کر رہی ہیں جبکہ 2 فلور ملز یعنی عوامی فلور ملز بھلوال اگست 2007 سے اور فتح نور فلور ملز سرگودھا اپریل 2009 سے بند ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں یہ کہا گیا ہے کہ اس پر کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس کا جواب چونکہ 2011 میں آیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اب تک یہ کارروائی مکمل ہو چکی ہو گی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ ان فلور ملز کے خلاف گندم کی کم پسائی اور گندم چوری پر کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔ آپ کے پاس جز (د) کا کیا جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! گندم چوری کا کوئی کیس نہیں ہے۔ کم سپلائی کی انکوائری کی گئی تھی رمضان کے مہینے میں لوگوں کو relief دینے کے لئے جو پیکج دیا جاتا ہے اس میں جس بنیاد پر ملوں کو گندم دی جاتی ہے اس سے کم سپلائی کی گئی تھی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! سوال کم سپلائی نہیں بلکہ کم پسائی کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، وہ کم پسائی کا پوچھ رہی ہیں، آپ نے جواب میں کم سپلائی لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس میں پسائی کا کوئی ذکر نہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس جو آپ کا جواب آیا ہے اس پر پسائی درج ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ سپلائی کی انکوائری کرتے رہے ہیں جبکہ سوال پسائی کا کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں اور سوال بھی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جز (د) کا جواب جو دیا ہے وہ اس کا پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! پہلے ان کو دانش سکول بھیجیں۔

جناب سپیکر: نہیں ،ایسی بات نہ کریں۔ پڑھے لکھے آدمی ہیں اللہ کا شکر ہے۔ ان کو جواب تلاش کرنے دیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! چلیں! ٹھیک ہے، یہ ایک گھنٹہ کا ٹائم لے لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ان کو تو Kibor rate کا بھی نہیں پتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ان چار ملوں کو جرمانہ کیا گیا۔

جناب سپیکر: پھر بیچ میں سوال آ جائے گا آپ بتائیں کہ کتنا جرمانہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جن ملوں کو جرمانہ کیا گیا انہوں نے عدالت میں کیسز دائر کئے ہوئے ہیں۔ ابھی عدالت کی طرف سے فیصلہ آنا باقی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کے کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ کتنا جرمانہ کیا گیا؟

جناب سپیکر: چونکہ کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں لہذا اس پر بحث نہیں کی جا سکتی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کورٹ کی بات کو چھوڑ دیں۔ یہ بتا دیں کہ کم پسائی پر جو کارروائی کی گئی اس پر کتنا جرمانہ کیا گیا اور وہ کارروائی ظاہر ہے 2011 کے بعد اس وقت مکمل ہو گئی ہو گی، اس پر کیا سزا دی گئی تھی جس پر وہ کورٹ میں چلے گئے تھے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو جرمانہ کیا وہ بتا دیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں وہ بتاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! سرگودھا فوڈ پراڈکٹس کو کم پسائی کی بنیاد پر جو جرمانہ ہوا وہ تین لاکھ 35 ہزار 963 روپے ہوا، رحمٰن فلور ملز کو 6 لاکھ 89 ہزار 150 روپے ہوا اور شمع فوڈ پراڈکٹس کو 2 لاکھ 18 ہزار 25 روپے ہوا۔

جناب سپیکر: .Very good شاباش۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب کا ضمنی سوال ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نہیں کر سکیں گی اب آپ ان کو سوال کرنے دیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جو سوال take up کرتا ہے وہ دو ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کا اپنا سوال ہوتا تو دو دفعہ سوال کرنے کی اجازت ضرور دیتا لیکن اب نہیں، ان کا بھی حق ہے۔ آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! یہ جو ملوں میں کم پسائی کی گئی ہے وہ گندم چوری ہوئی ہے یا سمگل ہوئی ہے جو کوٹا ان کو الاٹ کیا گیا تھا وہ گندم کدھر گئی ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ اگر پسائی نہیں ہوئی تو وہ گندم کدھر گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جتنی گندم کم دی گئی ہے اسی کی بنیاد پر جرمانہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ملوں کو کوٹا دیا گیا تھا جس گندم کی کم پسائی کی بناء پر جرمانہ کیا گیا وہ گندم کہاں گئی؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جتنی گندم کی قیمت بنتی تھی اتنا ہی ان کو جرمانہ کیا گیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے بڑے پیار سے کہا ہے۔ جز (و) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ان فلور ملز میں سے کون کون سی فلور ملز بند پڑی ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ دو ملز بند پڑی ہیں۔ یہ دو ملز کیوں بند پڑی ہیں اور انہیں کیوں نہیں شروع کیا جا رہا؟ اس وقت ملز کی بہت سخت ضرورت ہوتی ہے تو ان کا بند ہونا قومی مفاد میں ہرگز نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ کیوں بند پڑی ہیں؟

جناب سپیکر: میری بات سنیں، یہ common sense کی بات ہے ہو سکتا ہے کہ مل آنرز کے پاس اتنے پیسے نہ ہوں کہ وہ بجلی کا بل دے سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضلع سرگودھا میں کل 16 ملز ہیں جن میں سے 3 فلور ملز بند پڑی ہیں۔ مخدوم فلور مل 10-09-25 سے بند پڑی ہے، نیشنل فلور مل 11-03-01 سے بند پڑی ہے اور شہباز فلور مل 11-09-01 سے بند

پڑی ہے۔ان کی ذاتی وجوہات ہیں ان کی فیکٹریوں کے اپنے نظام ہیں گورنمنٹ کی وجہ سے ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ ملیں موجودہ گورنمنٹ کے دور میں بند ہوئی ہیں۔کیا یہ سیاسی انتقام تو نہیں ہے یا یہ defaulter ہیں؟

جناب سپیکر: یہ کیسا سوال ہے ؟کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے۔آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال بھی محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: On her behalf (معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7475 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: گندم ذخیرہ کرنے کے گوداموں کی تفصیلات

*7475: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں گندم ذخیرہ کرنے کے گودام کہاں کہاں موجود ہیں اس وقت ان میں کتنی گندم ذخیرہ کی ہوئی ہے؟

(ب) اس وقت کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی ہے اور اس کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کتنی گندم اس وقت خراب حالت میں کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

(د) سال 09-2008 اور 2010 کے دوران کتنی گندم کس کس بناء پر خراب ہوئی اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع سرگودھا میں اس وقت مندرجہ ذیل گودام ہیں جن میں ذخیرہ کی گئی گندم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام وجگہ گودام	ذخیرہ شدہ گندم (میٹرک ٹن) سکیم2009-10	سکیم2010-11
1	سرگودھا پی آر سنٹر، اسلام پورہ	-	5196
2	پی آر-11 سلانوالی روڈ سرگودھا	17350	5219
3	پی آر سنٹر آسیانوالہ	28657	17305
4	پی آر سنٹر بھلوال	2245	690
5	پی آر سنٹر پھلروان	4654	-
6	پی آر سنٹر، سلانوالی	6533	1466
7	پی آر سنٹر، شاہ نکدر	1591	3080
8	پی آر سنٹر، شاہپور	8527	4822
	میزان	69557	37778

مزید برآں پی آر سنٹر 11 سرگودھا پر 436 ٹن اور پی آر سنٹر بھلوال پر 2000 میٹرک ٹن گندم پرائیویٹ گوداموں میں سٹور ہے۔

(ب) اس وقت ضلع سرگودھا میں کل 73573.350 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان کے نیچے گنجیوں کی شکل میں پڑی ہے۔یہ گندم سکیم 2010-11 میں خرید کی گئی ہے اور اسے موسمی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ترپالوں سے ڈھانپا گیا ہے۔سسری، کھپرا سے محفوظ رکھنے کے لئے اسے زہریلی دھونی بھی دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع سرگودھا میں کوئی خراب گندم موجود نہ ہے۔

(د) سال 2008-09 اور 2010 کے دوران کوئی گندم خراب نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! جز(ب) سے متعلق ضمنی سوال کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: کھلے آسمان کے نیچے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جی ہاں۔جناب والا! انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے گندم کو ترپالوں اور گنجیوں کی شکل میں ڈھانپ رکھا ہے۔ میں صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا گندم کو ترپالوں سے ڈھانپ کر محفوظ کیا جا سکتا ہے؟ پچھلے چار پانچ سالوں سے ہمیں یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے

گوداموں کی تعداد بڑھا رہے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ آج 2012 میں بھی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں باقاعدہ گوداموں کی پہلے ہی کمی ہے۔ ہمارے پاس 21 یا ساڑھے 21 لاکھ ٹن گندم سنبھالنے کے گودام موجود ہیں لیکن چونکہ ہماری ڈیمانڈز زیادہ ہے اس لئے open یعنی کھلے میدان میں گندم کو سٹور کیا جاتا ہے اور first in first out کی بنیاد پر سب سے پہلے priority اسی گندم کو دی جاتی ہے جو open پڑی ہوئی ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کا ضمنی سوال ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! گندم کو preserve کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی اپنایا ہوا ہے کہ اس میں زہریلی قسم کی کیڑے مار گولیاں رکھی جاتی ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کیڑے مار گولیاں سر عام فروخت ہوتی ہیں یا محدود تعداد میں ڈیلروں کو اس کا کوٹا دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ پوچھنا کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! میں ان زہریلی گولیوں کے بارے میں پوچھ رہی ہوں جو سر عام فروخت ہو رہی ہیں، کیا اس کی فروخت کا کوٹا محدود لوگوں کو دیا جاتا ہے کیونکہ لوگ یہ زہریلی گولیاں کھا کر مر بھی جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: کسی نے آپ کی طرف تو ایسا کچھ نہیں کر دیا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: نہیں، ایسا نہیں ہے یہ بڑی زہریلی چیز ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب والا! ان گولیوں سے متعلق سوال تو غیر متعلقہ ہے لیکن میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ گندم کو سنبھالنے کے لئے اس کو medicated دھونی دی جاتی ہے اور ترپالوں سے ڈھانپا جاتا ہے تاکہ بارش اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں آخری سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر رکھے آخری سوال کیوں ہو؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! میرے سوال کا تو انہوں نے جواب ہی نہیں دیا یہ صرف ترپال ہی چیک کر کے آ گئے ہیں ان کو تو یہ بھی نہیں پتا ہو گا کہ اس کے اندر کیا چھپا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ان گوداموں میں گولیاں رکھنے کا رواج ابھی تک تو نہیں ہے البتہ medicated دھونی دینے اور ان کو ترپالوں سے ڈھانپنے کا انتظام ضرور موجود ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو محترمہ کے سوال کا جواب دینا چاہئے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ حکومت ہی عوام کو گولی دے رہی ہے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے معنی کیا ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ آپ کے سوال کا جواب آ گیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order in the House.

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں گوداموں کی کمی ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ گندم کو محفوظ کرنے کے لئے گودام بنانا زیادہ ضروری ہیں، پل، سڑکیں بنانا زیادہ ضروری ہیں یا پھر بس چلانا زیادہ ضروری ہے؟

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں گی تو جواب ملے گا اور اگر آپ relevant نہیں رہیں گی تو جواب بھی نہیں ملے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں ان کی ترجیحات پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کی طرف سے ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 7520 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شوگر سیس فنڈز سے چنیوٹ میں سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*7520: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رمضان شوگر ملز کے ذمہ گنے کی سپلائی کی رقم 2008 سے آج تک کتنی بقایا ہے نیز ان کی ادائیگی کے لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے؟

(ب) شوگر سیس فنڈز سے ضلع چنیوٹ میں گزشتہ پانچ سال کے دوران کون کون سی سڑکیں کتنی کتنی مالیت سے کب تعمیر کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) رمضان شوگر ملز کی فراہم کردہ رپورٹ بابت مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے مطابق گنے کے کاشت کاروں کی رمضان شوگر ملز کے ذمہ کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔شوگر ملز کی جانب سے فراہم کردہ دونوں سالوں کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں مندرجہ ذیل تین شوگر ملز ہیں۔

1- مدینہ شوگر ملز 2- رمضان شوگر ملز

3- سفینہ شوگر ملز

ضلع چنیوٹ میں سال 08-2007 اور 09-2008 میں کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی۔

نیا ضلع بننے سے اب تک صرف رمضان شوگر ملز کے روڈ سیس فنڈز سے مندرجہ ذیل دو سڑکات جو کہ ضلع جھنگ سے منظور کی گئی تھیں کے لئے مالی سال 10-2009 کے دوران ان سڑکوں کو مکمل کرنے کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	اخراجات جو ضلع جھنگ نے ادا کئے۔	ضلع چنیوٹ سے جاری کئے گئے فنڈز
1	تعمیر سڑک رجوعہ تا کوٹ اسماعیل براستہ کنجوان (لمبائی 1.21 کلومیٹر)	2.694 ملین	1.347 ملین	1.347 ملین
2	مرمت سڑک جامعہ آباد سے خان دا کوٹ (لمبائی 8 کلومیٹر)	17.164 ملین	12.00 ملین	5.164

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جو figures محکمے نے بتائی ہیں اس کے مطابق پانچ سالوں میں جو شوگر کین سیس اکٹھا ہوا ہے وہ تقریباً 22 کروڑ کے برابر ہے اور سوال یہ کیا گیا ہے کہ شوگر سیس فنڈز سے ضلع چنیوٹ میں گزشتہ پانچ سال کے دوران کون کون سی سڑکیں کتنی کتنی مالیت سے کب تعمیر کی گئیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ضلع چنیوٹ میں سال 08-2007 اور 09-2008 میں کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی۔ ایک تو ہم نے سوال میں پانچ سال کے اعداد و شمار پوچھے تھے لیکن انہوں نے صرف دو سال کے اعداد و شمار دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: پانچ سال پہلے تو چنیوٹ ضلع ہی نہیں تھا۔ (قہقہے)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! ضلع جھنگ کا حصہ تو تھا۔ اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دو سالوں میں انہوں نے وہاں پر کوئی سڑک تعمیر نہیں کی، میری calculation کے مطابق انہوں نے اس شوگر سیس سے دو سالوں میں 52 کروڑ روپے اکٹھے کئے ہیں۔ 52 کروڑ روپے کی بجائے یہ 9 کروڑ روپے بتا رہے ہیں ایک تو یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں جس سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ دوسری بات اگر یہ رقم 9 کروڑ روپے بھی اکٹھی ہوئی ہے اور انہوں نے اس رقم سے سڑکیں بھی نہیں بنائیں تو پھر یہ رقم کہاں گئی؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ شوگر سیس کی رقم سڑک کے علاوہ شوگر سیس رولز کے مطابق اور کہاں کہاں استعمال ہوتی ہے اور انہوں نے یہ رقم کہاں استعمال کی ہے؟ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ایک سوال تو ان کا یہ ہے کہ سڑکوں کے علاوہ یہ رقم کہاں پر استعمال ہو سکتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ سڑکوں کے علاوہ اس رقم سے پل بنائے جا سکتے ہیں، rehabilitation of roads ہو سکتی ہے اس کے علاوہ نئی constructions بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کے سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے کہ پچھلے پانچ سال میں یہ ضلع نہیں تھا لیکن جب یہ ضلع بن گیا تو اس کے بعد 24 پراجیکٹ شروع کئے گئے سڑکوں کی تعمیر اور rehabilitation کی گئی جو اس سے منسلک ہیں جن میں سے 15 پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں اور باقی 9 پراجیکٹ in progress ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! ایک بات تو میں یہ بتادوں کہ شوگر سیس رولز کے مطابق یہ پیسے سڑکوں کی تعمیر پلوں کی تعمیر اور گنے کی ریسرچ کی شکل میں جدید seed کے لئے خرچ ہوتے ہیں جس کا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور محکمے کو پتا ہونا چاہئے، دوسرا شوگر سیس رولز کے مطابق گنے کی پیداوار بڑھانے کے لئے لوگوں کو جو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ modern seed استعمال کریں اور زیادہ سے زیادہ کاشت کریں وہاں پر بھی یہ رقم استعمال کی جا سکتی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری اور محکمے کو اتنا بھی نہیں پتا تو پھر ان کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب انہوں نے خود یہ کہا ہے کہ ہم نے 2007 اور 09-2008 کے اندر کوئی رقم سڑکوں کی مرمت پر خرچ نہیں کی، اب اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ باتیں کہہ رہے ہیں تو کیا یہ اس بات کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہاں پر غلط رپورٹ دی ہے ان کے خلاف کارروائی کریں گے کیونکہ یہ فرمارہے ہیں کہ تقریباً پندرہ کے قریب پراجیکٹ ایسے ہیں جن پر کام ہو رہا ہے؟ میں آپ کو اس سلسلے میں معزز Chair کی rulings دے سکتا ہوں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جس دن محکمے کا سوال اسمبلی کے اندر زیر بحث آنا ہو اس دن تک latest report محکمہ ایوان میں پیش کرنے کا پابند ہوگا۔

جناب سپیکر! Rule 54 میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر محکمہ بروقت رپورٹ پیش نہیں کر سکتا تو Rule 54(1) کے تحت پارلیمانی سیکرٹری ایوان کے اندر کھڑے ہو کر وضاحت کرے گا، reasons دے گا، causes دے گا کہ:

Why I am not able to produce these things in this House?

انہوں نے آج تک وہ reasons نہیں دیں۔

جناب سپیکر! Rule 54(2) کے اندر یہ بات کہی گئی ہے کہ اگلی دفعہ جب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بحث ہوگی تو وہ بتائیں گے کہ جن لوگوں نے یہ رپورٹ بروقت نہیں دی تھی یا جن لوگوں نے یہ figures غلط دیئے تھے میں نے ان کے خلاف یہ کارروائی کی ہے۔وہ کارروائی مکمل کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس اس 9 کروڑ روپے کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے تو اس ایوان کو یہ حق حاصل ہے کہ کروڑوں کے حساب سے جو پبلک منی غبن ہوئی ہے وہ اس کا حساب اس ایوان کو دیں۔ اگر یہ اکٹھا ہوا ہے تو کہاں گیا ہے اور اگر اکٹھا ہی نہیں ہوا تو یہ رمضان شوگر ملز کے مالکان سے اکٹھا کرنے کی کوشش ضرور کریں۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! انہوں نے معیار سے ہٹ کر ایک بات کی ہے اور رمضان شوگر ملز کا نام لے کر بات کی ہے۔۔۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دے رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ Not allowed please جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میرے بھائی نے خاص طور پر رمضان شوگر ملز کا نام لے کر بات کی ہے میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ آج تک رمضان شوگر ملز کے ذمہ ایک پائی بھی بقایا نہیں ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں نے یہ سوال ہی نہیں پوچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): میری بات سنیں۔ میں پوری بات بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نام آیا تھا۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: یہ relevant بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: یہ relevant اور irrelevant آپ نے بتاتا ہے، آپ کا یہ کیا طریقہ ہے؟

Is it correct? No, You should address me not him.

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): یہ جوابات روزنامچہ نہیں ہیں کہ ہر روز کی رپورٹ آپ کو دی جائے۔ یہ سال کے بعد کی رپورٹ ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ان کا فرض ہے اور یہ رولنگ ہے کہ جب اسمبلی میں رپورٹ پیش کی جائے تو وہ latest ہو۔

جناب سپیکر: بالکل I agree with you میں نے کہہ دیا ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے روزنامچہ کیوں کہا ہے؟ انہوں نے اسمبلی کی توہین کی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ یہ آج کے مطابق latest report ایوان میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات تو سننے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: انہوں نے روزنا مچے کی بات کر کے اسمبلی کی توہین کی ہے۔اس پر Chair کی رولنگ موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): میں روزنا مچے والے الفاظ withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ اپنے الفاظ withdraw کر گئے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: وہ یہ الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے وہ الفاظ withdraw کر لئے ہیں۔وہ واپس ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اگر آپ روزنا مچے کا لفظ بدلنا چاہیں تو بدل دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بدل دیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! سیس فنڈ میں جو رقم جمع ہوئی وہ پوری کی پوری استعمال ہو رہی ہے اس سے پندرہ پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں جن میں نئی سڑکیں اور ان روڈز کی rehabilitation تھی ابھی 9 پراجیکٹ in process ہیں۔اس سے زیادہ اور تفصیل میں کیا رپورٹ ہو سکتی ہے؟ وہ سارے کے سارے نام دیئے ہوئے ہیں ان کی لمبائی چوڑائی دی ہوئی ہے، کس شہر سے کس شہر تک، کس قصبے سے کس قصبے تک اور عام طور پر priority اس بات کو دی جاتی ہے جو روڈز شوگر ملز کو جاتے ہیں ان کو first priority پر تعمیر کیا جاتا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔میں نے سردار خالد سلیم صاحب کو بٹھایا تھا پہلے وہ بات کر لیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سوموار سے لے کر آج تک روزانہ ہمارے سوالات ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی کیا؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! روزانہ ہمارے سوال ہوتے ہیں مگر وہاں تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آتی اور ٹائم پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے ان سب کو یہی گزارش کی ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: ہم تیاری کر کے آتے ہیں، ہمارے سوال ہوتے ہیں اور ہم نے جواب بھی لینے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات جائز ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے رمضان شوگر ملز کی تفصیل بتائی ہے کہ ان کے ذمے سیس فنڈ کی کوئی رقم نہیں ہے۔ میں ان سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا مدینہ، سفینہ اور رمضان شوگر ملز نے اس مد میں کتنے فنڈز دیئے ہیں ایوان میں ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے؟

جناب سپیکر: کن کی؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سیس فنڈ کتنے دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: fresh question بنتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ اسی کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ محترمہ! آپ اس بارے میں ٹھیک نہیں ہیں۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔ سردار صاحب! میری بات سن لیں۔ آپ کے لئے تین ضمنی سوال ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں نے دو سوال بولنے ہیں زیادہ نہیں بولوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8719 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی، خریدی گئی گندم کی تفصیلات

*8719: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ خوراک کے گوداموں میں جو گندم اس وقت پڑی ہوئی ہے وہ کس کس سال میں خرید کی گئی تھی؟

(ب) گندم کتنے سالوں کے بعد خراب ہو جاتی ہے یا اس میں موجود غذائیت کا عنصر ختم ہو جاتا ہے؟

(ج) اس وقت کتنی گندم ایسی ہے جو اپنی غذائیت کے لحاظ سے اپنی مدت ختم کر چکی ہے اور اس کو مقررمدت میں فروخت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں پڑی پرانی گندم کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع وہاڑی میں خرید شدہ و ذخیرہ کردہ گندم کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	خریداری سکیم	(میٹرک ٹن میں)	
1	2009-10	72154	-
2	2010-11	19	50068
3	2011-12	16680	115370

(ب) معزز ایوان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خطہ میں جب گندم کی کٹائی ہوتی ہے تو اس وقت موسم انتہائی خشک اور گرم ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے گندم کے دانوں میں نمی کا تناسب انتہائی کم ہوتا ہے۔ کم نمی والی گندم کو کافی عرصہ تک ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور اس کی غذائیت میں کمی نہیں آتی۔ ترقی یافتہ ممالک غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گندم کو پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک ذخیرہ کرتے ہیں۔

(ج) چونکہ اس وقت غذائیت کی مدت ختم ہونے والی گندم ہمارے پاس ذخیرہ نہ ہے، اس لئے فوراً سے بیچنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(د) محکمہ خوراک بنیادی طور پر شہری آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے گندم خرید کرتا ہے۔ جب منڈی میں گندم کی سپلائی کم ہو جاتی ہے اور نرخ بڑھ جاتے ہیں اس وقت گندم کی فروخت شروع کر دی جاتی ہے۔ پچھلے سال گورنمنٹ نے پرائیویٹ پارٹیوں اور برآمد کنندگان کو گندم فروخت کی اور اس سال بھی فاضل گندم فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی جناب سپیکر! جز(ب) میں ہے کہ محکمہ خوراک کے پاس گندم خرید کرنے کے بعد اسے سٹاک کرنے کے لئے کیا ذرائع ہیں اور وہ گندم کتنی دیر تک محفوظ رہ سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سوال نمبر 8719 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس کا جواب تو بڑا clear ہے۔ اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں جو گندم پڑی ہوئی ہے وہ کس کس سال کی خرید کی گئی ہے۔ 10-2009 اور 11-2010 کی بھی بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر جز(ب) کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جز(ب) میں گندم خراب ہونے کے بارے میں ہے کہ گندم کتنے سالوں بعد خراب ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ جن دنوں میں ہمارے ملک میں گندم کی کٹائی ہوتی ہے کافی خشک موسم ہوتا ہے اس میں moisture کی بہت کمی ہوتی ہے لہذا یہاں دوسرے ملکوں کی نسبت گندم خراب ہونے کا امکان کم ہے اور اس کی غذائیت میں بھی کمی نہیں آتی۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے۔ میں ان سے request کرتا ہوں کہ گندم میں پچاس درجہ کی کمی اور صفر درجہ کی سردی بھی اس کی غذائیت خراب کرنے میں اثر انداز ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا۔ انہوں نے غیر ترقی یافتہ ممالک کی بھی بات کی ہے اس میں میری یہ گزارش ہے کہ دنیا میں پانچ سال تک گندم سٹاک کی جاتی ہے مگر اسے مناسب طریقے سے indoor سٹاک کیا جاتا ہے۔ اس کو fumigate کرنے کے بعد سٹاک کیا جاتا ہے جبکہ پاکستان میں گندم سٹاک کرنے کا خاطر خواہ انتظام نہ ہے، کھلے آسمان تلے پڑی گندم ڈھانپنے کے لئے محکمہ کے پاس ناقص اور پھٹی پرانی ترپالیں ہوتی ہیں اس میں دو سال کے بعد بو آنا شروع ہو جاتی ہے۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نمی نہیں ہوتی؟ ہم گھر میں جو گندم سٹاک کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے نمی کی بات تو کر دی ہے۔ آپ اگلی بات پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: میں اپنا ضمنی سوال پھر دہرا دیتا ہوں کہ محکمہ خوراک کے پاس گندم خرید کرنے کے بعد اسے سٹاک کرنے کے کیا ذرائع ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ وہ آسمان تلے پڑی ہوئی ہے میں نے یہ ضمنی سوال کیا تھا کہ وہ گندم کتنی دیر تک محفوظ رہ سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! first in first out کی بنیاد پر گندم کی ترسیل کی جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں بہت زیادہ لمبے عرصے کے لئے گندم سٹاک نہیں کی جاتی بلکہ زیادہ سے زیادہ دو سال اس کے بعد پرانی گندم ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ نئی گندم آ جاتی ہے لہذا اس میں پانچ سال کا عرصہ، نمی زیادہ آنے یا اس پر موسم کے بہت زیادہ منفی اثرات کا امکان نہیں ہوتا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! جواب پورا نہیں ہے۔ جز (ج) میں میرا ضمنی سوال ہے کہ گندم میں غذائیت ختم ہونے پر بیچنے کی ضرورت ہوتی ہے یا وقت پر فروخت کرنا ضروری ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! گندم میں غذائیت کی کمی کا۔۔۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order in the House.

جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ایک certain period کے اندر گندم کی غذائیت میں کمی آنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا لہذا اس وقت کے آنے سے پہلے پہلے وہ گندم ترسیل ہو جاتی ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ 2009-10 میں ضلع وہاڑی میں محکمہ خوراک نے 612158 میٹرک ٹن گندم خریدی جبکہ سال 2010-11 میں 378712 میٹرک ٹن گندم خریدی گئی۔ سال 2011 میں حکومت نے اس کا نرخ ایک ہزار فی من مقرر کر دیا جبکہ باقی صوبوں میں گندم کی قیمت پنجاب کی نسبتاً کافی کم تھی۔ حکومت پنجاب کی اس ناقص پالیسی کی وجہ سے سال 2011 میں گندم فروخت نہ ہو سکی جس کی وجہ سے حکومت پنجاب کو کروڑوں روپے سود کی مد میں ادا کرنا پڑے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

سال10-2009 گندم خریداری وپیداوار کی تفصیلات

*6633: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) سال2009 میں گندم کی خریداری کے لئے حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی؟

(ب) مذکورہ سال گندم کی سب سے زیادہ خریداری کن کن علاقوں سے کی گئی؟

(ج) مذکورہ سال گندم کی سب سے زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے کون سے ضلع میں ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال10۔2009 میں حکومت پنجاب نے مبلغ -/138,232,200,251 روپے گندم کی خریداری پر خرچ کئے۔

(ب) مذکورہ سال میں سب سے زیادہ گندم 14 لاکھ میٹرک ٹن ضلع ملتان، 11 لاکھ میٹرک ٹن ضلع بہاولپور سے خرید کی گئی۔

(ج) سال10۔2009 میں پنجاب میں گندم کی پیداوار کے اعداد وشمار اس طرح سے ہیں:۔

پنجاب میں کل پیداوار:	1 کروڑ 79 لاکھ 19 ہزار میٹرک ٹن
ڈویژن میں زیادہ سے زیادہ پیداوار:	
بہاولپور ڈویژن	28 لاکھ 32 ہزار 100 میٹرک ٹن
ضلع میں زیادہ سے زیادہ پیداوار:	
بہاولنگر:	10 لاکھ 58 ہزار 99 میٹرک ٹن

ضلع سرگودھا، گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8551: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ضلع سرگودھا میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام موجود ہیں نیز ان گوداموں میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) سال2008 سے آج تک مذکورہ ضلع میں گندم کی خریداری کا سرکاری ہدف کیا تھا، کیا ہدف کے مطابق گندم خریدی گئی، مکمل تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے 65 گودام موجود ہیں جن میں گندم ذخیرہ کرنے کی معیاری گنجائش85,900 میٹرک ٹن جبکہ انہی گوداموں کی operational گنجائش1,14,000 میٹرک ٹن ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں2008 سے آج تک گندم کی خریداری کے لئے سرکاری طور پر مقرر کردہ اہداف و خریداری کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ضلع	سال	ہدف (م۔ٹن)	خریداری (م۔ٹن)
1	سرگودھا	2008-09	99,000	62,638
2	۔ایضاً۔	2009-10	1,98,000	1,93,578
3	۔ایضاً۔	2010-11	1,34,000	1,24,594 (آج تک)

صرف دوران سال09-2008 ہدف خریداری کا63 فیصد حصول ممکن ہو سکا کیونکہ اس سال اوپن مارکیٹ میں گندم کا نرخ سرکاری نرخ سے زیادہ تھا اور اوسط پیداوار بھی نسبتاً کم تھی۔

ضلع قصور۔گندم کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*8975: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال2011 میں ضلع قصور میں گندم کی کتنی پیداوار کا تخمینہ لگایا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت ضلع قصور میں کاشت کاروں اور زمینداروں کی طرف سے پیش کی جانے والی تمام گندم خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) حکومت سال2011 کی گندم خریدنے کی پالیسی کا اعلان کب کرے گی اور اس پالیسی کے تعین کے لئے کن عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ زراعت کی رپورٹ کے مطابق سال2011 میں قصور میں گندم کی کاشت4,68,000 ایکڑ رقبہ پر کی گئی اور33 من فی ایکڑ پیداوار کا تخمینہ لگایا گیا۔

(ب) گندم کی خریداری کاشت کاران وزمینداران سے رضاکارانہ بنیادوں پر کی جاتی ہے۔حکومت نے8بوری فی ایکڑ کے تناسب سے باردانہ کی تقسیم کا طریق کار وضع کیااور ضلع قصور کے مقرر کردہ خریداری ہدف 93,400 میٹرک ٹن کے عوض 81,821 میٹرک ٹن گندم خرید کی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے گندم خریداری پالیسی کا اعلان اپریل کے اوائل میں کر دیا تھا اور 15۔اپریل2011 کو خریداری شروع کر دی تھی۔تاہم چند بارشوں کی وجہ سے کچھ علاقوں میں خریداری گندم20۔اپریل سے شروع ہوئی۔

گندم خریداری پالیسی کے تعین کے لئے مندرجہ ذیل عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے:۔

i) گندم کی کاشت کے علاقوں میں خریداری مراکز کا قیام۔
ii) نگران کمیٹیوں کی تشکیل۔
iii) محکمہ مال کے افسران کی تعیناتی۔
iv) گزیٹڈ آفیسر کی بطور مصالحتی افسر تعیناتی۔
v) وافر باردانہ کی فراہمی۔
vi) ادائیگی کے لئے نزدیک ترین بنک کی سہولت۔
vii) چھوٹے کسان کی سہولت اور ترجیح۔

کسانوں سے چاول، کپاس خریدنے کی تفصیلات

*9021:ڈاکٹر سامیہ امجد:کیاوزیرخوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وفاقی حکومت جو گندم، چاول، کپاس، پنجاب حکومت سے لے کر بیرون ملک برآمد کرتی ہے کیا اس کی ادائیگی حکومت پنجاب کو پاکستانی روپے میں کی جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب گندم کے علاوہ چاول اور کپاس بھی کسانوں سے خریدنے کی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسانوں کو ان کی فصل کی صحیح قیمت مل سکے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب صرف گندم کی خرید و فروخت کرتا ہے، سال2011 میں محکمہ خوراک پنجاب نے وفاقی حکومت کی اجازت سے نجی برآمدکنندگان کو جو گندم فروخت کی اس کی ادائیگی پاکستانی روپے میں ہوئی۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب صرف گندم کی خریداری کرتا ہے، جبکہ چاول اور کپاس کی خریداری سے متعلق پالیسی کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے جو حکومت پنجاب کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

ضلع راولپنڈی، سستی روٹی سکیم کی تفصیلات

*9301: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں پچھلے تین سالوں کے دوران سستی روٹی سکیم پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں کتنے تنور رجسٹرڈ ہیں ان میں کتنے عام تنور ہیں اور کتنے مکینیکل تنور ہیں؟

(ج) کیا ان تنوروں کے ساتھ ساتھ حکومت نے سستے لنگر خانہ کا بھی انتظام کیا تھا ان کی تعداد کیا ہے اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) کیا یہ تمام تنور اور لنگر خانے آج بھی چل رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب نے سستی روٹی کا عوامی فلاحی منصوبہ (Sasti Roti Initiative) سال 2008 میں محکمہ انڈسٹریز کے زیر انتظام شروع کیا۔ محکمہ انڈسٹریز نے اس منصوبہ کے ریجنل کوآرڈینیٹر مقرر کرکے DCOs کی اعانت کے ساتھ منصوبے پر کام شروع کیا۔ اس منصوبے میں محکمہ خوراک کے ذمہ محکمہ انڈسٹریز اور ضلعی انتظامیہ سے منظور شدہ تنوروں کو سستی روٹی کے لئے آٹے کی فراہمی پر 250 روپے فی تھیلا کے حساب سے سبسڈی دینے کا کام تفویض کیا گیا۔ (محکمہ انڈسٹریز کا پالیسی لیٹر مع گائیڈ لائنز بتاریخ 08-10-09 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) ضلع راولپنڈی میں سال 09-2008 میں تنوروں کو سستی روٹی سکیم کے تحت فلور ملوں کی جانب سے فراہم کردہ آٹے پر 263,738,905 روپے کی سبسڈی فراہم کی گئی۔

اس کے بعد سال 10-2009 سے پالیسی تبدیل کی گئی جس کے مطابق فلور ملوں کو آٹے کی فراہمی کے لئے نقد رقم کی سبسڈی دینے کی بجائے کم نرخوں پر گندم دینے کی پالیسی اپنائی گئی۔ (لیٹر نمبری No. SOF-IV/6-10/2008(Pt-II) مورخہ 18-07-09 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع راولپنڈی میں مورخہ 01-07-09 سے لے کر مورخہ

30-09-11 تک فلور ملوں کو آٹے کی فراہمی کے عوض 67822.401 میٹرک ٹن گندم گورنمنٹ کی رعایتی قیمت اجراء پر فراہم کی گئی جس کی سبسڈی کی رقم 695,179,610.250 روپے بنتی ہے۔اس طرح ضلع راولپنڈی میں سستی روٹی سکیم کے تحت پچھلے تین سالوں کی سبسڈی کی کل رقم 958,918,515.25 روپے بنتی ہے۔

(ب) محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔سستے لنگر خانوں اور تنوروں کی رجسٹریشن اور ان کے کوٹے کا تعین انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ اور ضلعی انتظامیہ کرتے ہیں۔بمطابق رپورٹ محکمہ انڈسٹریز، عام تنور بند ہو چکے ہیں اور مکینیکل تنوروں کی تعداد 47 ہے۔اس ضمن میں محکمہ انڈسٹریز کی فراہم کردہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ انڈسٹریز کی رپورٹ کے مطابق سستے لنگر خانوں کا انتظام بھی کیا گیا تھا جن کی تعداد 47 ہے۔ان لنگر خانوں کو محکمہ خوراک نے ضلعی حکومت سے مہیا کردہ / تصدیق شدہ آٹا سپلائی کے عوض گندم کم نرخوں (subsidized rates) پر فلور ملوں کو درج ذیل تفصیل کے مطابق فراہم کی۔

نمبر شمار	ضلع	جاری کردہ گندم (میٹرک ٹن) بحساب -/10250 روپے فی میٹرک ٹن	رقم سبسڈی (روپے)
1	راولپنڈی	943.433	96,70,188.25

(د) انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے مطابق یہ تمام مکینیکل تنور اور لنگر خانے چل رہے ہیں۔

فیصل آباد شہر۔گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9446: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر میں گندم کے کتنے گودام ہیں؟

(ب) ان میں گندم سٹور کرنے کی کتنی گنجائش ہے، تفصیل گودام وار بتائیں؟

(ج) ان میں اس وقت کتنی گندم پڑی ہوئی ہے اور یہ کب سے موجود ہے؟

(د) گندم کتنے عرصہ تک سٹور کی جا سکتی ہے؟

(ہ) ان گوداموں کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

(و) کس کس گودام کی عمارت ناکافی اور خستہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد شہر میں گندم کے کل 34 عدد گودام اور 16 سائیلوز 6 ذخیرہ کاری مراکز میں واقع ہیں:-

نمبر شمار	نام گودام
1	سیٹ-I فیصل آباد
2	سیٹ- II فیصل آباد
3	سیٹ- III فیصل آباد
4	سیٹ IV فیصل آباد
5	سیٹ V فیصل آباد
6	سیٹ VI فیصل آباد

(ب) فیصل آباد میں گوداموں میں گندم سٹور کرنے کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام گودام	استعداد ذخیرہ (میٹرک ٹن)
1	سیٹ-I فیصل آباد	3000
2	سیٹ- II فیصل آباد	4000
3	سیٹ- III فیصل آباد	12000
4	سیٹ IV فیصل آباد	1000
5	سیٹ V فیصل آباد	5500
6	سیٹ VI فیصل آباد	52500

(ج) فیصل آباد شہر میں موجود گندم ہائے میں ذخیرہ گندم کی تفصیل مورخہ 11-08-13 کے مطابق حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام گودام	ذخیرہ گندم سکیم 2009-10	تاریخ ذخیرہ	ذخیرہ گندم سکیم 2011-12	تاریخ ذخیرہ
1	سیٹ-I فیصل آباد	1384.900	فروری 2010	-	-
2	سیٹ- II فیصل آباد	230.00	-do-	–	–
3	سیٹ- III فیصل آباد	5287.000	-do-	–	–
4	سیٹ IV فیصل آباد	–	-do-	–	–
5	سیٹ V فیصل آباد	1332.000	-do	–	–
6	سیٹ VI فیصل آباد	10067.700	-do-	9647.300	جون 2011

(د) جب گندم کی کٹائی ہوتی ہے تو اس وقت موسم انتہائی خشک اور گرم ہوتا ہے جس کی وجہ سے گندم کے دانوں میں نمی کا تناسب انتہائی کم ہوتا ہے۔ کم نمی والی گندم کو کافی عرصہ تک ذخیرہ

کیا جا سکتا ہے اور اس کی غذائیت میں کمی نہیں آتی۔ترقی یافتہ ممالک غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گندم کو پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک ذخیرہ کرتے ہیں۔

(ہ) فیصل آباد شہر کے گودام ہائے دوران سال2009-10 کے اخراجات مبلغ 2890403.00 روپے اور 2010-11 کے اخراجات مبلغ 3027282.00 روپے کئے گئے ہیں۔اخراجات کی تفصیل کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(و) فیصل آباد شہر میں کسی گودام کی عمارت خستہ نہ ہے بلکہ تمام گودام ہائے ذخیرہ کاری کے لئے موزوں ہیں۔

ضلع بہاولنگر: محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ ودیگر تفصیلات

*9994: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع بہاولنگر میں محکمہ خوراک کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے مذکورہ محکمہ عوام کی بھلائی کے لئے کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

محکمہ خوراک ضلع بہاولنگر کا انتظامی ڈھانچہ حسب ذیل ہے:۔

ضلعی سربراہ	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	1
دفتری عملہ	ہیڈ کلرک	1
	سینئر کلرک	3
	جونیئر کلرک	5
	ڈرائیور	1
	نائب قاصد	5
فیلڈ عملہ	سٹوریج آفیسر	1
	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	8
	فوڈ گرین انسپکٹر	24
	فوڈ گرین سپروائزر	14
	چوکیدار	60
	خاکروب/بیلدار	19

محکمہ خوراک عوام کی بھلائی کے لئے مندرجہ ذیل امور سرانجام دے رہا ہے:۔

1. حکومت کے مقررہ نرخ پر کاشتکاران سے گندم خرید کرنا تاکہ وہ بیوپاریوں کی لوٹ کھسوٹ سے بچے رہیں اوران کو اپنی گندم کا بہتر معاوضہ مل سکے۔
2. سرکاری گوداموں سے رعایتی نرخوں پر گندم جاری کر کے مارکیٹ میں گندم کے نرخوں کو مستحکم سطح پر برقرار رکھنا۔
3. عوام کی بھلائی کے لئے مارکیٹ میں آٹے کی فراہمی کو یقینی بنانا تاکہ مارکیٹ میں آٹے کے نرخ مناسب رہیں۔
4. صوبہ میں گندم کے محفوظ ذخائر (wheat security) برقرار رکھنا۔

ضلع بہاولنگر: گندم سٹور کرنے والے گوداموں کی تفصیلات

*9998: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں گندم سٹور کرنے کے کتنے گودام ہیں اوران میں کتنی گندم سٹور کی جا سکتی ہے؟

(ب) اس وقت ان گوداموں میں کتنی کتنی گندم موجود ہے، کیا یہ گندم ضلع کی ضرورت کے لئے کافی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع میں مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ خوراک اور ضلع کونسل کے کارآمد گوداموں کی تفصیل اور گنجائش ذخیرہ کاری حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	قسم گودام	تعداد گودام	معیاری گنجائش ذخیرہ کاری (میٹرک ٹن)	انتہائی گنجائش ذخیرہ کاری (میٹرک ٹن)
1	محکمہ خوراک کے گودام	106عدد	94800.000	142200.000
2	محکمہ خوراک کے بنز	28عدد	1000.000	1000.000
3	ضلع کونسل گودام	5عدد	2500.000	3750.000
		میزان	98300.000	146950.000

(ب) اس وقت ضلع بہاولنگر میں 141888.190 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں اور 264768.285 میٹرک ٹن اوپن ذخیرہ ہے کل 406656.475 میٹرک ٹن گندم موجود ہے جو ضلع کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت دو مرحلوں میں 1,00,000 میٹرک ٹن گنجائش کے سائیلوز بنانے کے منصوبے کو انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن نے موزوں قرار دیا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*10022: میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 10-2009 کے دوران محکمہ خوراک ضلع منڈی بہاؤالدین کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سے گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 10-03-01 کو معرض وجود میں آیا اور ضلعی مختار خوراک نے 10-03-09 کو چارج سنبھال کر کام کا آغاز کیا۔انتظامی امور کے لئے فنڈز کی فراہمی کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

سال	رقم روپے
2009-10	-/14,04,000روپے
2010-11	-/38,54,820روپے

سال 2010-11 میں منڈی بہاؤالدین میں گندم کی خریداری کے لئے مبلغ -/1,429,500,000روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) گندم کی خریداری پر مبلغ -/1,383,400,000روپے کی رقم خرچ ہوئی۔

انتظامی امور پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	تنخواہ روپے	ٹی اے، ڈی اے روپے
2009-10	-/51,709	-/17,000
2010-11	-/407,839	-/45,615

(ج) ضلعی مختار خوراک، گجرات و منڈی بہاؤالدین کو کوئی سرکاری گاڑی نہ دی گئی تھی اس لئے گاڑی کی مرمت اور پٹرول پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، گندم خرید کے مراکز و دیگر تفصیلات

*10023: میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں گندم خرید کے کل کتنے مراکز ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 10-2009 کے دوران کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ج) اس ضلع میں کتنے مستقل و عارضی مراکز خرید گندم ہیں؟

(د) اس ضلع میں سال 10-2009 کے دوران کتنی گندم کس کس جگہ کس کس بناء پر خراب ہوئی اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوئی، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں گندم خرید کے کل چھ مراکز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- پی آر منڈی بہاؤالدین
2- پی آر جانو چک
3- پی آر ملکوال
4- فلیگ سنٹر گوجرہ
5- فلیگ سنٹر قادر آباد
6- فلیگ سنٹر بھیر ووال

(ب) سال 10-2009 میں ضلع ہذا میں 87437.900 میٹرک ٹن گندم خرید ہوئی۔

(ج) تین عدد مستقل اور تین عدد عارضی، تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	مستقل مراکز	عارضی مراکز
1	پی آر منڈی بہاؤالدین	گوجرہ
2	پی آر جانو چک	قادر آباد
3	پی آر ملکوال	بھیر ووال

(د) اس ضلع میں سال 10-2009 کے دوران کسی بھی سنٹر پر گندم خراب نہ ہوئی۔

گندم سٹور کرنے کے گوداموں کی تفصیلات

*10221: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ، گوجرانوالہ قصور اور اوکاڑہ میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں ان میں گندم سٹور کرنے کی کتنی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اضلاع میں گندم سٹور کرنے کے لئے مزید گوداموں کی ضرورت ہے، اگر ہاں تو کیا حکومت نئے گودام تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شیخوپورہ، گوجرانوالہ، قصور اور اوکاڑہ کے اضلاع میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد گودام	معیاری ذخیرہ کاری گنجائش (میٹرک ٹن)
1	شیخوپورہ	63	78,000
2	گوجرانوالہ	97اور140بنز	1,14,500
3	قصور	51	63,600
4	اوکاڑہ	83	95,600

مندرجہ بالا گوداموں میں دھانکیں بڑھانے سے ذخیرہ کار کی گنجائش میں تقریباً 25فیصد تک اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت گندم ذخیرہ کرنے کے لئے مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے تحت ضلع گوجرانوالہ اور اوکاڑہ میں 50,000،50,000 میٹرک ٹن کے سائیلوز بنانے کا ارادہ ہے۔جبکہ انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن ان منصوبوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ضلع شیخوپورہ اور قصور میں دستیاب گودام شہری آبادی کی گندم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں تاہم زیادہ خرید گندم ہونے کی صورت میں پرائیویٹ گودام بھی دستیاب ہیں لہذا ان اضلاع میں نئے گودام سرکاری سطح پر فی الحال بنانے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: شوگر سیس فنڈز کی تفصیلات

*10222: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں شوگر سیس فنڈ کی مد میں سال09۔2008تا10۔2009میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ سیس فنڈز سے کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ان کا تخمینہ لاگت اور یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فنانس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب کی چٹھی نمبریF&C(Food)1-10/2009 مورخہ09-07-14ضلع گوجرانوالہ کے لئے مالی سال09-2008میں شوگر سیس فنڈز کی مد سے-/1,32,600روپے مختص ہوئے مگران کا اندراج ڈی سی او، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ کے پرسنل لیجر اکاؤنٹ(PLA) میں مناسب وقت پر نہ ہو سکا جس کی وجہ سے یہ رقم lapsed ہو گئی۔ ڈی سی او گوجرانوالہ نے اس رقم کی reauthorizationکے لئے سیکرٹری فنانس لاہور کو چٹھی نمبریB/5654مورخہ11-10-31لکھ دی ہے۔

فنانس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب کی چٹھی نمبریF&C(Food)1-27/2010 مورخہ11-07-29ضلع گوجرانوالہ کے لئے شوگر سیس10-2009کے فنڈز کی مد سے 81411/روپے مختص ہوئے جو کہ ڈی سی او گوجرانوالہ کے پرسنل لیجر اکاؤنٹ(PLA) میں جمع ہو چکے ہیں۔

(ب) مالی سال09-2008اور10-2009کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہ ہو سکا۔

رمضان پیکج2011کے تحت صوبہ میں سستا آٹا فراہم کرنے کی تفصیلات

*10517:چوہدری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے رمضان پیکج2011کے تحت سستا آٹا فراہم کرنے کے لئے صوبے کی مختلف فلور ملوں سے گندم کی پسائی کروائی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملوں کے نام کیا ہیں اور ان میں سے ہر ایک سے کتنی کتنی گندم کی پسائی کروائی گئی؟

(ج) سستا آٹے کی فراہمی پر کتنی سبسڈی دی گئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں رمضان المبارک کے دوران گندم پسائی کرنے والی فلور ملوں کے نام اور تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ خوراک، پنجاب نے 2,576,613,000 روپے کی سبسڈی رمضان المبارک میں سستے آٹے کی فراہمی پر جاری کی۔

جوہر آباد شوگر مل کا شوگر سیس فنڈ و استعمال کی تفصیلات

*10547: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوہر آباد شوگر مل سے 2007 تا 2011 شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی اور اس سے کون کون سی سڑک تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب میں شوگر سیس کی رقم سے زیادہ گنا اگانے والے علاقوں میں کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے بلکہ اس رقم سے ایسے علاقوں میں سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں جہاں گنا کاشت ہی نہیں کیا جاتا یا پھر بہت کم کاشت کیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شوگر سیس فنڈ سے زیادہ گنا کاشت کرنے والے علاقوں میں سڑکیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2007 سے لے کر 2011 تک شوگر سیس کی مد میں مبلغ -/6,97,04,300 روپے موصول ہوئے اور ان سے جو سڑکیں تعمیر ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. مرمت سڑک بنک کینال لنک چینل تا موضع اترا
2. مرمت سڑک کوہ نور شوگر ملز تا سہگل پل (لمبائی 2 کلومیٹر)
3. پائپ برابطہ مٹھا ٹوانہ تا بجر گاؤں (لمبائی 6 فٹ 18 انچ)
4. تعمیر سڑک چک نمبر 26.27/M B تا ہیڈ اینو (لمبائی 2.70 کلومیٹر)
5. مرمت سڑک پک کویت ملز تا اینگر و یا بھان بھٹیاں (لمبائی 9.60 کلومیٹر)
6. تعمیر سڑک سکیسر روڈ ڈیرہ بیرون والا تا بندیال شمالی (لمبائی 3.69 کلومیٹر)
7. مرمت سڑک پاک کویت ملز تا اینگر و یا بھان بھٹیاں براستہ بولا ڈرین (لمبائی 3.63 کلومیٹر)

8. تعمیر سڑک خوشاب میانوالی روڈتاڈیرہ جوگیانوالہ مٹھاٹوانہ (لمبائی2.30کلومیٹر)
9. تعمیر سڑک چک نمبرMB/27-26تاہیڈاینو مائنرتاروڈ(لمبائی4.00کلومیٹر)

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ شوگر سیس فنڈز کی رقم سے زیادہ گنا اگانے والے علاقوں میں ہی سڑکیں تعمیر کی جاتی ہیں۔مثال کے طور پر حال ہی میں جو سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں ان سڑکوں کے نام حصہ (الف) میں دیئے گئے ہیں۔

(ج) شوگر سیس فنڈز کی رقم سے زیادہ گنا اگانے والے علاقوں میں ہی سڑکیں تعمیر کی جاتی ہیں۔

ضلع راولپنڈی: فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10781: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنی فلور ملز ہیں، ان کے نام اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان فلور ملز کا گندم کا ماہانہ کوٹا کتنا ہے؟

(ج) ان فلور ملز کو سال 10-2009 اور 2011 کے دوران کتنی گندم سرکاری گوداموں سے فراہم کی گئی، تفصیل ملزوار بتائیں؟

(د) کس مل کو اس کے کوٹا سے زیادہ گندم فراہم کی گئی؟

(ہ) اس وقت کون کون سی مل چالو حالت میں ہے اور کون کون سی کب سے بند پڑی ہے؟

(و) ان فلور ملز کو گندم کس طریق کار کے تحت فراہم کی جارہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راولپنڈی/اسلام آباد میں اس وقت 105 فلور ملز موجود ہیں ان کے اور ان کے مالکان کے نام فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) ان فلور ملز کا گندم کا ماہانہ کوٹا بحساب حالیہ 25 بوری فی باڈی کل کوٹا 75075.000 میٹرک ٹن (750750 بوری) بند ہے۔

(ج) ان فلور ملز کو جتنی گندم فراہم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	برائے سال	ریگولر کوٹا(بوری)	تنور کوٹا(بوری)	میزان(بوری)
1	2009	4534681	188479	4723160
2	2010	3708054	429063	4137117
3	2011	3379944	60451	3440395
	میزان	11622679	677993	12300672

ملزوار تفصیل برفلیگ (ب)اور (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کسی بھی فلور ملز کو اس کے کوٹا سے زائد گندم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت جو فلوز ملز کام کر رہی ہیں ان کی تفصیل برفلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان فلور ملز کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق گندم فراہم کی جارہی ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*10839: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ خوراک کے دفاتر اور گودام کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) اس وقت ان پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی گندم کس کس جگہ پڑی ہوئی ہے، یہ کس کس سیزن کی ہے؟

(د) کتنی گندم ترپالوں میں کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی ہے؟

(و) اس گندم کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، ان ملازمین پر سالانہ کتنی رقم خرچ ہو رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جز (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ترپالوں کے نیچے کوئی گندم ذخیرہ نہ ہے۔

(ہ) کھلے آسمان کے نیچے کوئی سٹاک گندم ذخیرہ نہ ہے۔

(و) کھلے آسمان کے نیچے سٹاک گندم ذخیرہ نہ ہے لہذا اس کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع گجرات: گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*12004: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام موجود ہیں کیاان میں ایک سال کی گندم ذخیرہ ہو سکتی ہے ؟

(ب) اگر سال کی گندم ذخیرہ نہیں ہو سکتی تو حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے معیاری ذخیرہ کاری گنجائش کے 8000 میٹرک ٹن کے 16 گودام ہیں۔ان گوداموں میں 12000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ ہو سکتی ہے۔

(ب) ضلع گجرات کا زیادہ تر رقبہ بارانی ہے۔اس ضلع کی گندم کی پیداوار ضروریات سے کم ہے۔ بنیادی طور پر محکمہ خوراک شہری آبادی کی گندم کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔سالانہ شہری آبادی کی ضرورت 80860 میٹرک ٹن ہے۔ محکمہ خوراک آٹھ ماہ گندم شہری آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فلور ملوں کو جاری کرتا ہے جو کہ 53911 بنتی ہے۔ ضلع ہذا میں اوسط 20181 میٹرک ٹن گندم خرید ہوتی ہے کیونکہ خرید کردہ گندم شہری آبادی کی ضروریات سے کم ہے جس کی وجہ سے گندم فاضل پیدا کرنے والے اضلاع سے ضرورت کے مطابق سال بھر ترسیل ہوتی رہتی ہے لہذا حکومت ضلع میں مزید گودام بنانے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

محکمہ میں فیلڈ سٹاف کی پروموشن کے لئے کوٹا مختص کرنے کی تفصیلات

*12031: سردار کامل گجر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان کے دوسرے صوبوں کی طرح محکمہ خوراک، پنجاب میں تعینات منسٹریل سٹاف کے اہلکاران کے لئے بذریعہ پروموشن فیلڈ سٹاف کے لئے کوئی کوٹا مخصوص نہ ہے ؟

(ب) اگر جواب نہیں میں ہے تو کیا حکومت فیلڈ سٹاف کی پروموشن کے سلسلے میں کوئی کوٹا مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) وضاحت کی جاتی ہے کہ صوبہ پنجاب میں محکمہ خوراک میں ایگزیکٹو اور منسٹریل سٹاف کی پروموشن قوانین The Punjab Food Department (Executive and Ministerial Posts) Recruitment Rules, 1993 منسلکہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کے مطابق اپنے اپنے کیڈر میں ہوتی ہے جس کا سرسری جائزہ حسب ذیل ہے:۔

منسٹریل سٹاف

1	جونیئر کلرک	I) 80 فیصد اسامیاں بذریعہ ابتدائی تقرری II) 20 فیصد سکیل نمبر 1 تا 4 کے ملازمین میں سے جو میٹرک ہو بذریعہ پروموشن
2	سینئر کلرک	100 فیصد بذریعہ پروموشن جونیئر کلرک سے
3	اسسٹنٹ	I) 33 فیصد اسامیاں بذریعہ ابتدائی تقرری II) 67 فیصد بذریعہ پروموشن سینئر کلرک سے
4	سپرنٹنڈنٹ	100 فیصد بذریعہ پروموشن اسسٹنٹ اور سینئر سکیل سٹینوگرافر سے

فیلڈ سٹاف

1	فوڈ گریننز سپروائزر	I) 90 فیصد بذریعہ ابتدائی تقرری II) 10 فیصد بذریعہ پروموشن پی آر چوکیداران سے جو میٹرک پاس ہو
2	فوڈ گریننز انسپکٹر	I) 25 فیصد بذریعہ ابتدائی تقرری II) 75 فیصد بذریعہ پروموشن فوڈ گریننز سپروائزر سے
3	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	I) 25 فیصد بذریعہ ابتدائی تقرری II) 75 فیصد بذریعہ پروموشن فوڈ گریننز انسپکٹر سے
4	سٹوریج آفیسر	I) 25 فیصد بذریعہ ابتدائی تقرری II) 75 فیصد بذریعہ پروموشن اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر سے

تاہم منسٹریل سٹاف کے لئے بذریعہ پروموشن فیلڈ سٹاف کے لئے کوئی کوٹا مختص نہ ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کے پاس منسٹریل اہلکاران کے لئے فیلڈ اسامیوں پر پروموشن کا کوٹا مخصوص کرنے کا کوئی معاملہ زیر غور ہے اور نہ ہی منسٹریل سٹاف یا ان کی نمائندہ ایسوسی ایشن کی جانب سے اس طرح کا کوئی مطالبہ ہنوز سامنے آیا ہے۔

ننکانہ صاحب: شوگر سیس فنڈ کی رقم و استعمال کی تفصیلات

*12223: جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2009 سے آج تک ننکانہ صاحب میں کتنا شوگر سیس فنڈ سال وار جمع ہوا؟
(ب) کتنا فنڈ ان سالوں کے دوران کس کس مد میں خرچ ہوا؟
(ج) کیا اس ضلع میں کوئی کمیٹی شوگر سیس فنڈ کے خرچ کے لئے بنائی گئی ہے تو اس کے چیئرمین اور ممبران کے نام کیا ہیں؟
(د) اس کمیٹی کی کتنی میٹنگ یکم جنوری2009 سے آج تک کس کس تاریخ کو ہوئی ہیں؟
(ہ) اس عرصہ کے دوران پی پی۔172 میں شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے مکمل کئے گئے ہیں، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟
(و) یہ منصوبے کس کی recommendation پر شروع کئے گئے تھے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری2009 سے آج تک ننکانہ صاحب میں مندرجہ ذیل سال وار شوگر سیس فنڈ جمع ہوا:

سال	رقم (روپے ملین میں)
2008-09	13.394
2009–10	18.120
2010–11	7.84
2011–12	26.857
میزان	66.211

(ب) یکم جنوری2009 سے لے کر آج تک 27.406 ملین روپے کی رقم مندرجہ ذیل سکیموں پر خرچ ہوئی۔

1- بحالی روڈ از ریلوے کراسنگ مڑھ بلوچاں سے پنڈی بھٹیاں روڈ ڈسٹرکٹ بونڈری تک لمبائی 10 کلومیٹر منظور شدہ تخمینہ لاگت 5.676 خرچہ 4.570
2- بحالی روڈ از بائی پاس سے چک نمبر RB/45 سے سانگلہ ہل مڑھ بلوچاں روڈ لمبائی 3.00 کلو میٹر منظور شدہ تخمینہ لاگت 2.882 خرچہ 2.739
3- بحال روڈ از سانگلہ ہل سے گھلے باجوہ روڈ لمبائی 2.70 کلو میٹر منظور شدہ تخمینہ لاگت 8.108 خرچہ 7.418
4- بحال روڈ از چوک کوٹ رحمت سے میس جنوبی لمبائی 2.75 کلو میٹر منظور شدہ تخمینہ لاگت 8.108 خرچہ 7.418

-5 بحالی روڈ از مانگٹانوالہ سے کریاں والہ لمبائی 2.00 کلو میٹر منظور شدہ تخمینہ لاگت 5.356 خرچہ 5.328

-6 بحالی روڈ از وگن سہیل سے سیم نالہ پل مچرالہ لمبائی 2.10 کلو میٹر منظور شدہ تخمینہ لاگت 6.041 خرچہ 5.739

(ج) سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر-SOF(Sugar)13-98/2، مورخہ 08-12-31 کے مطابق درج ذیل چیئرمین اور اس کے ممبران ہیں۔

(District Coordination, Officer, Nankana Sahib (Chairman)

i. Executive District Officer (Agriculture) Nankana Sahib (Member)
ii. Deputy Director Food, Faisalabad (Member)
iii. District Food Controller, Nankana Sahib (Member)
iv. Executive District Officer (Finance & Planning) Nankana Sahib (Member)
v. Representative of P&D Department (Member)
vi. Executive District Officer (W&S) Nankana Sahib (Member/ Secretary)
vii. Any other member to be co-opted by the DCO for technical reasons

Representatives of Sugarcane Growers/ Farmers

1. Brig (Rt.) Jehanzeb Ahmed Khan Bhatti, (Member) S/O Bashir Ahmad R/O Kot Hussain, Tehsil & District Nankana Sahib, Haseeb Waqas Sugar Mills.
2. Mr. Muhammad Tayyab Dogar S/O Khan Bahadar, (Member) R/O Mouza Naroki, District Nankana Sahib (Huda Sugar Mills)

(د) اس دوران تین میٹنگ 10-10-20،10-11-15 اور 11-10-18 کو ہوئیں۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران پی پی۔172 میں کوئی بھی منصوبہ شوگر سیس فنڈ سے شروع نہ ہوا تھا۔

(و) ضلع کے تمام منصوبہ جات شوگر سیس ڈویلپمنٹ کمیٹی کی recommendation پر شروع کئے اور مکمل ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! جہانیاں میں گندم کی بیس ہزار بوریاں خراب ہو چکی ہیں۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: چونکہ تحاریک استحقاق نہیں ہے لہذا اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں بڑی اہم بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جہانیاں میں گندم کی بیس ہزار بوریاں خراب ہو چکی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! نوٹ فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جہانیاں میں گندم کی بیس ہزار بوریاں خراب ہو رہی ہیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! جہانیاں میں گندم کی بیس ہزار بوریاں خراب ہو چکی ہیں اور محکمہ مل والوں کو زبردستی سو سو بوری کر کے یہ گندم اُٹھوا رہا ہے حالانکہ یہ گندم لوگوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس معاملے کو ذرا چیک کرایا جائے کیونکہ وہاں پر لوگوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس معاملے کو فوری طور پر چیک کرایا جائے اگر یہ گندم صحت کے لئے نقصان دہ ہے تو آپ اسے کہیں اور dispose of کرائیں۔ سیکرٹری محکمہ خوراک کو اس بارے میں ہدایات دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جی، ٹھیک ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس کے دوران یہاں پر ایک واقعہ رونما ہوا جس میں مجھ پر حملہ کرایا گیا تھا اس کے لئے میں نے آپ سے استدعا کی تھی، آپ کو ایک درخواست دی تھی اور اس حوالے سے تحریک استحقاق بھی جمع کرائی تھی۔ میں نے اپنی درخواست میں یہ کہا تھا کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس واقعے کی انکوائری کرے۔ آپ نے مجھے یقین دلایا تھا کہ ایسا ہی ہو گا لیکن میرے بار بار یاد دہانی کرانے کے باوجود وہ تحریک ایجنڈے پر نہیں لائی جا رہی۔ اس کی کیا وجہ ہے، کیا اس معاملے میں وزیر قانون ملوث ہیں اس لئے اسے ایجنڈے پر نہیں لایا جا رہا؟

جناب سپیکر: محترمہ! پتا کرنا پڑے گا کہ کہیں آپ کی یہ تحریک kill تو نہیں ہو چکی، اگر یہ kill ہو چکی ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہو گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے وہ دوبارہ جمع کرادی تھی۔ آپ تھوڑے سے حوصلے کے ساتھ میری پوری بات تو سُن لیں۔ جب بھی اس ایوان میں ممبران کے درمیان کوئی لڑائی جھگڑا ہوا ہے تو آپ نے قصور وار کو سزا دی ہے چاہے اس کا تعلق حزب اختلاف سے تھا یا حزب اقتدار سے لیکن میری تحریک استحقاق پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں اس کو چیک کر لوں پھر آپ کو بتانے کی positionمیں ہوں گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: کیا اس معاملے میں وزیر قانون involveہیں اس لئے یہ تحریک ایجنڈے پر نہیں آ رہی؟

جناب سپیکر: میں اس کو چیک کرنے کے بعد ہی آپ کو کچھ بتا سکوں گا۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! مجھے بہت ہی اہم بات کرنی ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ وہی خاتون ہے جس نے مجھے زخمی کیا تھا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آپ دونوں تشریف رکھیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! ہر اجلاس میں میرے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ میرے جتنے بھی سوالات ہوتے ہیں وہ آخر میں رکھے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی باری نہیں آتی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس میں میرا قصور نہیں ہے۔ آپ کے ساتھی وقت ضائع کرتے ہیں تو پھر میں اس میں کیا کر سکتا ہوں؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین ڈاکٹر اسد اشرف کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ طلعت یعقوب: جناب چیئرمین! ہمارے سوالات کی باری نہیں آتی جو کہ انتہائی زیادتی والی بات ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! میرے سوالات اس لئے آخر میں رکھے جاتے ہیں تاکہ وہ take up نہ ہوں اور ان کی چور بازاریاں سامنے نہ آ سکیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! معزز ممبران کو یہ چاہئے کہ ایوان کا وقت ضائع نہ کریں اور دوسرے ممبران کے سوالات کی باری بھی آنے دیں کیونکہ انہوں نے محنت کر کے سوالات دیئے ہوتے ہیں۔ معزز ممبران کو صرف concerned questions تک محدود رہنا چاہئے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میں نے ضلع راولپنڈی کے حوالے سے اہم سوالات دیئے ہیں جن کی باری نہیں آ سکی کیونکہ ان کو آخر میں رکھا گیا ہے۔ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت میرے سوالات نہیں آنے دیئے جا رہے تاکہ ان کی چور بازاریاں سامنے نہ آ سکیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس طرح سے کیچڑ نہیں اُچھالنا چاہئے۔ یہ جھوٹی شہرت حاصل کرنے کے لئے اس طرح کر رہی ہیں۔ یہ غیر مناسب بات ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کر رہے ہیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: ان کو شاہ کی وفاداریاں دکھانے کا بڑا شوق ہے۔ آپ اپنی مرضی سے ہر چیز چلانا چاہتے ہیں۔ یہاں پر one man show ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آپ بھی بیٹھ جائیں۔ ماحول خراب نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (رانا محمد ارشد): سب کو پتا ہے کہ ان کے وزیر کن کن cases میں ملوث ہیں۔ یہ آج ہمیں کیا سبق سکھاتے ہیں؟

جناب چیئرمین: رانا صاحب! مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ ماحول خراب نہ کریں۔ محترمہ! آپ مجھے مخاطب کر کے بات کریں۔ آپ Chair سے بات کریں۔ دیکھیں! میں نے رانا صاحب سے کہا ہے کہ بیٹھ جائیں اور ماحول خراب نہ کریں اور میری آپ سے بھی یہی گزارش ہے کہ آپ ماحول خراب نہ کریں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! ہم تو ہمیشہ ماحول کو اچھا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ایسے پیار سے ہی بات کرنی چاہئے۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ آمنہ الفت اور محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ کی طرف سے تحریک التوائے کار نمبر 1039/12 ہے۔جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب چیئرمین! میری بات سُن لیں۔لکشمی مینشن کے حوالے سے میری ایک تحریک التوائے کار جو کہ valid بھی ہے وہ ایجنڈے پر نہیں آئی۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! پہلے ایوان کو in order کریں۔اتنے لوگ کھڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا۔

جناب چیئرمین: ساجدہ میر! آپ کی ایک معزز ساتھی تحریک التوائے کار پیش کر رہی ہیں لہذا پہلے ان کو اپنی تحریک پڑھنے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! اگر آپ ان کو ایک ایک منٹ بات کرنے کا موقع دے دیتے تو یہ اپنے دل کی بات کرنے کے بعد بیٹھ جاتیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

وفاقی حکومت کے ملازمین کی طرح صوبائی ملازمین کے کنوینس الاؤنس میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر فیڈرل گورنمنٹ نے سرکاری ملازموں کو ریلیف دینے کے لئے ان کو دیئے جانے والے کنوینس الاؤنس میں جولائی 2012 سے سو فیصد اضافہ کرنے کا اعلان کیا جسے تمام صوبوں نے اپناتے ہوئے اپنے صوبائی سرکاری ملازمین کے کنوینس الاؤنس میں بھی اسی تناسب سے اضافہ کر دیا ہے لیکن پنجاب گورنمنٹ نے اپنے صوبائی سرکاری ملازمین کو اس سے محروم رکھا ہوا ہے۔یہ امر قابل تشویش ہے کہ چند دن پہلے پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں 5 روپے کا اضافہ ہوا ہے اور دوبارہ پھر پٹرول کی قیمت میں 7 روپے 77 پیسے کا اضافہ ہوا جس سے بسوں اور ویگنوں کے تمام ترکرایہ جات میں بھاری بھرکم اضافہ ہوا ہے جس سے عوام الناس اور بالخصوص ملازم طبقہ کی کمر ٹوٹ کر رہ گئی

ہے۔ ان حالات میں پنجاب حکومت کا کنوینس الاؤنس منجمد کرنا سرکاری ملازموں کے زخم پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے جبکہ پنجاب حکومت اپنے آپ کو عوامی حکومت اور عوام کا خادم ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ پنجاب حکومت کا مرکزی حکومت اور باقی تمام صوبوں کی طرز پر کنوینس الاؤنس نہ بڑھانے سے صوبہ بھر کے سرکاری ملازموں میں انتہائی غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب چیئرمین! پنجاب اسمبلی کے 1997 Rules of Procedure کے Rule 83(c) کے تحت صرف وہ تحریک التوائے کار admissible ہو سکتی ہے جس کا تعلق فوری نوعیت کے واقعہ سے ہو۔ چونکہ زیر غور تحریک التوائے کار کا تعلق فوری نوعیت کے کسی واقعہ سے نہیں بلکہ ملازمین کے ایک مطالبہ سے ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ چونکہ اس تحریک کا فوری واقعہ سے تعلق نہ ہے لہذا اس کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین! پنجاب حکومت نے اپنے ملازمین کے لئے ابھی مذکورہ الاؤنس adopt نہیں کیا ہے۔ حکومت پنجاب اپنے دائرہ کار میں خود مختار ہے اور وفاقی حکومت یا دیگر صوبائی حکومتوں کے تمام اقدامات پر من و عن عملدرآمد کرنے کی پابند نہیں ہے بہر حال معاملہ زیر غور ہے اور حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر جلد فیصلہ کرے گی۔ مزید برآں محکمہ خزانہ نے اپنا موقف وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو بھجوا دیا ہے۔

جناب چیئرمین: زیر غور تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری تحریک التوائے کار نمبر 12/1050۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب چیئرمین! میں اپنی تحریک پر short statement دینا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے اپنی تحریک کا جواب سُن لیا ہے اور تحریک التوائے کار پر short statement نہیں ہو سکتی۔ جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

لاہور میں مقبرہ مہابت خان آثار قدیمہ کی عدم توجہی کی بناء پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق "محکمہ آثار قدیمہ مہابت خان کے مقبرہ کو بھول گیا، قبر پر کتبہ نہ کوئی معلوماتی تختی"۔ مغل شہنشاہ جہانگیر اور شاہ جہاں کی فوج کے جنرل "مہابت خان" کا مقبرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار، چوکیدار بھی غائب۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ محکمہ آثار قدیمہ کی غفلت کے باعث مغل شہنشاہ جہانگیر اور شاہ جہاں کی فوج کے جنرل مہابت خان کا مقبرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی تاریخی پہچان دم توڑنے کے قریب ہے۔ 1634 میں تعمیر کئے گئے مہابت خان کے مقبرہ کی عمارت کو محفوظ بنانے کے لئے عرصہ دراز سے محکمہ کی جانب سے کوئی اقدام نہیں کیا جا سکا۔ جس کے باعث لاہور کے علاقے باغبانپورہ کے ایک پارک "باغیچی سیٹھاں" میں مہابت خان کی قبر اور مقبرہ کی دیوار کا رنگ و روغن خراب ہونے کے علاوہ متعدد جگہ سے اینٹیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جبکہ دیواروں میں دراڑیں پڑ چکی ہیں۔ تاریخی ماہرین کے مطابق مہابت خان نے باغبانپورہ میں پارک خود تعمیر کروایا تھا اور 1634 میں ان کی وفات کے بعد انہیں وہاں پر سپرد خاک کر دیا گیا جن کا حقیقی نام زمانہ بیگ تھا لیکن موجودہ دور میں بیشتر مقامی رہائشیوں کو ان کے دونوں ناموں کا علم نہیں ہے کیونکہ محکمہ آثار قدیمہ کی جانب سے وہاں مقبرہ کی تاریخ سے متعلق کوئی معلوماتی تختی یا ان کی قبر پر کتبہ آویزاں نہیں کیا گیا۔ مقامی رہائشیوں کے مطابق اکثر محکمہ کی طرف سے تعینات چوکیدار بھی غائب رہتے ہیں۔ "باغیچہ سیٹھاں" میں واقع مہابت خان کے مقبرہ کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے مقامی رہائشیوں میں بالخصوص اور صوبہ کی عوام میں تاریخی مقامات کا اس طرح ناپید ہونے کی وجہ سے بالعموم شدید غم و غصہ اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب چیئرمین! مہابت خان کی قبر ایک مربع چبوترے پر بنائی گئی تھی اور اس کے گرد ایک خوبصورت باغ بھی بنایا گیا تھا

جس کے آثار جنوب اور مغرب کی طرف دیکھے جا سکتے ہیں۔اس باغ میں اور ملحقہ زمین کے اکثر حصے پر شمال مشرق کی جانب پرائیویٹ لوگوں نے گھر بنا رکھے ہیں اور شمالی حصے میں ضلعی حکومت کے دفاتر ہیں۔اس باغ کا کچھ حصہ خالی پڑا ہے جس پر پی ایچ اے نے ایک چھوٹا سا باغیچہ بنا رکھا ہے اور اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ مقبرہ حکومت پنجاب کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اب اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کی ذمہ داری ہے۔ بہت جلد مہابت خان کی قبر اور اس کے گردونواح کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ محکمہ کو عملہ کی شدید کمی کا سامنا ہے جہاں تک چوکیدار کا تعلق ہے تو یہاں محکمہ آثار قدیمہ کا ایک چوکیدار تعینات ہے جو مہابت خان کے مقبرہ کے علاوہ پورے علاقہ کے تاریخی مقامات مثلاً گلابی باغ، مقبرہ علی مردان خان اور مقبرہ نواب بہادر خان کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! مہابت خان کی قبر کا تعویذ اور چبوترہ سادہ اینٹوں سے بنایا گیا تھا اور اس پر کسی قسم کا نقش ونگار نہ بنائے گئے تھے البتہ بارہ دری کی دیواروں پر چند نقش ونگار کے نشانات نظر آتے ہیں۔ تمام تر مالیاتی کمی کے باوجود رواں مالی سال اس مقبرہ کی مرمت کا ضروری کام کرنے کے لئے تمام تر انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ اس مقبرہ کے بارے میں کئی مرتبہ معلوماتی بورڈ نصب کیا گیا مگر ہر مرتبہ نامعلوم عناصر نے اس بورڈ کو کسی نہ کسی وجہ سے ہٹا دیا اور دوبارہ نصب نہیں کیا۔ بہت شکریہ

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب چیئرمین! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ مقامات ہمارا تاریخی ورثہ ہیں اور یہ خود مان بھی رہے ہیں کہ یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر توجہ بھی نہیں دی جا رہی ہے تو میں صرف اتنی گزارش کروں گی کہ ان آثار قدیمہ پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ جو اقوام اپنی تاریخ سے رابطہ ختم کر لیتی ہیں اُن کی ترقی ذرا مشکل ہی ہو جاتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی بات حکومت کے نوٹس میں آ گئی ہے انشاء اللہ وہ اس پر ایکشن لے گی۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ جی، محترمہ آمنہ اُلفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اگر میری تحریک التوائے کار رولز کے مطابق نہیں تھی تو پھر اُسے ایوان میں آنے کی اجازت کیوں دی گئی، پھر کیوں اُس پر وقت ضائع کیا گیا اور پھر مجھ سے کیوں پڑھوائی گئی؟ یہ رول تحریک التوائے کار کے لئے نہیں ہوتا بلکہ یہ رول توجہ دلاؤ نوٹس کے لئے ہوتا ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ!آپ نے ایک اچھے مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ بات حکومت کے نوٹس میں آ گئی ہے تو حکومت اس پر ایکشن لے گی۔ یہ تحریک dispose of ہو چکی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1057/12۔ محترمہ سیمل کامران اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئر مین!میں سب سے پہلے Chair کے اس attitude کو strongly condemn کرتی ہوں کہ اگر قواعد انضباط کار ہیں تو وہ پورے ایوان کے لئے ایک جیسے ہوتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، ایسے ہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئر مین!ایک ممبر جس کا تعلق اپوزیشن سے ہے وہ short statement نہیں دے سکتا، اس کے لئے ایک rule apply ہوتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری خود آپ کو inform کرتے ہیں کہ اس پر short statement نہیں دی جا سکتی تو پھر حکومتی ممبر کیسے اس پر short statement دے سکتا ہے۔

جناب چیئر مین: یہاں کسی کو short statement کی اجازت نہیں دی گئی۔ جیسے یہ بول رہی تھیں ویسے ہی وہ continuously بول رہی تھیں۔ انہیں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ short statement نہیں دی جا سکتی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئر مین!میں آپ کے علم میں ایک بات لے کر آئی ہوں جو floor پر ہوا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے خود آپ کو inform کیا ہے کہ تحریک التوائے کار کے بعد short statement نہیں دی جا سکتی۔ اگر ایک ممبر کے لئے ایک rule apply ہوتا ہے تو وہ rules سارے ممبران کے لئے across the board ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ان کو short statement کا کوئی موقع دیا گیا ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی short statement دی ہے۔انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کرنی تھی جس پر Chair نے یہ بات کہی کہ گورنمنٹ کے علم میں یہ بات آ گئی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب چیئر مین! مجھے floor ملا ہے تو میرا mike on ہو گیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے floor مل گیا ہے۔اسی طرح جب محترمہ کی تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی تھی تو پھر ان کا mike on ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو floor دیا گیا۔ میں اپنا protest record کراتی

ہوں اور میرا یہ protest صرف Chair سے ہے کسی معزز ممبر سے نہیں ہے۔ یہ protest بطور ممبر میرا حق ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اب آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

رزلٹ کارڈ میں کسی مضمون میں سٹار لگنے کی بناء پر داخلہ نہ ملنے پر طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا

محترمہ سیمل کامران: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" لاہور مورخہ 27۔ ستمبر 2012 کی خبر کے مطابق حکومت کی ناکام پالیسیوں نے عام شہری کے لئے تعلیم انتہائی مشکل کر دی ہے۔ کالجوں کی انتظامیہ نے سٹار لگے رزلٹ کارڈ پر داخلہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اگر داخلہ نہیں دینا تھا تو پھر پراسپکٹس کیوں بیچے گئے۔ وزیر تعلیم داخلے نہ روکنے کے احکامات جاری کریں۔ ان خیالات کا اظہار مختلف کالجوں کے باہر بی اے اور بی ایس سی کی داخلہ لسٹیں دیکھنے کے لئے آئی ہوئی طالبات اور ان کے والدین نے بتایا کہ گزشتہ روز کوئین میری گرلز کالج لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی باغبانپورہ خواتین کالج اور دیگر خواتین کالجوں میں ایف اے، ایف ایس سی کے رزلٹ میں سٹارز لگے مضامین پاس کرنے کے بعد بی اے، بی ایس سی کے داخلوں کے لئے آئی ہوئی طالبات اور ان کے والدین کو شدید تکلیف کا سامنا رہا۔ رزلٹ میں رعائتی نمبروں سے پاس کئے جانے والے مضامین کے ساتھ سٹار (ستارہ کا نشان) لگایا۔ سٹار لگے مضامین کو پاس ہی تصور کیا جاتا ہے لہذا طالبات نے اسی بنیاد پر داخلوں کے لئے سٹارز لگے ہوئے رزلٹ کارڈ جمع کروا دیئے۔ اچھے نمبروں کی وجہ سے لسٹوں میں نام بھی آ گئے لیکن جب ہم داخلہ فیس جمع کرانے آئے ہیں تو یہاں پر کلرک اور ایڈمیشن انچارج نے ہمیں داخلہ دینے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ ہمارے رزلٹ کارڈ میں ایک مضمون پر سٹار لگا کر رعائتی پاس کیا گیا ہے۔ طالبات نے کہا کہ اگر ہمیں داخلہ ہی نہیں دینا تو پھر ہمیں پراسپکٹس کیوں دیئے اور اگر منسٹر ایجوکیشن نے خود یہ قانون پاس کیا ہے کہ سٹار لگے ہوئے رزلٹ کارڈ پر داخلہ نہیں دیا جائے گا تو پھر رعائتی نمبر زدے کر اور سٹارز لگا کر ہمیں پاس کرنے کی بھی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں فیل ہی کر دیا جاتا۔ طالبات اور ان کے والدین نے مشترکہ طور پر حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ غریب اور پسے ہوئے عوام کے لئے عوامی پالیسیاں مرتب کریں۔ بالخصوص طالبات کے لئے خصوصی

طور پر داخلوں میں رعایت کی جائے کیونکہ خواتین کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے مواقع کم ہوتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیں ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1065/12 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔جی، محترمہ!آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

ہر بنس پورہ لاہور میں ریونیو عملہ کی ملی بھگت سے سرکاری زمینوں کی ناجائز خرید وفروخت میں اضافہ

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ "موضع ہر بنس پورہ، پٹواریوں کے لئے جنت بن گیا، جعلی طریقے سے پلاٹوں کی خرید و فروخت"متعلقہ اعلیٰ افسران کو شکایات کرنے کے باوجود ایکشن نہیں لیا جاتا، شہریوں کا اعلیٰ اقتدار سے پُرزور مطالبہ۔راجاؤں کے شہر موضع ہر بنس پورہ لاہور میں ریونیو عملے کی بدنیتی اور محکمہ مال کے اعلیٰ افسران کی عدم توجہ کے باعث لینڈ مافیا کے ساتھ ساتھ ہر بنس پورہ میں تعینات رہنے والے پٹواریوں کے لئے جنت بن چکا ہے۔ محکمہ مال کا واحد موضع ہر بنس پورہ ہے جہاں سرکاری زمینوں کا اوپن کاروبار پٹواریوں اور ریونیو افسران کی ملی بھگت سے کیا جارہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق یوں تو محکمہ مال میں موجود ہر موضع جات میں ریونیو ریکارڈ سے لے کر اراضی کے معاملات تک کوئی نہ کوئی سقم موجود ضرور ہے لیکن محکمہ کی تحصیل شالامار کی حدود میں آنے والا موضع ہر بنس پورہ اس لحاظ سے ضلع لاہور میں بے حد مشہور ہے جہاں سرکاری زمینوں پر قبضے سر عام کئے جارہے اور سرکاری زمینوں کو بیچنے کا بھی اوپن کاروبار کیا جارہا ہے۔ موضع ہر بنس پورہ میں مجموعی طور پر رقبہ تعدادی 2738 ایکڑ موجود ہے جس میں سے 3 فیصد اراضی سرکاری اور ایک فیصد اراضی کا شمار ملکیت میں کیا جاتا ہے اور موضع ہر بنس پورہ میں موجود سرکاری اراضی کو محفوظ کرنے کی بجائے مختلف اوقات میں اعلیٰ افسران و پرائیویٹ صاحبان کے نام الاٹمنٹ کر دی گئی اس

موضع ہر بنس پورہ میں پنجاب کے پہلے وزیراعلیٰ افتخار ممدوٹ کے نام سینکڑوں کنال اراضی الاٹ کی گئی ہے۔ 2004 میں ہر بنس پورہ میں ہونے والی زیادہ تر الاٹمنٹ کو جعلی پی ٹی ڈی کی بنیاد پر خارج کرتے ہوئے رقبہ بحق سرکار ضبط کر لیا گیا تاہم 2004 میں جس وقت الاٹمنٹس خارج کی گئیں اس وقت سرکاری اراضی کو بحق سرکار ضبط کر لیا گیا یہی صورتحال آج بھی سرکاری زمینوں پر عالم ٹاؤن، ہجویری سکیم نزد گارڈن، تاج باغ سکیم، علی ٹاؤن، آصف ٹاؤن، جناح پارک سمیت دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیاں بنالی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ریلوے لائنوں کے ساتھ ساتھ اور ڈیرہ حکیماں ہر بنس پورہ فیڈامریکن سکول کی بیک سائیڈ اور ٹورازم کی سینکڑوں کنال اراضی سمیت ریونیو اکیڈمی کے لئے مختص کی جانے والے 700 کنال اراضی پر بھی سرعام تعمیرات کی جارہی ہیں۔ ہر بنس پورہ میں تعینات ہونے والے پٹواری صرف پختہ تعمیرات کروانے میں مصروف ہیں اور سرکاری زمینوں پر قبضے کروانے میں پیش پیش ہیں۔ ریونیو افسران کی عدم توجہ کے باعث سال 86-1985 سے آگے کی تمام زمینیں ریکارڈ سے غائب ہیں اور ان کی کہیں بھی تصدیق یا تردید نہیں ہو سکی اور موضع ہر بنس پورہ میں جان بوجھ کر ہزاروں انتقالات زائد بیعہ حصہ جات کے درج کئے جا چکے ہیں۔ پٹواریوں کی جعلی قراردات تیار کرنا اور اشٹام پیپرز پر سرکاری زمینوں کو اوپن کاروبار کے نام پر دے کر فروخت کرنا معمول بن چکا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیں ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 12/1066 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

زیر زمین پانی کی سطح نیچے جانے کی وجہ سے واسا کو اربوں روپے کا نقصان اور صارفین کو پریشانی کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ واسا پلاننگ میں ناکام، زیر زمین پانی کی گہرائی میں اضافہ، کروڑوں کے اخراجات بڑھ گئے۔ 2020 میں

1400 فٹ بور کرنا پڑے گا۔ 3 لاکھ صارفین پانی چور، افسروں، عملے کی ملی بھگت سے جنریٹروں سے ڈیزل بھی غائب ہو رہا ہے۔ ریونیو افسران ریکوری میں ناکام۔ واسا کے لانگ، شارٹ ٹرم منصوبے تیار، مالیت 30۔ارب 60 کروڑ، خسارے سے بچنے کے لئے زیر زمین پانی کا ضیاع روکنا ہوگا۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ 2012 واسا کی سروے رپورٹ کے مطابق ضلع لاہور میں واسا کے کنٹرول ایریا میں 7۔ارب روپے کی مد سے خریدے جانے والے 478 ٹیوب ویلوں کی مدد سے 60 لاکھ صارفین کو 400 کروڑ گیلن پانی کی بلاتعطل فراہم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ 3 لاکھ صارفین 200 کروڑ گیلن پرائیویٹ طور پر پانی استعمال کر رہے ہیں جبکہ 2001 میں 2۔ارب کی لاگت سے 300 ٹیوب ویلوں کی مدد سے 40 لاکھ صارفین کو پانی فراہم کیا جاتا تھا جہاں مہنگائی سے واسا کو کروڑوں روپے کا خسارہ پہنچا۔ وہاں واسا 60 لاکھ صارفین سے صاف پانی اور سیوریج کے بلوں کی مد میں سوا دو ارب روپے اکٹھے کر رہا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق زیر زمین حاصل کئے جانے والے صاف پانی کو 285 سے 300 فٹ کی گہرائی سے حاصل کیا جاتا تھا۔ بارشوں کی کمی کے باعث قدرتی چھپڑوں اور ڈونگی گراونڈوں کو پر کرنے کے باعث 2012 میں زیر زمین صاف پانی کو حاصل کرنے کے لئے 800 سے 900 فٹ کی گہرائی سے ڈبلیو ایچ او کے معیار کے مطابق پانی حاصل کیا جارہا ہے۔ کوہ ہمالیہ سے آنے والے پانی کی رفتار کم جبکہ استعمال ہونے والے پانی کی رفتار زیادہ ہونا سیاسی اور بیوروکریسی انتظامیہ کے آگے لمحہ فکریہ ہے۔ اس ضمن میں نہ تو سیکرٹری ہاؤسنگ نے کسی قسم کا کوئی سٹرکچر تیار کیا اور نہ ہی بیوروکریسی اس پیدا ہونے والے سوالیہ نشان کو ختم کرنے کی کوشش میں موثر ثابت ہو رہی ہے۔ واسا کی ایک خفیہ رپورٹ کے مطابق اگر اسی طرح زیر زمین پانی کو بے دریغ ضائع ہونے سے نہ بچایا گیا تو 2020 تک زیر زمین پانی حاصل کرنے کے لئے 1400 فٹ گہرا بور کیا جائے گا جس سے زیر زمین پانی کو حاصل کرنے کے لئے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بجلی اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب کی مد میں بجٹ 30۔ارب تک پہنچ جائے گا اور اتنے اخراجات واسا کی پہنچ سے باہر ہیں۔

جناب سپیکر! ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ محکمہ واسا کے ریونیو افسران کی ملی بھگت کی وجہ سے تقریباً تین لاکھ صارفین پانی چوری کر رہے ہیں جہاں واسا پانی کی چوری کو روکنے میں بُری طرح ناکام ہے اس وقت ضلعی حکومت کے نظام میں شہری اور دیہی علاقوں کی تقسیم ختم ہونے سے لاہور کی حدود 1770 مربع کلومیٹر ہو گئی ہے جبکہ واسا صرف 350 مربع کلومیٹر کے علاقے میں 478 ٹیوب ویلوں اور 3200 کلومیٹر لمبی سپلائی لائنوں کے ذریعے ساڑھے پانچ لاکھ کنکشن استعمال کرنے والے گھرانوں

اور کاروباری اداروں کو پانی فراہم کر رہا ہے۔ تاہم ضلع کی تقریباً 90لاکھ آبادی کا بڑا حصہ اس کی حدود کار سے باہر مقیم ہے۔ واسا نے لاہور بھر میں فراہمی ونکاسی آب کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر شارٹ و مڈ ٹرم منصوبے تو بنا رکھے ہیں مگر ان لانگ ٹرم منصوبوں کی تکمیل کے لئے کل مالیت 30۔ارب 60 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ اس وقت محکمہ واسا جہاں شدید دشواریوں کا شکار ہے وہاں کچھ افسران پلاننگ کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئے ہیں۔ ان میں ریونیو کا شعبہ سب سے اہم ہے۔ بجٹ خسارے کے ذمہ داران ریونیو افسران ہیں، پانی کی چوری ہو یا ڈیزل کی چوری سب کے ذمہ داران ریونیو افسران ہیں۔ اس وقت اس سال کا پانی کے بلوں کی مد میں ریونیو ٹارگٹ پورا نہیں کیا گیا مگر اس وقت خاص ضرورت پانی کی بچت ہے جس کے لئے پلاننگ بہت ضروری ہے۔ 2012 کے اواخر تک پانی کے بور کی گہرائی 800 سے 900 فٹ ہے اور اگلے سال اس سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ اس سال 4 کیوسک کے ٹیوب ویل کا تخمینہ 76 لاکھ روپے ہے اور 2020 میں پانی کا لیول کم ہونے کی وجہ بجٹ کا تخمینہ اور پانی کی سطح زمین سے گہرائی ایک بیوروکریسی کے آگے ایک سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر محکمہ ریونیو اور واسا نے پانی کی چوری کو روکنے اور پانی کے بہتر سے بہتر استعمال کی دوررس پالیسی جلد سے جلد مرتب نہ کی تو وہ دن دور نہیں جب ہم سب پانی کی ایک ایک بوند کو ترسیں گے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب چیئرمین! اس کا ابھی جواب نہیں آیا لہذا میری گزارش ہے کہ اس کو اگلے ہفتے کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! مجھے یہ بتائیں کہ پونے گھنٹے سے تحاریک التوائے کار پڑھی جا رہی ہیں اور صرف ایک سیکنڈ میں جواب دیا جاتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! یہاں کوئی وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں اور اس ایوان میں کوئی seriousہی نہیں ہے کہ کام کریں اس لئے میں احتجاجاً کورم point outکرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔۔۔اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! گنتی کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے مجھے گنتی کرکے ہی بتایا ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! دوبارہ گنتی کروائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ نے کہا ہے کہ دوبارہ گنتی کروادیں لہذا ان کی تسلی کے لئے دوبارہ گنتی کریں۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

محترمہ کورم پورا ہے۔

سرکاری کارروائی

MR SPEAKER: Now, we start the Govt. Business. We have following Govt. business on our agenda:

(a) Laying of Reports

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم

جناب سپیکر: آپ کو کیا تکلیف ہوئی ہے؟ یہ ان کا حق ہے اور وہ پوچھ سکتے ہیں۔

(b) Introduction of Bills

(c) Introduction, consideration and passage of Bill

(a) Laying of Reports

Now, we take up the Laying of the Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2006-07. Minister for Law!

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت

سال2006۔07کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2006-07.

MR SPEAKER: The Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the Year 2006-07 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.1 for report up to 8th April 2013.

Now, we take up the Laying of the Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2007-08. Minister for Law!

رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت

سال2007۔08کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2007-08.

MR SPEAKER: The Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2007-08 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2 for report up to 8th April 2013."

Now, we take up the Laying of the Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2010-11. Minister for Law!

رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت
سال2010۔11کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2010-11.

MR SPEAKER: The Report of Appropriation of Accounts for Forest Department for the year 2010-11 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.1 for report up to 8th April 2013.

Now, we take up the Laying of the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts for the Audit year 2011-12. Minister for Law!

آڈٹ رپورٹ بابت حسابات مالیہ وصولی برائے آڈٹ
سال2011۔12کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts for the Audit year 2011-12.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts for the Audit year 2011-12 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2 for report up to 8th April 2013.

Now, we take up the Laying of the Audit Report on the Accounts for the Audit year 2011-12. Minister for Law!

آڈٹ رپورٹ بابت حسابات برائے آڈٹ
سال2011۔12کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts for the Audit year 2011-12.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts for the Audit year 2011-12 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2 for report up to 8th April 2013."

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within one month.

Now, we take up the Punjab Livestock Breeding Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Livestock Breeding Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Livestock Breeding Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within one month.

Now, we take up the Punjab Private Education Commission Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Private Education Commission Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Private Education Commission Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, we take up the Punjab Building Control & Housing Schemes Regulatory Authority Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون بلڈنگ کنٹرول اینڈ ہاؤسنگ سکیمز ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Building Control & Housing Schemes Regulatory Authority Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Building Control & Housing Schemes Regulatory Authority Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government & Rural Development for report within one month.

Now, we take up the Punjab Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare Women Development & Bait ul Mal for report within one month.

Now, we take up the Punjab Partition of Immovable Property Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون تقسیم غیر منقولہ جائیداد، پنجاب مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Partition of Immovable Property Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Partition of Immovable Property Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief & Consolidation for report within one month.

Now, we take up the Lahore Canal Heritage Park Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون کینال ہیریٹیج پارک لاہور مصدرہ2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Lahore Canal Heritage Park Bill 2012.

MR SPEAKER: The Lahore Canal Heritage Park Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development & Public Health Engineering for report within one month.

Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون کو فوری زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 94 and 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 ibid, for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 94 and 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 ibid, for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I oppose it.

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I oppose it.

جناب سپیکر:انہوں نے اس کو oppose کیا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!لاء منسٹر نے Rules کو suspend کر کے Provincial Vehicles Ordinance 1965 پر بحث کرنے کی استدعا کی ہے اور اس کو پاس کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے پڑھنے دیں۔آپ نے oppose کیا ہے لیکن پہلے مجھے پڑھنے تو دیں۔جب میں question put کروں گا پھر آپ بات کریں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!میں نے Rules suspend کرنے کو ہی oppose کیا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر:نولاٹیا صاحب!پہلے مجھے repeat کرنے دیں پھر آپ oppose کریں گے۔

The motion moved is:

"That the requirements of Rules 94 and 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 ibid, for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it.

جناب سپیکر:جی،نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر!میں جو بل کو oppose کروں گا وہ تو اِس کے بعد کروں گا ابھی تو میں اس بات کو oppose کر رہا ہوں کہ لاء منسٹر Rules کو suspend کر کے اتنی hasty manner میں پورے کے پورے process کو bulldoze کر کے، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجے بغیر اور اس کو gazette کے اندر درج کئے بغیر کیوں اتنی جلدی میں یہاں لانا چاہتے ہیں؟ میں ان کے Rules کو suspend کرنے کے act کو oppose کر رہا ہوں۔ یہ Rules of the Procedure کا Rule 234 ہے جس کے تحت محترم لاء منسٹر نے یہ استدعا کی ہے کہ Rules

کوsuspend کرکے مجھے یہ اجازت دی جائے کہ اس ترمیم کو سامنے لایا جائے۔ 234 کی کچھ requirementsہیں۔

Suspension of Rules: Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these Rules

جب ان Rules پر عمل کرنے کے سلسلے میں جو تضادات یا مشکلات در پیش ہوں تو محترم لاء منسٹر کو وہ مشکلات اور تضادات ایوان کو بتانے چاہئیں اور ایوان کو اعتماد میں لینا چاہئے کہ یہ یہ مسائل ہیں۔اگر procedure کے تحت اس کو پاس کیا جائے تو بہتر ہے۔ یہ استدعا کرتے ہیں کہ procedure کوbulldozeکرکے سارے کے سارےprocedureکو ختم کرکے پہلے مجھے یہ Motor Vehicles Ordinanceکے اندرamendmentکی اجازت دی جائے۔

A member may with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly, and if the motion is carried the rule in question shall stand so suspended.

جناب سپیکر!محترم لاء منسٹر کو وہ تضادات اور مشکلات کا تذکرہ کرنا چاہئے۔یقیناً honourable Chair کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس بحث کو سننے کے بعد وہ اپوزیشن کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے یہ اجازت نہ دیں یا گورنمنٹ کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے ان کو یہ اجازت دے دیں کہ میں Rulesکو suspend کرتا ہوں۔آج تک جب بھی legislationہوئی ہے محترم لاء منسٹر دو لفظوں کے اندر صرف ایک بات کرتے ہیں کہ اس Ruleکو پاس کر دیا جانا چاہئے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے پاس sufficientدلائل موجود نہیں ہیں،ان کے پاس sufficient causes وہ موجود نہیں ہیں، ان کے پاس inconsistencyاور difficultyکی وہ measures موجود نہیں ہیں یا ان کے پاس کوئی جواز موجود نہیں ہے کہ Rules کو suspendکیا جائے۔ جب تک یہ Rules کو suspendکرنی کی اپنی تمام مجبوریاں،اپنی مصیبتیں،اپنے تضادات یا اپنی تکالیف نہیں بتائیں گے اُس وقت تک ہم محترم لاء منسٹر کو یہ اجازت نہیں دیتے کہ اسمبلی کے ان Rulesکوsuspendکیا جائے۔دوسری طرف محترم لاء منسٹر نے استدعا کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر:یہquestionتوChair putکرے گی اور یہ ایوان کو اختیار ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!Chairکوfeedbackدینا میرا فرض بنتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! محترم لاء منسٹر یہ فرماتے ہیں کہ Rules 94 and 95 کو بھی suspend کیا جائے۔ ان میں یہ کہا گیا ہے کہ:

94. Reference of Bills to Standing Committees.– Upon introduction, a Bill other than a Finance Bill, shall be referred by the Speaker to the appropriate Standing Committee with directions to submit its report by a date fixed by him in this behalf:

Provided that the member-in-charge may move that the requirements of this rule may be dispensed with, and if the motion is carried, the provisions of rule 95 shall apply to the Bill as if the report of the Standing Committee on the Bill were presented on the day on which the motion is carried but it shall not be necessary again to supply copies of such Bills to the members.

جناب سپیکر! یہ اگرچہ honourable Chair کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ان کو Rules suspend کرنے کا اختیار دے اور یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجے بغیر اس قانون کو پاس کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار رکھتے ہیں لیکن وہ مجبوریاں واضح کرنا انتہائی ضروری ہے جن کی وجہ سے محترم لاء منسٹر کو اس بل کو پاس کرنے کی اتنی جلدی ہے کہ یہ تمام Rule 234 کے تحت اسمبلی کے Rule کو suspend کریں اور 94 and 95 کے تحت اس کی پوری requirements جس میں سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج کر ان پر discussion ہونا ضروری تھی اس کو dispose of کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی explanation کے اندر Rules میں لکھا ہے کہ

Explanation. In this sub-rule, "Finance Bill" means the Bill introduced each year to give effect to the financial proposals of the Government for the next following financial year and includes a Bill to give effect to the supplementary financial proposals for any period during the financial year.

جناب سپیکر!اختیار ضرور حاصل ہے لیکن procedure کو adopt کرنے کے ساتھ عوام الناس کو پتا چلتا ہے کہ ہماری حکومت کیا ترمیم کرنا چاہتی ہے۔یہ ایوان کے معزز ممبران کو بھی نہیں بتانا چاہتے کہ ہم کیا ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے معزز ممبران کو بھی نہیں بتانا چاہتے کہ ہم کیا ترامیم کرنا چاہتے ہیں۔وہ کیا مجبوریاں ہیں جن کے تحت انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میٹرو بس کے روٹس کو روٹ پرمٹ کی اجازت سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر:اس نے سڑک پر چلنا ہے کسی کے اوپر تو نہیں چلنا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!اگر اس بات کا اٹک کی عوام کو پتا چل جائے،اگر اس بات کا راجن پور کی عوام کو پتا چل جائے،اگر اس بات کا مظفر گڑھ اور قصور کی عوام کو پتا چل جائے کہ معزز لامنسٹر لاہور کے لوگوں کو روٹ پرمٹ سے مستثنیٰ قرار دینا چاہتے تو یہ process صرف ایک مہینے میں ہو سکتا ہے اس کا مطلب ہے کہ میٹرو بس کے تحت یہ موٹر وہیکل آرڈیننس کے اندر روٹ پرمٹ کو ختم کرکے چھوٹے علاقوں کے حقوق کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔یہ صرف لاہور اور تخت لاہور کو promote کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کام procedure کے ساتھ بھی تو کر سکتے ہیں۔ انہوں نے procedure کو bulldoze کیوں کیا ہے؟یہ (95) Rule جس کے تحت ہمارے معزز لاء منسٹر اس کو bulldoze کرکے۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!Rule(95) کو بھی ہمارے معزز لاء منسٹر suspend کرنا چاہتے ہیں۔میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ شاید ان کی خواہش تو یہ ہے کہ یہ سارے قوانین کو suspend کردیں۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, order. Let him speak.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!Rule(95) یہ ہے کہ Time of consideration of Bills. یہ اس کے وقت کو کم کرکے انتہائی جلدی میں اس کو پاس کرنا چاہتے ہیں اور اس کے اندر لکھا گیا ہے کہ:

> After the report of the Standing Committee on the Bill has been presented to the House or the report is deemed to have been presented as a result of suspension of requirement of rule:

(a) cause the copies of the Bill as introduced, together with modifications if any, recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member, as soon as may be, after the receipt of the report and

(b) Shall set down the Bill on the List of the Business for a day…..

جناب سپیکر: کیاآپ اس کو چھ چھ دفعہ پڑھیں گے ؟اب آپ تشریف رکھیں، مہربانی کریں۔ مجھے ادھر سے بھی جواب لینے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!میں لاء منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ---

جناب سپیکر: مجھے کہیں، میں لاء منسٹر صاحب سے پوچھوں گا آپ نہ پوچھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!---

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!انہیں بات تو کرنے دیں---

جناب سپیکر: نہیں،opposeآپ نے کیا ہے They have not opposed it only you have opposed.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں نےopposeکیا ہے---

MR SPEAKER: No. You have not opposed it.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!ڈاکٹر سامیہ امجد نےopposeکیا تھا---

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!انہوں نےopposeکیا ہے---

جناب سپیکر: انہوں نے اس کوoppose نہیں کیاآپ نے اس کوopposeکیا ہے you have a right. میں نے آپ کو چانس دیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ایسے آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم نےopposeکیا ہے---

جناب سپیکر: محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگرHonourable Chair معزز ممبران کووقت دیناچاہے تومیں سمجھتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے پوچھ کر تواجازت نہیں دینی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مت بولیں،آپ اپنی بات کریں اس کو چھوڑیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ نےoppose نہیں کیا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!لاء منسٹر صاحب نے بھی کہہ دیا ہے کہ ٹائم دیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان کے کہنے پر آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔آپ تشریف رکھیں،میں آپ کو پھر چانس دوں گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!ہم نےoppose نہیں کیا لیکن انہوں نےoppose کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں،چودھری صاحب!آپ کو میں دیکھ رہا ہوں،میں نے آپ کو سامنے سے دیکھا ہے کہ آپ نے اس کوoppose کیا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!ہم نے بھیoppose کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں،آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!آپ ہمیں اجازت دیں۔۔۔

جناب سپیکر: اب اجازت نہیں دوں گا۔آپ بیٹھیں،پھر آپ کو اجازت دوں گا۔آپ کی بڑی مہربانی۔ جی،راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!جس استثنیٰ کا ذکر محترم نولاٹیا صاحب نے کیا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئیinconsistency پیدا ہو رہی ہو تو پھر ان Rules کے تحت اجازت دی جا سکتی ہے۔ اگر ہم اس amendment کو نہ لائیں اور

اس کے بعد ایوان میٹروبس کا Bill جس کو ہم legislate کرنے جارہے ہیں اس کو پاس کردے تو inconsistency پیدا ہوگی جو کہ مشکلات پیدا کرے گی اس لئے amendment موٹر وہیکل آرڈیننس پہلے اس ایوان سے منظور ہونا ضروری ہے اس کے بعد میٹروبس سروس بل پیش کیا جائے اور اسے پاس کیا جائے۔

MR.SPEAKER: Thank you. The motion moved and the question is:

> "That requirements of Rule 94 & 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 ibid. for immediate consideration of the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles(Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

First reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012 be taken into consideration at once."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it.

جناب سپیکر: جی، Opposed.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! I oppose it.

جناب سپیکر: آپ تمام خواتین oppose کر رہی ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ مجبوریاں جو معزز لاء منسٹر صاحب نے بتائی ہیں وہ عوام کا نمائندہ ہوتے ہوئے ہمارے نزدیک اس قابل نہیں کہ جن کی بنیاد پر اسمبلی کے rules کو suspend کیا جائے، Standing Committee کو بھی نہ بھیجا جائے اور اس کا notification کرنے سے بھی پہلے اس کو پاس کیا جائے۔ یہ مجبوریاں انتہائی ناکافی ہیں اس کے باوجود معزز ایوان نے۔۔۔

جناب سپیکر: میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ Rule 98(1) بھی پڑھ لیں اور اس کے بعد بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں۔ آپ Rule 98 کلاز (1) پڑھیں پھر میرے ساتھ بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس پر یہی کہہ سکتا ہوں کہ:

کوئی مجبوریاں نہیں ہوتیں
لوگ یوں ہی وفا نہیں کرتے

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس Rule کے تحت معزز لاء منسٹر صاحب میٹرو بس سروس کو جو سہولت دینا چاہتے ہیں۔ وہ Provincial Motor Vehicles Ordinance 1965,

(XIX of 1965)کے section 14کے اندر ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ بڑی عجیب بات ہے کہ روٹ پرمٹ پر جو تھوڑی سی رقم لگتی ہے وہ اٹک کے لوگ تو ادا کریں، جہلم کے لوگ تو ادا کریں، راجن پور اور مظفر گڑھ کے لوگ تو ادا کریں لیکن لاہور جیسے غریب علاقہ کو روٹ پرمٹ کی payment سے مستثنیٰ کرنے کے لئے ہمارے Hon' able Law Minister اور [******] جو 36 اضلاع کی رقم کو لاہور پر خرچ کرتے ہیں، میں ان کو [****] زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا جو 36 اضلاع کے بجٹ کو لاہور پر خرچ کر کے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ آپ نے اس ایوان کی توہین کی ہے۔ یہ توہین کے مترادف ہے وہ elected Chief Minister ہیں، آپ کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: کاش! ان کے اعمال بھی بتائیں کہ وہ وزیر اعلیٰ ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سیکشن 44 جس کے اندر میرے معزز لاء منسٹر کسی کے حکم پر ترمیم کرنا چاہتے ہیں میں ان کو سیکشن 44 پڑھ دیتا ہوں۔

> Transport Vehicle not to be used or driven without permit…

جناب سپیکر: یہ تو آپ پڑھ رہے ہیں جو میں نے آپ کو گزارش کی ہے وہ آپ کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کون سی گزارش کی ہے؟

جناب سپیکر: (1)Rule 98 کو ذرا پڑھ کر دیکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس کو پہلے پڑھ دیتا ہوں۔ میں نے یہ بات کی ہے کہ Hon' able Chair کو Rules suspend کرنے کا اختیار ہے لیکن یہ اختیار ہر روز استعمال کرنے کا نہیں ہوا کرتا اور جو مجبوریاں بتائی جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں جو کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اسی لئے تو میں اس بات کو چھوڑ بیٹھا تھا۔

کوئی مجبوریاں نہیں ہوتیں
لوگ یونہی وفا نہیں کرتے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! ہمارے لاء منسٹر سیکشن 44 میں جو ترمیم کرنا چاہتے ہیں یہ میں ان کو پڑھ دیتا ہوں کہ:

Transport vehicles not to be used or driven without permit. (1) No owner of a transport vehicle shall use or permit the use of, and no driver of a transport vehicle shall drive or cause or permit to be driven, the vehicle in any public place, save in accordance with the conditions of a permit authorizing the use or driving of the vehicle in such place granted or countersigned by a Regional or Provincial Transport Authority:

اس کے اندر بتایا یہ گیا ہے کہ Regional Transport Authority یا Provincial Authority ان گاڑیوں کا اندراج کرے گی اور ان کو روٹ پرمٹ دیا جائے گا سوائے ان گاڑیوں کے، اب یہ وہ لسٹ دی گئی ہے جس کے اندر بتایا گیا ہے کہ ان گاڑیوں کو روٹ پرمٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے جو ترمیم کرنے کی خواہش کی ہے اس کی ایک شق یہ ہے کہ any to school bus یعنی سکول بس کو روٹ پرمٹ منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

To any trailer used for any purpose other than the carriage of goods for hire or reward when drawn by a motor vehicle constructed for the carriage of not more than six passengers excluding the driver.

اس میں ہماری گورنمنٹ ایک نئی بات شامل کرنا چاہتی ہے یعنی سکول بسوں کو رعایت دی جائے کہ روٹ پرمٹ کے ذریعے ان کو جو ٹیکس دینا پڑتا ہے اس سے چھوٹ مل جائے وہاں پر ٹیکس نہ لگے۔ لاہور کی غریب عوام کے لئے وہ ٹیکس جو راجن پور، ڈی جی خان، مظفر گڑھ کے لوگ دیتے ہیں لاہوریوں کو اس کی رعایت دینے کے لئے ہمارے معزز لاء منسٹر نے یہاں پر یہ ترمیم دی ہے to a bus operated under the Punjab Metro Bus Authority یہ ایک بس نہیں ہے اس کے اندر سینکڑوں کے حساب سے بسیں ہیں جن کے روٹ پرمٹ منظور کرانے کی شکل میں گورنمنٹ

آف دی پنجاب کو finances آنے تھے اب ایک طرف حالت یہ ہے کہ 26۔ارب روپے کا یہ پراجیکٹ جو بجٹ June 2012 میں پاس کیا گیا ہے مگر اس پر چار پانچ مہینے پہلے لاہور میں کام شروع کر دیا گیا تھا۔ جب یہ مکمل ہو گا تو کلمہ چوک سے قصور روڈ کی طرف لوگوں کا تعلق، رابطہ، آنا جانا دوسری طرف کے لوگوں سے disconnect کر دیا جائے گا اور چند ہی مہینوں بعد یہ ضرورت پیش آئے گی کہ دو دو، تین تین کلو میٹر پر فلائی اوور بنائے جائیں یا انڈر پاسز بنائے جائیں تاکہ دونوں طرف کی آبادی کو ملنے میں سہولت رہے جب یہ ساری چیزیں اس کی cost میں شامل ہوں گی تو یہ پراجیکٹ ستر، اسی ارب روپے کے قریب چلا جائے گا۔ حالت یہ ہے کہ ستر، اسّی ارب روپے والے اس پراجیکٹ کے لئے تو ہمارے [****] اور معزز لاء منسٹر نے اسمبلی کی منظوری سے پہلے کام شروع کر دیا اور آج انہی بسوں کو جو ابھی شاید دو سال بعد چلنی ہیں، دو سال پہلے ہی ان کے روٹ پرمٹ کے استثنیٰ کی ترمیم اسمبلی میں لے آئے ہیں۔ جب جنوبی پنجاب سے خطہ لاہور کو تخت لاہور اور ظلمات لاہور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو اس کے پیچھے یہی بات ہوتی ہے۔ جب لاہور کا پراجیکٹ ہو، کلمہ چوک فلائی اوور بنانا ہو تو 135 دنوں میں مکمل ہو جاتا ہے۔ پورے جنوبی پنجاب کے اندر کوئی ایک پراجیکٹ بتادیں جو انہوں نے اس hasty manner میں بنایا ہو؟

جناب سپیکر: جی، آپ اب amendment پر بات کریں۔ آپ پتا نہیں کس پراجیکٹ پر پہنچ گئے ہیں؟ یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ relevant ہو جائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہا ہوں۔ کیا یہ میٹرو بس سے concerned نہیں ہے، کیا یہ relevant نہیں ہے؟ یہ میٹرو بس کے لئے رعایت لینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نہ بیٹھنا، لوگوں کو تو بیٹھنے دیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! یہ irrelevant بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پلیز! بیٹھ جائیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: یہ جنوبی پنجاب کے لوگوں کے حقوق کو غصب کرتے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے لوگوں کے حقوق کو غصب کرنے کے لئے، سرائیکیوں کو علیحدگی پر مجبور کرنے کے لئے رانا ثناء اللہ چند روپوں کی رعایت بھیک کی شکل میں کیوں لینا چاہتے ہیں؟ یہ چند روپے کی بھیک ہے اور وہ

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 279 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بھیک ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ جس کے لئے انہوں نے یہ بل یہاں اتنے hasty انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ Standing Committee میں پیش ہوا ہے، پبلک کو پرنٹ کر کے اس پر بحث کی اجازت دی گئی ہے، اس کو Select Committee کے اندر بھیجا گیا ہے اور نہ ہی اس کو گزٹ کے اندر notify کرنے دیا گیا ہے۔ کوئی ایک فائدہ بتادیں جواب تک چکوال یا جنوبی پنجاب کے غرباء کے لئے انہوں نے اتنی جلدی Rules کو suspend کر کے کیا ہو، کیا پنجاب کے اندر صرف لاہوریوں کو جینے کا حق ہے اور کیا ان غریب اضلاع کو، پسماندہ اضلاع کو پنجاب کے finances پر کوئی حق حاصل نہیں ہے؟ میں وہ باتیں بتانا چاہتا ہوں کہ معزز وزیر اعلیٰ نے یہ کہا کہ سیلاب کے دنوں میں، میں 35 دفعہ کوٹ ادو گیا ہوں اور جو انہوں نے amount وہاں دی ہے یہ اس کا استعمال لاہور کے ایک پراجیکٹ میں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سیاسی تقریر کی اجازت نہیں ہے۔ براہ مہربانی ان کا mike بند کریں۔ یہ سب irrelevant ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا یہ میٹرو بس سے relevant نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ ساجدہ میر!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! گورنمنٹ کے پاس ایک محکمہ G.T.S تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس amendment کے حوالے سے بات کریں۔ میں irrelevant بات نہیں سنوں گا۔ This I tell you.

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں اسی بل اور اسی amendment پر بات کر رہی ہوں۔ آپ کی میٹرو بس کی اتنی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ دو کروڑ روپے کی بس میں بیس روپے اکٹھے کرنے کے لئے کون سا investor ہے جو اپنی بسیں ڈالے گا؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ یہ Bus Rapid Transit System بنا رہے ہیں اچھا کام ہے، میں اس کی تعریف کرتی ہوں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے پاس وہ کون سا investor ہے جو 2 کروڑ روپے کی بس بیس روپے اکٹھے کرنے کے لئے آپ کے rapid system میں ڈالے گا۔ آپ کے پاس G.T.S کا محکمہ تھا، آپ کے پاس پورا ڈھانچہ تھا آپ نے اس کو ختم کیا یا تو گورنمنٹ خود چلائے، اس کی ذمہ داری لے یا پھر پورے پنجاب کے لئے یہ سسٹم بنائے، long routes کے لئے ہوتا تو اس کا فائدہ ہوتا لیکن short route کے لئے یہ پنجاب کی عوام سے سراسر

زیادتی ہے اور یہ پیسے کا ضیاع ہے۔لوگ آپ سے پوچھیں گے جس طرح آپ کی روٹی فیل ہوئی ہے اسی طرح rapid system بھی فیل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔جب آپ اس میں بیٹھیں گے تو پھر میں آپ سے پوچھوں گا کہ آپ اس بس میں کیوں بیٹھے ہیں؟ جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ! relevant بات کیجئے گا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ مجھے اس ترمیم پر تمام معزز ممبران کی بھرپور توجہ چاہئے۔اس بل کی Clause 2(h) میں لکھا ہے کہ:

To a bus operated under Punjab Metro Bus Authority

میں نے صرف اس سلسلے میں یہ کہنا ہے کہ اس وقت، اس لمحے آپ بے شک ٹائم نوٹ کر لیں، سیکنڈ نوٹ کر لیں اور مجھے صرف ایک بات بتادیں کہ کیا اس وقت پنجاب میٹرو بس اتھارٹی exist کرتی ہے اور جب یہ exist ہی نہیں کرتی تو پھر آپ کس بس کے لئے یہ بل پاس کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو اس کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ سب کچھ illegal ہے کیونکہ اس کی ابھی authority pass ہونی ہے آپ کا بل ابھی آنا ہے اتھارٹی موجود ہی نہیں ہے پھر آپ اس بس کے بل کو کیسے پاس کر سکتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ کا یہ پوائنٹ غلط اور invalid ہے اس لئے میں اسے reject کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرا point غلط ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! گورنمنٹ کا پوائنٹ غلط ہے۔میری آپ سے صرف یہ اپیل ہے کہ آپ ان سے پوچھیں کہ ایک اتھارٹی جب exist ہی نہیں کرتی آپ اس کی بس کو define کر کے اس کے ٹیکس معاف کر رہے ہیں، یہ آپ کیسے کر رہے ہیں جب ایک چیز exist ہی نہیں کرتی۔چوزہ پہلے آیا یا انڈہ، یہ تو اس قسم کا circle question ہے لہذا یہ اس لمحے This page is invalid, this sentence is invalid آپ ایک invalid چیز ممبران اسمبلی سے کیسے پاس کرانے لگے ہیں؟ You cannot even put the question. This is illegal, invalid, and illegitimate یہ سارا کچھ غلط ہو رہا ہے۔میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اس کو disallow کریں۔ایک چیز exist ہی نہیں کرتی اور آپ اسے پاس کرا رہے ہیں اور وہ بھی معزز ممبران اسمبلی

سے، legislators سے اور میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر اس چیز کی legislation کیسے ہو رہی ہے جو یہاں پر exist ہی نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: آگے چلیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! آپ نے اس کے objects and reasons میں یہ لکھا ہے کہ There is an urgent need میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس میں کیا urgency ہے ایک rapid bus کو چلانے کے لئے آپ نے لاکھوں روپے کی سڑکیں توڑ دیں۔ آپ نے کم از کم چالیس سڑکیں non functional کیں اس کے علاوہ وہاں پر ملبہ پڑا ہوا ہے جس کی وجہ گزرنے کے لئے گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی ہوتی ہیں، گیس اور پٹرول کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں اس میں کیا urgent ہے کہ کیا کوئی جنگ لگی ہوئی ہے اور کیا آپ نے end of this transit system ہسپتال بنا دینے ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں جب یہ بن جائے گی اور آپ اس میں بیٹھیں گی تو پھر پتا چلے گا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر urgent لفظ کا کیا مطلب ہے؟ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کون سی ایسی ایمرجنسی ہے لہذا یہ لفظ بھی غلط ہے۔ اب لفظ urgent کو define کریں کہ What is the urgent need میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہی urgent need ہے؟ تیسرا point میرا یہ ہے کہ انہوں نے اس بل میں لکھا ہے کہ ٹرانسپورٹ سسٹم آف لاہور کو modernize, safe, affordable and more comfortable بنا رہے ہیں۔ آپ کس ٹرانسپورٹ سسٹم کو comfortable کر رہے ہیں؟ آپ ایک سڑک کو نہیں بلکہ ٹرانسپورٹ سسٹم کو comfortable کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ ٹرانسپورٹ سسٹم ایک سڑک پر مبنی ہے؟ اس سے آپ نے تو باقی ٹرانسپورٹ سسٹم کا بھی بھٹا بٹھا دیا ہے، پورے لاہور کی تو آپ نے سڑکیں بند کر دیں لوگوں کے vehicles ٹوٹ گئے۔ میں آج آپ کو چیلنج کرتی ہوں، آپ ہسپتالوں میں جا کر پوچھیں کہ کیسے گاڑیاں اور ریڑھے آپس میں ٹکرا رہے ہیں، roadside accidents کم از کم چار سو فیصد تک بڑھ چکے ہیں۔ آپ نے کبھی اس پر بھی غور کیا یا لاہور کے سسٹم کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس وقت پورا لاہور آپ کو بد دعائیں دے رہا ہے، اس گورنمنٹ کو صبح سے لے کر شام تک لوگ بد دعائیں دے رہے ہیں اور صرف اس لئے کہ accident rate بہت بڑھ گیا ہے۔ اس وقت کوئی گھر ایسا نہیں جس میں کسی کا سر fracture نہیں ہوا ہے یا ٹانگ ٹوٹی ہوئی نہیں ہے یا کوئی roadside accident

نہیں ہوا ہر بندہ وہاں پر کسی نہ کسی چیز سے ٹکراتا ہے۔ ہم مائیں اپنے بچوں کو اس خوف سے سکول نہیں بھیج سکتیں۔ وہ سسٹم جس کو آپ کہہ رہے ہیں There is an urgent need to modernize the system آپ نے اس کو کیا modernize کیا ہے؟ road side accidents کے اتنے incident ہوئے ہیں، آپ مجھے بتائیں میں نے تین الفاظ اس میں سے نکال کر آپ کو بتائے ہیں کہ یہ تینوں الفاظ غلط ہیں illegitimate ہیں، illegal ہیں اور آپ لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ آپ کو بددعائیں دے رہے ہیں۔ اب آپ کو ووٹ نہیں ملیں گے۔

جناب سپیکر: آپ سے کون ووٹ مانگتا ہے، میں تو نہیں مانگتا؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! مجھ سے کوئی ووٹ مانگ کر تو دیکھے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ---

جناب سپیکر: اسی سے relevant بات ہو گی۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب والا! اسی سے relevant بات ہو گی اور اس وقت اس سے زیادہ اہم بات کون سی ہے؟

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ 100۔ارب روپے کا اتنا بڑا منصوبہ ---

جناب سپیکر: کتنے ارب روپے کا منصوبہ ہے ان سے پوچھ لیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ پہلے میری بات سن لیں۔ آپ مانیں نہ مانیں وہ آپ کا right ہے بات کرنا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ آپ step by step اس کو increase کریں گے میں اسی لئے 100۔ارب روپے کا کہہ رہی ہوں۔ جس صوبے میں حالات یہ ہوں کہ مائیں بچے بیچ رہی ہوں اس صوبے میں آپ ایسے پراجیکٹ شروع کر رہے ہیں جس سے صرف رائیونڈ کے لوگوں کو فائدہ پہنچے، رائیونڈ کی سڑکیں سیدھی کرنے کے لئے یا رائیونڈ کے لوگوں کو lease پر دینے کے لئے کر رہے ہیں یا پھر اپنے پیاروں کو نوازنے کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس صوبے میں نئی انڈسٹری کتنی لگائی گئی ہے؟ جو صوبہ overdraft پر چل رہا ہو اور جس کے اپنے حالات معاشی

طور پر اس قدر خراب ہیں کہ وہ تنخواہیں دینے سے بھی قاصر ہیں لیکن وہ اتنے مہنگے اور ایک سے ایک بڑھ کر چور بازاری والے منصوبے شروع کر رہے ہیں۔ چاہے لیپ ٹاپ والا منصوبہ ہو، چاہے تنور والا منصوبہ ہو، جعلی دوائیوں والا منصوبہ ہو، ڈینگی وائرس ہو کوئی ایک منصوبہ بتادیں جو پنجاب حکومت نے شروع کیا ہو اور وہ کامیاب ہوا ہو، کوئی ایک ایسا منصوبہ بتادیں جس کو عوام نے سراہا ہو۔ آپ کے منصوبے سراسر بے بنیاد جھوٹے ہوتے ہیں اور وہ صرف اور صرف کمیشن کی خاطر ہوتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ صرف کمیشن کی خاطر عوام کے ساتھ زیادتی کیوں کی جارہی ہے، لوگوں کے حقوق پر کیوں دن دہاڑے ڈاکا ڈالا جارہا ہے؟ 64 فیصد آبادی کا یہ صوبہ ہے دور دراز کے علاقوں جہاں سے 99 فیصد اناج آتا ہے کیا ان کو یہ facilities نہیں چاہئیں؟ لاہور کون سا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جس میں تمام facilities چاہئیں، صوبے کے باقی حصے یا اضلاع اس سے کیوں محروم رہیں؟ آپ اگر کوئی اچھا کام کرتے تو ہم بھی آپ کا ساتھ دیتے، آپ کو ہم اپنی تنخواہیں بھی دیتے ہیں آپ ہمیں بجلی فراہم کریں، آپ لوگوں کو یہاں پر بجلی کے منصوبے بنا کر دیں اور اب NFC Award کے بعد آپ کے پاس right ہے آپ نے خود مختاری حاصل کی ہے جس کی وجہ سے آپ کو صوبے کی مشکلات کا اندازہ کرنا چاہئے تھا جس سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں لیکن آپ سستی شہرت کے لئے، one man show کے لئے اور اپنی ذات کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب آپ irrelevant باتیں کر رہی ہیں، تشریف رکھیں۔ محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ مجھے شدید افسوس اور حیرت کا سامنا ہے کہ اتنی جلدی کیوں دکھائی جارہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: repetition نہیں ہونی چاہئے۔ جلدی کی باتیں انہوں نے کر لی ہیں اب آپ repeat نہ کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! آپ کو جو repetition لگتی جارہی ہے آپ اس کی لسٹ بنالیں بعد میں ان الفاظ کو واپس لے لوں گی۔

جناب سپیکر: آپ points نکال کر ان پر بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: میں اپنی طرف سے بات کر رہی ہوں میں نے کسی کی cheating کی ہے اور نہ ہی میرے پاس کوئی لکھا ہوا نوٹ ہے، میں نے جو بولنا ہے اپنے پاس سے بولنا ہے۔ موجودہ حکومت شیر کی مانند ہے اور شیر جنگل کا بادشاہ ہوتا ہے یہ ایک جنگل کے بادشاہ کی طرح چاہے انڈے دیں یا بچے دیں یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: کبھی شیر نے آج تک انڈے دیئے ہیں، کبھی آپ نے سنا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! یہ لوگ دینے کی کوشش تو کرتے ہیں بے شک ناکام ہو جاتے ہیں۔ جیسے سستی روٹی سکیم ناکام ہو گئی اسی طرح سے انہوں نے یہ منصوبہ بھی فیل کرانا ہے۔ اگر ہر چیز کو systematic طریقے سے کیا جائے تو بہتر ہوگا، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ ایوان پھر کس لئے ہے، سٹینڈنگ کمیٹیاں کس لئے ہیں، بجٹ پر بحث کرنے کے لئے ہمیں کیوں کہا جاتا ہے اور ہم سے پھر pre-budget تجاویز کیوں لی جاتی ہیں؟ ایک huge project کو شروع کرنے سے پہلے کسی سے مشورہ کیوں نہیں کیا گیا؟ اس منصوبے میں پورے صوبے کا خزانہ جھونک دیا گیا ہے اور ساری آبادی کو متاثر کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ سب اداروں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، سب کو bypass کرتے ہوئے رات کے اندھیرے میں شب خون مارنے کی کیا ضرورت تھی؟ تمام Rules کو suspend کر کے اور ہر چیز کو bulldoze کرتے ہوئے اس بل کو اسمبلی میں لانے کے پیچھے کون سی ایسی مجبوریاں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتائیں گے، ساری بات بتائیں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: میں ان سے پوچھتی ہوں کہ کون سی ان کی کمزوریاں یا مجبوریاں ہیں جس کی پردہ پوشی ہے اور جسے رات کی تاریکی میں چھپانے کی کوشش کی جارہی ہے، سب کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی جارہی ہے، ہمیں بحث کرنے کا موقع ہی نہیں دیا جارہا، اسے اسمبلی میں نہیں لایا جا رہا اور سٹینڈنگ کمیٹی کو نہیں دیا جارہا یہ لمحہ فکریہ ہے اور سوچنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ نے میرا مائیک بند کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے بند کر دیا ہے؟ ٹائم ختم ہو گیا ہوگا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس میں ٹائم کب ہوتا ہے؟

جناب سپیکر:آپrelevantہو کر کوئیpointبتائیں اور بات ختم کریں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر!ان کو کیا جلدی ہے کیا ان کا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: کھانا کھالیں گے ان کی مرضی ہے مجھے کیا اعتراض ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا!میں ویسے بھی کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔دیکھیں کہ کتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں،ان کو چاہئے کہ وہ بیٹھیں اور ہماری ساری کی ساریdebateسنیں۔

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ بات کریں ان کے ساتھ نہیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: آپ نے ان کو یہاں کس لئے بلایا ہے؟میں کورم کی نشاندہی کیوں کر رہی ہوں اس لئے تاکہ سب لوگ یہاں بیٹھ کر بات سنیں؟

جناب سپیکر: آپ نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!میں نے کورمpoint outکیا ہے۔سب کو بلائیں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔اگر کھانا کھانا ہے تو آپ بھی کھالیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔میں تو خود ادھر نہیں کھاتا۔گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔جی،لاء منسٹر صاحب!انہوں نے جو باتیں کی ہیں ان پرwind upکریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: کنٹین بھی بند کرا دی ہے۔میری شوگرlowہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ میرے آفس میں جا کر چائے پی لیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: میں لاء منسٹر صاحب کا جواب سن کر جاؤں گی۔

مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ2012

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!ہم suspend rulesکر کے جو amendmentلا رہے ہیں اس کے متعلق معزز ممبران نے بحث کرتے ہوئے صرف دو باتیں کی ہیں۔ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ نے کہا ہے کہ میٹرو بس منصوبہ ابھی ہے ہی نہیں تو آپ اس کے متعلق یہ amendmentکیوں کر رہے ہیں۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ futuristic legislation یہ ایوان کرتا ہے۔وہ پراجیکٹ وہ ڈیپارٹمنٹ جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا اس کے متعلق یہ ڈیپارٹمنٹ legislationکرتا ہے اور funds allocateکرتا ہے اس لئے یہ futuristic House funding funds allocation and legislationکر سکتا ہے اور کرتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!محترم نولاٹیا صاحب نے جو raise pointکیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ amendmentکر کے اسے روٹ پرمٹ سے مستثنیٰ کیوں کیا جا رہا ہے۔اس سے پہلے جو وہیکلز مستثنیٰ ہیں میں ان کی لسٹ پڑھ دیتا ہوں اس کے بعد پورے ایوان کی سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہو رہی جو بالکل out of contestہو۔

> Any transport vehicles on by or on behalf of the Central or Provincial Government

یعنی صوبائی اور قومی حکومتوں کے تمام وہیکلز already یہ سہولت enjoyکر رہے ہیں۔اسی طرح سے جو لوکل اتھارٹیز ہیں وہ بھی اس سہولت کو already enjoyکر رہی ہیں۔اب اسے renumber کرنے کے لئے جو سکول بس ہے اس کا amendmentمیں ذکر کیا گیا ہے،انہوں نے اس پر بھی بحث فرمادی ہے حالانکہ سکول بس اس استثنیٰ میں پہلے سے موجود ہے لیکن انہوں نے اس پر بھی بحث فرمادی ہے ۔اس طرح سے تمام وہیکلز یعنی any transport vehicles used for any public purpose. وہ alreadyاس میں ہیں لیکن صرف وضاحت کے لئے میٹرو بس سروس کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔باقی انہوں نے پوری کی پوری بحث میں میٹرو بس سروس کے منصوبے کو hitکیا ہے۔

جناب سپیکر!آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے کوئی سولہ اٹھارہ سال پہلے جب میاں محمد نواز شریف نے موٹروے کا منصوبہ شروع کیا تھا تو اُس وقت وہ تمام عقل کے اندھے،ملک کو لوٹنے والے،جیبیں بھرنے والے اور کرپشن کرنے والے سب کے سب یہ کہہ رہے تھے کہ یہ کیوں شروع کر دیا ہے؟اس کی

ضرورت ہی نہیں ہے اور یہ تو بالکل پیسے ضائع کئے جا رہے ہیں۔اُس وقت یہ کہتے تھے کہ قوم آپ کو بد دعائیں دے گی۔جناب!آج پوری قوم جھولیاں اُٹھا کر میاں محمد نواز شریف کو دعائیں دے رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میٹرو بس والے منصوبے پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو جھولیاں اُٹھا کر دعائیں دے گا۔میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ یہ وہی طبقہ ہے جو قومی ترقی کے شعور سے نابلد ہے اور انہیں پتا ہی نہیں کہ اس قوم کو آگے بڑھنے کے لئے کن projects کی ضرورت ہے۔یہ پہلے موٹر وے کے منصوبے پر تنقید کرتے تھے لیکن اب جب یہ موٹر وے پر سفر کرتے ہیں،میں نے خود ان کو گاڑیوں میں موٹر وے پر سفر کرتے دیکھا ہے۔میں بھی گاڑی میں سفر کر رہا ہوتا ہوں اور آپ بھی سفر کر رہے ہوتے ہیں جب ان لوگوں میں سے،اس مخصوص طبقے میں سے کسی کی گاڑی آپ کے پاس سے گزرے تو آپ ذرا کان لگا کر غور سے سنیں ان کا ضمیر ان کو جوتیاں مار رہا ہوتا ہے کہ اتنے اچھے منصوبے کے اُوپر تم تنقید کرتے رہے ہو۔میں ان سے یہی کہوں گا کہ میٹرو بس سروس کا منصوبہ انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں چلے گا لہذا اس کی مخالفت نہ کریں ورنہ کل کو ان کا ضمیر ان کے ساتھ وہی کرے گا جو موٹر وے پر کرتا ہے۔

MR SPEAKER: Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 f the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012 (Bill No.27 of 2012). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Khurram Nawab, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr Ehsan-ul-Haque Ch, Mrs Samina Khawar Hayat, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col.(Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq,

Mr Qaiser Iqbal Sindhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Asif Bashir Bhagat, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungriyal, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col.(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam(Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javid Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed Advocate, Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Any mover may move it.

MRS AMNA ULFAT: Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2012."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2012."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! ایک اتنا بڑا پراجیکٹ جس سے آج پورے کا پورا لاہور شدید پریشان ہے کیونکہ پورا لاہور کُھدا پڑا ہے۔ لوگ across the road نہیں آ جا سکتے۔ لاکھوں لوگوں کے کاروبار متاثر ہو چکے ہیں، ٹریفک روزانہ گھنٹوں stuck رہتی ہے اور اس پراجیکٹ کا بجٹ وقت کے ساتھ ساتھ اربوں روپے میں بڑھ رہا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اب اس کا بجٹ اربوں روپے سے کھربوں روپے میں convert ہونے والا ہے۔ اگر ہم نے اس پراجیکٹ کے لئے یہ رائے دی ہے کہ اس کو public opinion کے لئے مشتہر کر دیا جائے تو کیا غلط کہا ہے؟ ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے اُس پر رائے لینا اور پھر جمہوریت میں رہتے ہوئے جمہوری ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اور جس عوام کے ووٹوں سے یہ حکومت بنی ہے ہم اتنا بڑا پراجیکٹ شروع کرنے سے پہلے اُس عوام سے رائے لینا بھی پسند نہیں کر رہے۔ کیا یہ اُس mandate کی توہین نہیں ہے جو عوام نے دیا ہے، کیا یہ اُن کے ساتھ صریحاً ظلم اور زیادتی نہیں ہے؟ آج کا دور میڈیا کا دور ہے اور اس وقت more than hundred channels, electronic media پر دن رات چل رہے ہیں۔ جہاں حکومت کی اپنی مرضی ہوتی ہے وہاں پر تو اتنے بڑے بڑے اشتہارات چل رہے ہوتے ہیں۔ اخباروں کو نوازا جا رہا ہوتا ہے جو حکومت کی من پسند خبریں لگاتے ہیں وہاں پر عوام سے رائے لینا کون سا مشکل تھا؟ کیا ان تمام ذرائع کو عوام سے رائے لینے کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا اور کیا اس چیز کے لئے عوام کو اتنا غیر اہم سمجھ لیا گیا؟ آپ ایریا میں جائیں جہاں لوگوں کے چلتے ہوئے کاروبار ختم کر دیئے گئے۔ کسی انسان کا کاروبار، اُس کی ایک دکان، اُس کی ایک ہٹی یا اُس کا ایک پوائنٹ زندگی بھر کا اثاثہ ہوتا ہے۔ کیا اُس کو معاوضہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ملا تو اگر معاوضہ دیا بھی تو کیا اُس کی credibility کسی اور جگہ پر بن سکتی ہے، اُس کا کاروبار جو اس روڈ پر اُس انداز سے ہو سکتا تھا کیا کہیں اور جا کر اس طرح سے ہو سکتا ہے، کیا اُنہیں متبادل مناسب جگہیں دی گئیں ہیں اور اُن لوگوں کو کیسے compensate کیا گیا ہے؟ ان کو زندگی بھر کے اثاثہ سے محروم کرنے سے پہلے اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے یہ ہم سب جاننا چاہتے ہیں، یہ پوری عوام جاننا چاہتی ہے اور اس سب کچھ سے سب بے بہرہ ہیں۔ کسی کو ان چیزوں کا نہیں پتا، صرف اُس شخص کو پتا ہے جس کا اس سے direct concern ہے جو دھکے کھا رہا ہے اور اپنے کاروبار کے لئے نئی جگہیں ڈھونڈتا پھر رہا ہے اور پھر سب

سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کو شروع کرنے سے پہلے کے تمام تقاضے پورے کئے گئے؟ کیا وہ متبادل راستے متعین کئے گئے جن پر ٹریفک پورے flow کے ساتھ چل سکے تاکہ لوگوں کو کوئی hurdle در پیش ہو اور نہ کہیں پر ٹریفک stuck ہو کیا اُس کے لئے مناسب انتظامات کئے گئے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا قطعاً نہیں کیا گیا بلکہ ہمیں حیرت ہے کہ ہم ممبران اسمبلی تک کو نہیں پتا کہ وہ پراجیکٹ کہاں سے شروع ہو گا، کتنے کلو میٹر کا ہو گا، اُس میں کتنے پُل بنیں گے، اُس کے اوپر کتنا پیسا خرچ ہو گا اور وہ پیسا کہاں سے آ رہا ہے؟ کسی پراجیکٹ کو شروع کرنے سے پہلے اُس کے کچھ طریق کار ہوتے ہیں۔ الحمد للہ آج بہت باشعور ہماری عوام ہے، یہاں پر پڑھی لکھی کلاس بھی موجود ہے جن کے اوپر ایک سوالیہ نشان ہے کہ pre feasibility study ہوتی ہے، محکمہ PC-1 بناتا ہے جس کو P&D سے منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے اور پھر اُسے بجٹ میں رکھا جاتا ہے جہاں سے فنڈز کی منظوری ہوتی ہے۔ ہم نے یہ سارا طریق کار نہیں دیکھا۔ صبح آنکھ کھلی تو ہم نے دیکھا کہ وہ پراجیکٹ شروع تھا۔ یہ لوگ رات کو خواب میں کچھ دیکھ لیتے ہیں اور صبح اُٹھ کر اُس کے اوپر کام شروع کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں جیسے یہ سستی روٹی کے اوپر پچھتائے۔ معزز وزیر قانون نے کہا کہ موٹروے بڑا کامیاب منصوبہ تھا، وہ کامیاب منصوبہ تھا لیکن غریب عوام کے لئے وہ آج بھی کامیاب منصوبہ نہیں ہے کیونکہ ریڑھے اور تانگے والے آج بھی جی ٹی روڈ پر جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں اور کہانیاں سُننے کو تیار نہیں ہوں۔ آپ مہربانی کریں اور اپنی amendment پر آئیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں اس بات کو بطور example پیش کر رہی ہوں اور یہ میرا right ہے کہ میں example دوں کیونکہ example دیئے بغیر آپ کسی بھی چیز کو سمجھا نہیں سکتے۔ یہ دستور ہے، یہ ایجوکیشن کا طریقہ ہے، یہ سمجھانے کا طریقہ ہے اور یہ نصیحت کرنے کا طریقہ ہے۔ میں example دے رہی ہوں کہ موٹروے سے کوئی رکشا والا مستفید نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! جب کسی چیز کو شروع کرنا ہوتا ہے تو اُس کے نفع و نقصان کو سامنے رکھا جاتا ہے، اُس کے لئے رائے لی جاتی ہے اُس رائے کو لینے کے لئے عوام سے مشورہ کرنے کی ضرورت تھی یا نہیں تھی۔ یہ Metro Bus Project یہ Mass Transit Train Project کی نقل میں بنانے کی کوشش کی گئی اُس کے لئے عوام سے رائے تو لے لیتے۔ جہاں چودھری پرویز الٰہی نے ٹرین کا منصوبہ

منظور کروا کر شروع کروانا تھا وہاں اُس کی جگہ چھوٹی بس نے لے لی۔ کیا یہ ساری چیزیں اُس requirement کو پورا کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر! ان کو سمجھائیں کہ یہ مشورہ لینا سیکھیں، انہیں سمجھائیں کہ یہ عوام سے رائے لیں۔ آج جس طریقے سے لوگ تکلیف میں مبتلا ہیں اگر یہ اس کو مشتہر کر دیتے، لوگوں سے مشورہ لے لیتے تو ہو سکتا ہے کہ ہم بھی آپ کو کوئی مشورہ دیتے، ہم بھی آپ کو کوئی alternative بتاتے۔ آپ اس چیز کے گواہ ہیں کہ جب جب اس ایوان نے ہم سے تجاویز مانگیں تو ہم نے آپ کو اپنی تجاویز زبانی بھی دیں اور written بھی دیں تو اگر اس بس کے حوالے سے بھی پوچھ لیا جاتا تو کیا ہم آپ کو مشورے نہ دیتے؟ اگر یہ منصوبہ مزید feasible بن جاتا تو عوام تکلیف کا شکار نہ ہوتی۔ آپ اسے ضرور بنائیں، عوام کے لئے سو پراجیکٹ شروع کریں لیکن کم از کم عوام سے تو پوچھیں کہ وہ اس پراجیکٹ سے مستفید ہوں گے یا مزید دُکھی ہوں گے۔ ہر چیز کو فطرت کے مطابق شروع کرنا چاہئے اور اس کے لئے مشورہ پہلی شرط ہے۔ مشورہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں کہ اگر آپ کو مشورہ کے لئے کوئی انسان میسر نہیں تو آپ دیوار یا درخت سے مشورہ کر لیں۔ موجودہ حکومت اتنے بڑے ایوان کے ہوتے ہوئے چلیں کوئی pillar select کر لیتی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بات تو کرتے ہیں کہ کروڑوں روپے ایک اجلاس پر لگ گئے لیکن اُس اجلاس میں جب حکومت کی طرف سے ایک مشورہ کے لئے بات نہیں لائی جائے گی، ایوان میں اُس پر بحث نہیں ہوگی اس پر ہم سے کوئی تجاویز نہیں لی جائیں گی، عوام سے پوشیدہ رکھا جائے گا تو پھر اس کے اوپر سوالیہ نشان اٹھے گا، لوگ کہیں گے کہ اسے خفیہ کیوں رکھا گیا تھا اور لوگ پوچھیں گے کہ یہ جنگلے اور سریا کس factory سے آ رہا ہے۔ عوام ضرور پوچھیں گے کہ کس کو نوازنے کے لئے یہ سارا کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس سوالیہ نشان سے بچنے کی ضرورت تھی اور اس کے لئے اس کو مشتہر کرنے کی ضرورت تھی۔ مجھے یہ بات کرنے دیں میں نے ان کی طرح جا کر ناشتے کئے ہیں اور نہ ہی کھانے کھائے ہیں۔ میں عوام کی نمائندہ ہوں اور میں بھوکے پیاسے کھڑے ہو کر یہ بات اس لئے کر رہی ہوں کہ اس اسمبلی سے مجھے جو پیسا ملتا ہے اسے حلال کر کے جاؤں، اپنی رائے دے کر جاؤں اور اپنا حصہ ڈال کر جاؤں۔ میں یہاں پر کچھ نہ کچھ سمجھا کر، کوئی نصیحت کر کے جاؤں تاکہ کل کو میرے ضمیر اور میرے دماغ پر کوئی بوجھ نہ ہو۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ انہیں حکومت تو اللہ تعالیٰ نے دی ہے لیکن انہیں اپنے اختیارات کا جائز استعمال کرنا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ یہ عوام کو اپنی آراء میں شامل کریں۔ ہم ممبران ہیں اور ہم سنجیدگی سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ ہمیں اس میں شامل کر لیں اور ایوان سے

ممبران کو شامل کر لیں یہ کیوں کوتاہیاں اور غفلت کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جس چیز کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ اس وقت اس دال کے کالے کو نکال کر پھینکنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب دلاؤں گا کہ مجھے جو ایجنڈا صبح دیا گیا تھا اس کے اندر تین Bills تھے جن کو انہوں نے آج pass کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ ابھی اڑھائی بجے ایک نئی list آئی ہے جس میں آٹھ Bills آ گئے ہیں یعنی پانچ Bills آدھا دن گزرنے کے بعد اڑھائی بجے معزز وزیر قانون کو یاد آیا اور پانچ Bills کی ایک نئی list ہمیں دے دی گئی ہے۔ مجھے یہ بتایئے کہ یہ ایجنڈا رات کو دیا جانا چاہئے تھا جس پر معزز ممبران تیاری کرتے۔ آج بھی آدھے دن کی کارروائی گزر چکی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے rules suspend کرائے ہیں اب میں کیا کروں؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ رات تین بجے صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلایا جا سکتا ہے یا نہیں بلایا جا سکتا۔ کیا آپ نے رات تین بجے کبھی اجلاس بلایا ہے؟

جناب سپیکر! Common sense یہ ہے کہ جب پانچ گھنٹے کارروائی ہو چکی ہو اور اس کے بعد معزز وزیر قانون کو یاد آئے کہ میں نے پانچ Bills اور دینے ہیں یہ کہاں کا precedent ہے یا یہ کہاں کے اصول ہیں اور کہاں کے ضابطے ہیں، ان پر یہاں کیا discussion ہو سکے گی۔ پانچ گھنٹے کی کارروائی کے بعد یہ نئے پانچ Bills اڑھائی بجے آ کر پیش کر دیئے جائیں یعنی قواعد کو معطل کرنا ہے، bulldoze کرنا ہے، عوام کی رائے حاصل نہیں کرنی اور عوام کی رائے کو اس طرح سے bulldoze کرنا ہے تو یہ قانون سازی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز وزیر قانون نے جس لہجے میں ضمیر کی بات کی ہے میرا معیار نہیں کہ میں ان کے لہجے میں یا ان کے معیار پر جا کر ان کی باتوں کا جواب دوں۔ پاکستان کی 65 سالہ تاریخ کے اندر آج تک کسی وزیر قانون کی اتنی گفتگو کارروائی سے حذف نہیں ہوئی جتنی میرے محترم وزیر قانون کی ہوئی ہے۔ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ ان کا یہی معیار ہے لیکن میرا معیار نہیں کہ میں ان کے لہجے میں بات کروں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ایک بات ترمیم کے متعلق کرنا چاہتا ہوں کہ ضمنی بجٹ کا تصور یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسی فوری ضرورت پیدا ہو جائے جس کا حکومت کو قبل از وقت ادراک نہ ہو تو حکومت اس کے لئے کچھ پیسے رکھتی ہے کہ ہمارا اندازہ نہیں تھا کہ سیلاب آنے سے یہ پل ٹوٹ جائے گا اس لئے ہم نے یہ پیسے وہاں لگائے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ 70۔ارب روپے کا بڑا منصوبہ بھی کبھی کسی حکومت نے پوری تاریخ میں ضمنی بجٹ سے مکمل کیا ہو جو ان کے ساڑھے چار سالہ دور میں کیا جارہا ہے جو مکمل ہوتے ہوتے 100۔ارب روپے تک چلا جائے گا۔ اس منصوبے پر ایک بندے یعنی وزیراعلیٰ پنجاب کی سوچ کی بنیاد پر جنوری فروری میں کام کا آغاز کر دیا جائے اور پھر جون کے اندر یہ کہا جائے کہ اس کی ہم منظوری لے لیں گے اس سے بدترین اور بدنام ترین ایوان کی کارروائی سے آٹھ نو کروڑ عوام اور 371 معزز ممبران کی بڑی توہین ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! جتنا بڑا منصوبہ ہو گا اتنا ہی اس کا procedure زیادہ رکھا جانا چاہئے۔ میٹرو بس پراجیکٹ ان کے ساڑھے چار سالہ دور اقتدار کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہے اور سب سے بڑے پراجیکٹ کو انہیں عوام الناس میں بحث کے لئے کم از کم ایک سال مقرر کرنا چاہئے تھا۔ یہ ٹیلی ویژن چینلز پر جا کر اس منصوبے کو defend کرتے، اس پر آرٹیکل لکھے جاتے، دانشوروں کے سامنے اس کو پیش کیا جاتا اور Technical Town Planning کے انجینئرز جو ریٹائرڈ لوگ ہیں ان کی آراء لی جاتیں۔ اس کے بعد اگر یہ feasible ہوتا یا حکومت پھر بھی یہ سمجھتی کہ عوام الناس بے شک اس کو reject کر رہے ہیں ہم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے اس لئے اس کو لازمی چلائیں گے۔ معزز وزیر قانون اگر اس procedure کو adopt کر لیتے تو یہ سہولت ہوتی کہ آج ہم یہاں حوالہ دیتے کہ فلاں دانشور، فلاں Technical Expert، فلاں بڑی multi national company کے vision رکھنے والے Town Planner نے یا فلاں construction company نے اس پر جو تفصیلی بحث کی ہے اس کے یہ یہ حوالے ہیں اور ان کی صورت میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ میٹرو بس پراجیکٹ پاکستان کی عوام کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اس لئے ہماری استدعا ہے کہ خواہ جیسے بھی ہیں چونکہ وزیر قانون ہیں اس لئے میرے لئے معزز ہیں۔ یہ اس seat کا احترام ہے فرد کا نہیں۔ وزیر قانون کی seat کا احترام یہ ہے کہ ان

کو procedure adopt کرنا چاہئے۔ یہ میرے لئے جیسے بھی لفظ بولیں میں ان کو معزز وزیر قانون ہی کہتا رہوں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہاں جو غلط لفظ بولیں گے وہ کارروائی سے حذف ہو جائیں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم نولاٹیا صاحب نے بار بار یہی بات کی ہے کہ 70۔ارب روپے اس کے بعد 100۔ارب روپے اور پھر کھربوں میں یہ منصوبہ چلا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر منادی کرادی جائے اور circulate کر دیا جائے تو پھر ہم یہ کہیں گے کہ فلاں دانشور یا انجینئر نے اس کی تفصیلات کو طے کیا ہے۔ اب محترم نولاٹیا صاحب اپنے بارے میں الفاظ کے حوالے سے بڑے حساس پائے گئے ہیں لیکن میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس منصوبے کی تفصیلات میں نہ صرف پاکستان کے بلکہ اسلامی دوست بھائی ملک ترکی کے انجینئروں کی تفصیلات اور ہر چیز موجود ہے۔ آپ ذرا تھوڑی سی ہمت کریں یا وقت نکالیں اور اس کی تفصیلات کو تو معلوم کر لیں۔ آپ ایسے ہی اس کو 70۔ارب روپے، 100۔ارب روپے اور کھربوں روپے میں لئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ بھی فرما رہے ہیں کہ سڑک کا حصہ صرف 26۔ارب روپے کا ہے اور باقی خرچہ جب پڑے گا تو یہ 70۔ارب روپے پر چلا جائے گا۔ اس سے پہلے ہمارے محترم ڈپٹی وزیراعظم نے بھی کہا کہ یہ 90۔ارب روپے کا منصوبہ ہے۔ اس سے پہلے ایک سونامی خان صاحب نے کہا تھا کہ یہ 72۔ارب روپے کا منصوبہ ہے۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ اس منصوبے کی کل لاگت 26 بلین روپے ہے اور اس میں سے تقریباً 20 یا 21 بلین سڑک کا حصہ ہے، اس سے flyover اور باقی سارا کچھ بننا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے حصے میں تقریباً چار سے پانچ بلین بسوں اور Bus Stops کے لئے ہیں۔ اس میں ہر چیز موجود ہے۔ یہ منصوبہ 26 بلین میں مکمل ہو گا۔ اس کی مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ اس کے اوپر کوئی Pajero نہیں چلے گی، کوئی Land Cruiser نہیں چلے گی۔ اس کے اوپر عام آدمی کی سواری چلے گی اس کے اوپر وہ آدمی سفر کرے گا جو اپنا موٹر سائیکل چھوڑ کر اس بس کے اوپر بیٹھے گا، جو ٹیکسی چھوڑ کر اس بس پر بیٹھے گا اور اس منصوبے سے اس شہر کا traveling trend ہی تبدیل ہو جائے گا۔ اس منصوبے سے تقریباً 30 فیصد ٹریفک offload ہو گی اور اس منصوبے سے busy hours میں ہر وہ آدمی جو میٹرو بس میں سفر کرے گا اور جو لوگ سفر نہیں کریں گے وہ بھی رش کی کمی سے مستفید ہوں گے۔ باقی جہاں تک انہوں نے کہا کہ اس کو circulate کر دیا جائے تو آئین اور قانون میں عوامی رائے لینے کا طریق کار

یہی ہے کہ یہ ایوان 9کروڑ لوگوں کے نمائندوں کا ایوان ہے لہذا اِن نمائندوں کی رائے پورے صوبے کے عوام کی رائے ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

میاں محمد رفیق: نظریہ ضرورت۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب question put ہو رہا ہے لہذا تشریف رکھیں۔

The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th November 2012."

(The motion was lost.)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کورم پورا کروائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب question put ہو چکا ہو تو اُس سے پہلے آپ کہہ سکتی ہیں لیکن اب آپ کی motion lost ہو گئی ہے۔ اگر اب آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے otherwise I am proceeding further.

Now, second amendment is from Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Khurram Nawab, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr Ehsan-ul-Haque Ch, Mrs Samina Khawar Hayat, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col (Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik,

Rana Munawar Hussain, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Asif Bashir Bhagat, Major (Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col.(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam Advocate, Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javid Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed Advocate, Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Any mover except the one who has moved or discussed earlier motion may move it?

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> "That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th November 2012:-
>
> 1. Ch Abdullah Yousaf, MPA
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA

3. Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Mr Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch Sarfraz Afzal, MPA
9. Mrs Amna Ulfat, MPA
10. Sardar Muhammad Khan Leghari, MPA"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30 November 2012:-

1. Ch Abdullah Yousaf, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Ch Shaukat Mahmood Basra, Advocate, MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Mr Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch Sarfraz Afzal, MPA
9. Mrs Amna Ulfat, MPA
10. Sardar Muhammad Khan Leghari, MPA"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں تو خوش ہو گئی تھی کہ oppose نہیں ہوا تو ٹھیک ہے۔ Anyhow thank you so much for giving me this opportunity میں آپ کی توجہ آخری صفحہ کی طرف چاہوں گی جہاں statements of objects and reasons لکھا ہے۔ پہلے ہی جملے میں لکھا ہے The Government has decided to establish a Metro Bus System جب گورنمنٹ نے decide کر لیا تو پھر ساری کہانی اِسی کے گرد ہی گھومنے لگی۔ Ayes کی طرف بیٹھی گورنمنٹ ہے اور گورنمنٹ کا مطلب وزیر اعلیٰ اس کے وزراء اور تمام سیکرٹریز وغیرہ ہیں یعنی اِن سات آٹھ لوگوں نے بیٹھ کر decide کر لیا ہے۔ میرے خیال میں میاں محمد شہباز شریف سمیت آٹھ وزراء ہیں جو سب مل کر گورنمنٹ کو compromise کرتے ہیں باقی سب نمائندگان ہیں۔ انہوں نے decide کر لیا، کسی سے پوچھا اور نہ کسی کو بتایا۔ ہماری طرف سے Select Committee کی درخواست اسی لئے کی جارہی ہے کہ اگر یہ اتنا بڑا مفید پراجیکٹ ہے تو پھر ڈر کس بات کا تھا؟ اگر آپ پورے Bill کو دیکھیں تو جگہ جگہ The Government, The Government تو لکھا ہوا ہے مثلاً اگر آپ Clause 3(4) پڑھیں کہ:

> The Authority shall not dispose of immovable property without prior permission in writing of the Government.

اسی طرح Clause 6 میں لکھا ہے کہ:

> The Authority shall consist of two members of the Provincial Assembly of the Punjab and two members of the National Assembly of Pakistan nominated by the Government.

یعنی اس میں سپیکر کی کوئی اتھارٹی ہے، اس میں قومی اسمبلی اور نہ ہی صوبائی اسمبلی کا سپیکر ہے---

جناب سپیکر: اگر اتھارٹی سپیکر لینا ہی نہ چاہے تو آپ زبردستی کیوں دیتی ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے۔ اگر آپ کا یہ ایوان ہے اور آپ اس کی اتھارٹی ہیں، اسی طرح قومی اسمبلی ایک ایوان ہے جس کی اتھارٹی سپیکر ہے تو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس حکومت کے اوپر ویسے ہی طرہ امتیاز ہے کہ یہ سیکرٹریز زدہ ہے۔ انہوں نے پہلی مرتبہ ایک منتخب لوکل گورنمنٹ کو بھی آؤٹ کیا اور representatives کو نکال کر ان کی جگہ بیوروکریٹس اور ڈی سی اوز کو appoint کر کے کہا کہ یہ اتھارٹی ہیں۔ آج بھی یہاں سے جو اٹھتا ہے سیکرٹری صاحب، سیکرٹری

صاحب ہی کی بات کرتا ہے یعنی انہوں نے politicalاور elected willکو جس بری طرح سے پامال کیا ہے یہ اس کا ایک اور ثبوت ہے۔ خود ہی فیصلہ کر کے حکومت یہ بل submitکر رہی ہے اور اب یہ سینہ تان کر کہہ رہے ہیں کہ we will do thisکوئی سپیکر بیچ میں آئے، کوئی منتخب بندہ بیچ میں آئے اور عوام کی رائے کی ضرورت ہے، ایم پی ایز کی رائے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سپیکر کو وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ سپیکر تو non partisanہوتا ہے وہ وہاں کیوں جائے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آپ کہیں نہ جائیں لیکن Select Committeeکو اپنے ممبر تو بھیج سکتے ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر یہ closedرہا ہے تو اتنی criticismہے۔ مجھے یقین ہے اس میں 100اچھے pointsہوں گے۔ مجھے یقین ہے اور میرا اس چیز پر ایمان ہے کہ جو بھی پارٹی اس طرف یعنی Ayesکی طرف بیٹھتی ہے وہ عوام کے بھلے کے لئے بیٹھتی ہے۔

I appreciate many things which this Government has done under the leadership of Shahbaz Sharif.

لیکن پردہ کیا ہے؟ اس میں ایسا کیا پردہ تھا کہ پورے پراجیکٹ کو توڑ چڑھانے کے بعد بھی اس اسمبلی کو نہیں بلایا جاتا اور legislationبھی بعد میں کی گئی ہے۔ میں اس میں ایک اور چیز point outکرنا چاہتی ہوں کہ Clause 19میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

> An offence under this act shall be non cognizable and a court shall not assume jurisdiction for the offence unless an officer authorized by the authority submits a complaint to the court

مقصد خود ہی اپنی شکایت سنیں گے، یہ اتھارٹی خود ہی اپنا آفیسر مقرر کرے گی، کوئی بھی offenceہو گا، اگر وہ آفیسر کہے گا کہ offenceہے، تو ہے۔ بھئی آپ کسی کو جوابدہ بھی نہیں ہیں۔ اس قسم کا law passکرنا eitherزیب نہیں دیتا۔ آپ کسی چیک اینڈ بیلنس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ ایک ایسی اتھارٹی بنا رہے ہیں جس میں آپ نے چیزیں خریدنی بھی ہیں اور فروخت بھی کرنی ہیں، آپ نے اس میں سے کرایہ بھی لینا ہے، اس کی تعمیر پر آج ہی یہاں پر تقاریر میں کہا جانا شروع ہو گیا کہ materialکہاں سے آ رہا ہے تو ان ساری باتوں کا جواب دینے کے لئے کوئی مناسب چیک اینڈ بیلنس موجود نہیں ہے،

عوام کی عدالت نہیں ہے،اس ایوان کی کوئی ایسی عدالت نہیں ہے۔آپ خود ہی جوابدہ ہیں، خود ہی آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور خود ہی سنیں گے۔ان باتوں کو discuss کر لیتے تو repute بہتر ہو جاتی ہے۔ ہمیں آپ کی نیت پر کوئی شک نہیں ہے۔میں کہتی ہوں کہ ہاں آپ چاہتے ہیں کہ عوام کا بھلا ہو لیکن کاش!آپ Select Committee میں اس بل کو دوبارہ بھیجیں۔اس میں ایسی بیسیوں باریکیاں ہیں جو point out ہوں گی۔ میں اس وقت یہاں پر کھڑی ہو کر ایک بہت لمبی تقریر میں اور بھی points دے سکتی ہوں لیکن میں صرف sense communicate کرنا چاہ رہی ہوں کہ اگر مل جل کر، بیٹھ کر consensus کے ساتھ یہ سارا کچھ ہوتا تو شاید نیک نامی میں اضافہ ہوتا۔ نقل کے لئے عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ میٹرو ٹرین کا سسٹم چودھری پرویز الٰہی صاحب نے دیا تھا اور ان کا ایک vision تھا لیکن ٹرین سسٹم کی کاپی تو کر لی مگر وہ ٹرین تو آپ نہ لا سکے اور ایک بس لا کر بٹھا دی۔ اللہ کرے یہ بہت کامیاب اور مقبول بھی ہو،اللہ کرے کہ اس سے لوگوں کو ریلیف بھی ملے لیکن میں یہ کہوں گی کہ یہ سستی شہرت نہیں بلکہ یہ مہنگی شہرت ہے جو آپ لوگوں نے حاصل کرنے کے لئے کیا ہے۔یہ عوام کی رائے ہے کہ اتنا پیسا خرچ کرکے بھی آپ مشہور نہیں ہوں گے اور میں پھر کہوں گی کہ نہیں سر!آپ مشہور نہیں ہوں گے،آپ کو ووٹ نہیں ملیں گے۔شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: I have already read it out. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے Rules بتا دیں کیونکہ جن کی طرف سے amendment جمع ہوتی ہے وہ سارے بحث کرتے ہیں۔اگر میرا نام نہیں تو پھر میں بات نہیں کر سکتا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات ٹھیک ہے۔اس حد تک آپ جائز ہیں لیکن آپ پہلے کر چکے ہیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لیکن میں نے کوئی move نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔آپ move کر چکے ہیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جن کے نام ہوں وہ سارے بات کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نام تو ضرور شامل ہے لیکن آپ پہلے کر چکے ہیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے کوئی بھی move نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے move کر چکے ہیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہر بل میں دو amendments ہر ممبر move کر سکتا ہے اور میں نے ابھی ایک بھی نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! just see the record, and tell me

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایک ممبر move کر سکتا ہے اور باقی اس پر بات کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے کر چکے ہیں میرے بھائی! اگر میرے پاس اتنی گنجائش ہوتی تو میں آپ کو کیوں زحمت دیتا کہ آپ نہ بولیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جس amendment میں ممبر کا نام ہو وہ بول سکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نام تو آپ سب کے دیئے ہوئے ہیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: تو پھر مجھے بات کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی بھی بات کر سکتا ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں پھر۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! میں رولز کی خلاف ورزی نہیں ہونے دوں گا۔ No, I will not allow you. جی، نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ پہلے بات کر چکے ہیں اور یہ ریکارڈ پر ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں نے ابھی تک ایک بھی amendment move نہیں کی۔ اور ہر ممبر ایک بل میں دو amendments move کر سکتا ہے لیکن ابھی تو میں نے ایک بھی move نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: میں اپنی طرف سے انہیں اجازت دے رہا ہوں گو آپ کے پاس اس کا اختیار نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی رولنگ کو چیلنج تو نہیں کرتا لیکن میرا خیال ہے کہ اس میں غلط فہمی یہ ہوئی ہے کہ ایک ہی Clause میں اگر پہلی amendment پر جو ممبران speech کر لیں وہ اسی Clause میں second amendment پر بات نہیں کر سکتے، بات دراصل اس طرح سے ہے اور نولاٹیا صاحب یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں نے اس سے پہلے شاید move نہیں کی حالانکہ جو اسی Clause میں amendment move ہوئی ہے اس میں انہوں نے speech کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے انہیں اجازت دے دی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس بل کا حل یہ ہے کہ علامہ اقبال نے ایک بات فرمائی ہے کہ:

مے خانہ یورپ کے دستور نرالے ہیں
لاتے ہیں سرور اول دیتے ہیں شراب آخر

جناب سپیکر! جنوری میں اس پر کام شروع ہوا، جون میں اس کے لئے پیسے رکھے گئے اور اب نومبر میں ہم اس کی منظوری لے رہے ہیں۔ میں لاء منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ اگر کوئی چھوٹے سے چھوٹا پراجیکٹ اس طرح سے کر لیا جائے تو شاید اسے supplementary کے اندر شمار کیا جا سکتا ہے۔ ان کی دلیل مجھے بڑی حیرت انگیز لگی ہے کہ ہم نے ترکش لوگوں سے اس بارے میں رائے لی ہے۔ مجھے یہ بتائیے کہ اگر اسے Select Committee میں بھیج دیا جائے یا پبلک کی مزید opinion لے لی جائے تو مجھے صرف یہ بات بتا دیں کہ زیادہ سے زیادہ مشورے پر یہ کیوں خوف زدہ ہیں؟ ہمارا مطالبہ اسے ختم کرنے کا تو بعد میں پیدا ہوگا، ابھی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کی مشاورت کے احاطے کے اندر لایا جائے۔

جناب سپیکر!لاء منسٹر صاحب کے نام میرا ایک پیغام ہے کہ:

جتنے بھی لفظ ہیں یہ مہکتے گلاب ہیں
لہجے کے فرق سے انہیں تلوار مت بنا
اور نہ رکھ دبا دبا کے انہیں دھڑکنوں تلے
بے چینیوں کے لطف کو آزار مت بنا

جناب سپیکر:نولاٹیا صاحب!بس کریں،میں آپ سے شاعری علیحدگی میں سن لوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!یہ چلتی ہے۔

نہ رکھ کھلا اسے ہر ایک کے لئے
یہ دل ہے ایک گھر اسے بازار مت بنا
شکریہ

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be referred to a Select Committee, consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th November 2012:

1. Ch Abdullah Yousaf, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Mr Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch Sarfraz Afzal, MPA
9. Mrs Amna Ulfat, MPA
10. Sardar Muhammad Khan Leghari, MPA"

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. They are from: Ch Zahir ud Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch Abdullah Yousaf, Ch Aamir Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Khurram Nawab, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj. Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr Ehsan ul Haque Ch., Mrs Samina Khawar Hayat, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi, Ch Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt: Col (Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Asif Bashir Bhagat, Major (Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan,

Dr Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col (Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam (Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javid Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed(Advocate), Mr Pervez Rafique, Mr Tahir Naveed. Any member may move it.

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, for sub-Clause (4) the following be substituted:
>
> "(4) The Authority shall not dispose of any immovable property to the detriment of or causing inconvenience to the general public and without prior permission of the Government."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, for sub-Clause (4) the following be substituted:
>
> "(4) The Authority shall not dispose of any immovable property to the detriment of or causing inconvenience to the general public and without prior permission of the Government."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose it, sir!

MR SPEAKER: Opposed.

اب یہ دیکھیں کہ یہ precedent نہیں بننا چاہئے۔ پہلے ہماری بات ہو گئی ہے کیونکہ

I have given you a chance for today only.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules یہ ہیں کہ ایک بل کی دو amendments ایک ممبر پڑھ سکتا ہے اور اس کے بعد جن کے نام ہوتے ہیں وہ سارے اس پر بحث کر سکتے ہیں۔ یہ لاء منسٹر اور اپوزیشن لیڈر کی ایک private arrangement ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: ہم بیٹھ کر اس پر بات کریں گے، اس کو precedent نہ بنائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وہ آپس میں طے کر لیتے ہیں، وہ طے کر لینا precedent نہیں بنتا۔

جناب سپیکر! اس میں محترم لاء منسٹر کی ضد کے علاوہ کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے کہ جس سے انکار کیا جائے۔ یہ میرے لئے بڑے محترم ہیں اور بڑے بھائی ہیں۔ اس میں صرف کہا یہ گیا ہے کہ ایسی کوئی زمین acquire نہ کی جائے جس سے عام پبلک کو کوئی نقصان پہنچتا ہو۔ میرا نہیں خیال کہ اس میں لاء منسٹر کوئی اختلافی بات رکھتے ہیں۔ میں ان سے اچھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی acquisition of land نہ کی جائے جس سے عام پبلک کو کوئی نقصان پہنچتا ہو۔ اگر یہ دو لفظ اس میں شامل کر دیئے جائیں تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے قد میں اضافہ ہو گا کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک positive amendment آئی تھی تو اس کو انہوں نے تسلیم کر لیا تھا۔ اگر یہ اس ترمیم کو پاس ہونے دیتے ہیں تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، کوئی گورنمنٹ کو زیادہ payment نہیں کرنا پڑتی سوائے اس کے کہ بیوروکریسی پر ایک check آ جائے گا کہ وہ کوئی ایسی زمین acquisition of land کے تحت illegally acquire نہ کریں جس سے عام پبلک کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہو۔ میں لاء منسٹر سے یہ اچھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ بھی public inconvenience والے ایکٹ کی مخالفت کریں گے۔ اگر وہ اس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو پھر انہیں اس ترمیم کو accept کر لینا چاہئے۔ محترم لاء منسٹر اس میں arrangement کر لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس ترمیم میں صرف جو addition کی گئی ہے اس سے حکومت کی مزید strengthen ہوتی ہے۔اس ترمیم کی جو اصل روح ہے، یہ صرف چند الفاظ نہیں ہیں اس میں یہ ہے کہ ایک اتھارٹی کو بے مہار نہ چھوڑا جائے۔اس اتھارٹی کے پاس یہ اختیارات نہیں ہونے چاہئیں کہ---

جناب سپیکر: ایوان کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کوئی بھی Immovable property ہے اس کے لئے اسے dispose of کرنے کا right حکومت کے پاس ہونا چاہئے کہ in the favour of public کیا صحیح ہے کیا غلط ہے کیا اس کا عوام الناس کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچنے والا، یہ فیصلہ اتھارٹی کی بجائے گورنمنٹ زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتی ہے کیونکہ گورنمنٹ کو لوگوں کے مسائل کا پتا ہوتا ہے، پتا نہیں کہ موجودہ گورنمنٹ کو پتا ہے کہ نہیں لیکن ہونا چاہئے۔ایک اتھارٹی جو اپنا پراجیکٹ بنا رہی ہے، اس نے تو اپنا پراجیکٹ مکمل کرنا ہے کیونکہ ان کے راستے میں جو چیز آئے گی تو اس کو اٹھا کر نکلتے چلے جائیں گے، اس قسم کے پراجیکٹ میں لوگوں اور کمپنیوں کے اپنے مفادات ہوتے ہیں، وہ اس میں لوگوں کی تکالیف کو کیوں مدنظر رکھیں گے کیونکہ یہ کام تو گورنمنٹ کا ہے۔ ہم اس میں اس کلاز کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ چھوٹی سی بات ہے اگر اس کو وزیر قانون consider کر لیں تو میرا نہیں خیال کہ کوئی مضحکہ ہے باقی ان کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ اختیار گورنمنٹ کے پاس ہی رہے گا اور inbuilt understood ہے کہ ایک گورنمنٹ عوامی مفادات کے خلاف وہ کسی پراپرٹی کو dispose of کر سکتی ہے اور نہ ہی کسی پراپرٹی کو acquire کر سکتی ہے۔ جن الفاظ کا یہ اضافہ کہہ رہے ہیں یہ accesses ہوں گے۔Otherwise ان کی اس legislations میں کوئی meaning نہیں ہوں گے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, for sub-Clause (4) the following be substituted:-

"(4) The Authority shall not dispose of any immovable property to the detriment of or causing inconvenience to the general public and without prior permission of the Government."

(The motion was lost.)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس میں second amendment میری طرف سے ہے۔

MR SPEAKER: Now, the second amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill in Clause 3 in sub Clause (vi) for paragraph (b) the following shall be substituted and remaining paragraphs shall be renumbered accordingly:

"(b) Vice-Chairman to be appointed by the Chairman on such terms and conditions as the Chairman may determine.

"(c) Minister for Transport of the Government."

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the sub-Clause (vi) for paragraph (b), the following be substituted and remaining paragraphs be renumbered accordingly:

"(b) Vice-Chairman to be appointed by the Chairman on such terms and conditions as the Chairman may determine.

"(c) Minister for Transport of the Government."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہم accept کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے oppose نہیں کیا آپ اس کا question put کر دیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in the sub-Clause (vi) for paragraph (b), the following be substituted and remaining paragraphs be renumbered accordingly:
>
> (b) Vice-Chairman to be appointed by the Chairman on such terms and conditions as the Chairman may determine.
>
> (c) Minister for Transport of the Government.

(The motion was unanimously carried.)

MR SPEAKER: Now, third amendment is from: Ch. Zaheer-ud-Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch. Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Khurram Nawab, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr. Ehsan-ul-Haque Ch, Mrs. Samina Khawar Hayat, Dr. Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syed Majida Zaidi, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr. Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi. Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col.(Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr. Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr. Qasim Zia,

Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr. Qaiser Iqbal Sandhu, Mr. Tanvir Ashraf Kaira, Mr. Asif Bashir Bhagat, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr. Tariq Mehmood Alloana, Mr. Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr. Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr. Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr. Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr. Shah Rukh Malik, Mr. Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam(Advocate) Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr. Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs. Najmi Saleem, Ms. Fouzia Behram, Mrs. Sajida Mir, Ms. Nargis Parveen Awan, Ms. Safina Saima Khar, Ms. Azma Zahid Bukhari, Ms. Faiza Ahmad Malik, Miss Samina Naveed(Advocate), Mr. Pervez Rafique, Mr. Tahir Naveed. Any mover may move it.

MRS. AMNA ULFAT: Sir, I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in Sub-Clause (vi), in Para (C), for the words "nominated by the Government", the words "to be nominated by the Speakers of the respective Assemblies" be substituted."

MR SPEAKER: The motion move is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in Sub-Clause (vi), in Para (C), for the words "nominated by the Government",

the words "to be nominated by the Speakers of the respective Assemblies" be substituted.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! I oppose it!

جناب سپیکر: محترمہ! carry on! ذرا جلدی جلدی کریں، آپ کی مہربانی، آپ تو کھاپی کر بھی آئے ہوں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم کر کیا سکتے ہیں، ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا ہمارا بھی خیال کریں۔ آپ کی مہربانی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سب کچھ تو حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ ہم تو صرف suggestion دے سکتے ہیں، debate کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی فرمائیں۔ Come to the point.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم بھی تو بھوکے پیاسے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ تو باہر جا جا کر کھا پی کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ ذرا جلدی بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں جلدی تب کروں گی جب بعد میں آپ کھانا کھلائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی مہربانی۔

محترمہ آمنہ الفت: نہیں کھلائیں گے؟ Ok Fine اب میں دیر لگاؤں گی۔ آپ نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نہیں کھانا کھانا چاہتا۔ آپ مہربانی کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کھانا کھلائیں گے بھی نہیں؟

جناب سپیکر: آپ oppose کریں، بعد میں آپ کو کھانا کھلا دیں گے۔ جب یہاں سے کارروائی ختم ہو جائے گی پھر کھلائیں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ جو amendment ہے اس کے اندر کوئی لمبی چوڑی rocket science نہیں تھی۔ ویسے لاء منسٹر صاحب کو ایک ہی لفظ کہنا آتا ہے oppose ان کو accept کا لفظ کسی نے سکھایا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ oppose کرتے ہیں بعد میں وہ کرتے ہیں۔ (قہقہہ)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! نہیں۔ ان کو accept کا لفظ سکھایا ہی نہیں گیا۔ ان کی ڈکشنری میں صرف اور صرف ایک ہی لفظ ہے oppose اللہ کرے ان کو کوئی accept کا لفظ کہنا بھی سکھا دے، ہماری دعائیں ہیں جو کہ ان کو لگنی نہیں ہیں۔ میں یہ بات کر رہی تھی کہ صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبران کی نامزدگی کرنے کا اختیار ہم چاہتے ہیں کہ respectable and Hon'able Speaker کے پاس ہو خواہ وہ قومی اسمبلی کا سپیکر ہو۔۔۔

جناب سپیکر: حزب اختلاف والے چاہتے ہیں، حزب اقتدار والے نہیں چاہتے۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟ ووٹ تو ان کے پاس ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم بھی صرف آپ سے استدعا کر سکتے ہیں ہم کر بھی کیا سکتے ہیں؟ ہم تو خود بالکل لاچار ہیں جیسا آپ نے کہا ہم نے مان لیا۔ حکومت نے amendment دی انہوں نے ایک اور بیوروکریسی کو سر پر بٹھا دیا ہم نے کہا accept، جب سارا کام بیوروکریسی نے چلانا ہے، select بھی انہوں نے کرنا ہے، سب کچھ انہوں نے کرنا ہے تو Ok, fine. ان کے چیئرپرسن گورنمنٹ کے نمائندے نہیں بلکہ public servants ہونے چاہئیں۔ اب رہی بات اس amendment کی تو اس میں ہم حکومت کو کیوں کہہ رہے ہیں کہ ممبران کو select کرنے کا اختیار سپیکر صاحب کے پاس ہو کیونکہ آپ یہاں پر بیٹھے ہیں آپ کی نظر تمام ممبران پر ہے، آپ کو پتا ہے کہ کون کتنے پانی میں ہے، کس کی کیا قابلیت ہے، کون کیا کام کر سکتا ہے، کتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔ جتنا ایک سپیکر اپنی ٹیم کے بارے میں، اپنے ممبران کے بارے میں جان سکتا ہے گورنمنٹ نہیں جان سکتی۔ گورنمنٹ صرف اور صرف اپنے لوگوں کو oblige کرنے کی کوشش کرے گی پھر کہتے ہیں کہ نااہل لوگ آ کر بیٹھ جاتے ہیں ان سے کام نہیں ہوتے ہیں اور پھر وہ صحیح deliver نہیں کر پاتے، صحیح رزلٹ نہیں دیتے اور اس کا نقصان کس کو ہوتا ہے، حکومت کو ہوتا ہے۔ آج اگر bad governance کا الزام پنجاب حکومت کے اوپر ہے تو اسی لئے ہے کہ انہوں نے وہ نااہل لوگ ایسی ایسی سیٹوں پر بٹھائے ہوئے ہیں جو deliver

کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔اگر آپ کو یہ اختیار دے دیا جائے تو آپ کو سب کی اہلیت کا پتا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ آمنہ الفت کیا کر سکتی ہے، آپ کو پتا ہے کہ ڈاکٹر سامیہ امجد میں کتنے guts ہیں، آپ کو پتا ہے کہ چودھری غفور صاحب کیا کام کر سکتے ہیں اور کتنی capacity رکھتے ہیں۔بات صرف اس سوچ کی ہے، جب بھی کوئی چیز تیار کی جاتی ہے یا کوئی پراجیکٹ تیار کیا جاتا ہے تو relevant person کی بات کیوں کی جاتی ہے، کیوں کہا جاتا ہے کہ competent لوگ ہونے چاہئیں کیونکہ competent لوگ ہی مل کر صحیح فیصلے کر سکتے ہیں اور competent لوگ ہی مل کر صحیح طریقے سے کام چلا سکتے ہیں۔ باقی خانہ پوری کرنے کے لئے کورم پورا کرنے کے لئے آپ نے اسمبلی بھر رکھی ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! دیکھیں یہ کیا بات کر رہی ہیں۔

MR SPEAKER: No cross talk.

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔اگر یہ مجھے disturb کریں گی تو پھر میں کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں ان سے کہیں کہ پہلے کورم پورا کریں اور آکر میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشان دہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012

(۔۔۔جاری)

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔جناب سپیکر! جہاں سے میری تقریر کا سلسلہ منقطع ہوا تھا میں وہیں سے دوبارہ شروع کرتی ہوں۔ میں یہ بات کر رہی تھی کہ جتنا بہتر انداز میں آپ اپنے ممبران کے بارے میں جانتے ہیں، ان کی capability ان کی abilities کو بھی جانتے ہیں، ان کی working کے حوالے سے بھی آپ کو یقین ہے تو آپ ہی بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔اس ترمیم میں ہم نے یہ کہا ہے کہ اس کا اختیار

گورنمنٹ کے پاس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ گورنمنٹ ہمیشہ اپنے لوگوں کو oblige کرنے کے چکر میں نااہل لوگوں کو ایسی سیٹوں پر بٹھا لیتی ہے جس کے بعد حکومت کو خود نقصان اٹھانا پڑتا ہے، پریشانی کا شکار ہونا پڑتا ہے اور اس سے بعد میں وہ suffer عوام کرتی ہے۔ پانچ سال کا mandate لینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سیاہ سفید کریں اور عوام ہر حال میں بھگتیں گے۔ کچھ اخلاقی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں چونکہ سپیکر کی سیٹ غیر جانب دار ہوتی ہے وہ Custodian of the House ہیں انہوں نے ultimately ایک صحیح فیصلہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ بے شک ان کی توجہ حکومتی بنچوں کی طرف ہی کیوں نہ ہو اس کے باوجود بھی وہ سمجھدار لوگوں پر یقین رکھتے ہیں، انہیں سمجھدار لوگوں کا پتا ہوتا ہے اور انہیں accommodate کرنے میں وہ ضرور آگے آتے ہیں اس لئے اس کے پیچھے سوائے اس Psyche کے اور کوئی بات نہیں۔ یہ ایک بڑی important بات ہے جس کا مجھے پتا ہے اور وزیر قانون صاحب اس پر بھی کہیں گے کہ I oppose.

جناب سپیکر: یہ بات وزیر قانون، آپ کے یا میرے اختیار کی نہیں ہے بلکہ یہ بات جمہوریت کی ہے۔ جمہوریت میں اکثریت جو فیصلہ کرے گی وہ مجھے اور آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

Let me put the question now.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں تو جمہوریت کو ماننے والوں میں سے ہوں اور میں سر تسلیم خم کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ آمنہ الفت: جن کی اجارہ داری ہے وہ اب ڈنڈے کے زور پر سب کچھ کریں اور عوام کو کچھ بھی نہ سمجھیں تو پھر کیا کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! اس میں صرف ایک ہی بات ہے، حالانکہ یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر معزز وزیر قانون اس کو مان لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے فرق کچھ نہیں پڑتا۔ Rules and Regulation میں لکھا ہوا ہے کہ پٹواری کی پوسٹنگ، ٹرانسفر اسسٹنٹ کمشنر کرے گا لیکن ہمارے معزز وزیر اعلیٰ already کر رہے ہیں اسی طرح ایس ایچ او کا ٹرانسفر Rules کے مطابق ڈی پی او کرتا ہے لیکن وہ بھی ہمارے وزیر اعلیٰ پہلے ہی کر رہے ہیں۔ یہاں پر

ہمارا موقف یہ ہے کہ اس اتھارٹی کے اندر جو ممبران بھیجے جائیں گے اس کا اختیار honourable Chair کے پاس ہونا چاہئے چونکہ معزز سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے۔ سپیکر سے تو یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ گورنمنٹ اور اپوزیشن میں سے کسی بھی فرد کو اس میں بھیج سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے معزز وزیر قانون کو یہ بات بھی یاد رہنی چاہئے کہ یہ بھی جمہوریت کا حصہ ہے کہ اپوزیشن کے لوگ گورنمنٹ میں چلے جاتے ہیں اور گورنمنٹ کے لوگ اپوزیشن میں آ جاتے ہیں۔ اگر کل کو میری اسی سیٹ سے کھڑے ہو کر معزز وزیر قانون گفتگو کر رہے ہوں گے تو یقیناً اس وقت ان کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ Chief Executive of the Province کی بجائے اگر honourable Speaker of the House کے پاس یہ اختیار ہوتا تو بہتر تھا۔ اس طرح کے انتخاب سے یہ حق حکومت کی بجائے اپوزیشن کے کسی ممبر کو بھی مل سکتا ہے یعنی اپوزیشن کے ممبر بھی وہاں پر جا سکتے ہیں۔ میں اس لئے یہ استدعا کرتا ہوں کہ معزز وزیر قانون اس کو oppose نہ کریں اور چونکہ ان کے اپوزیشن میں آنے کے چند ہی مہینے رہتے ہیں تو ان کی سہولت کے لئے ضروری ہے کہ یہ اختیار سپیکر کے پاس ہو۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دونوں معزز ممبران نے amendment پر تو کوئی بات نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: خوش کرنے کے لئے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آپ کو پہلے بہکانے، پھر بہلانے اور اس کے بعد پھسلانے کی کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ ان کی باتوں میں بالکل نہیں آئیں گے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے صرف ایک ہی بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو ایوان کے سامنے question put کرنا ہے اگر ایوان نے میرے حق میں فیصلہ کر دیا تو پھر آپ کیا کریں گے؟ کچھ بھی نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ دیکھیں! ان کی باتیں سن کر غلط فہمی ہو گئی ہے ناں؟(قہقہے)

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ایک بات اور واضح کرنا چاہتا ہوں جو کہ محترمہ نے یہاں پر کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جب میں oppose کرتا ہوں تو مجھے oppose Sir کہنا چاہئے۔ I never oppose Chair. تو اس لئے I always oppose amendment not Sir.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مہربانی۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے oppose نہیں کرتے، ان کی یہ بات ٹھیک ہے۔

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub Clause (vi) in para (c) for the words "nominated by the Government" the words "to be nominated by the Speakers of the respective Assemblies" be substituted. "

(The motion was lost.)

ڈاکٹر سامیہ امجد: پھر آپ ہار گئے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں سپیکر نہیں ہارا۔ جیت پتا ہے کس کی ہے؟ جیت جمہوریت کی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: آپ ہار گئے ہیں۔ آپ کی پارٹی کی جیت ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، جیت جمہوریت کی ہے۔

جناب سپیکر: آدھ گھنٹہ کے لئے وقت اور بڑھایا جاتا ہے۔

The fourth amendment is from: Ch. Zaheer-ud-Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch. Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Khurram Nawab, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr. Ehsan-ul-Haque Ch,

Mrs. Smaina Khawar Hayat, Dr. Samia Amjad, Mrs Amina Ultaf, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syed Majida Zaidi, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr. Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col (R) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr. Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr. Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr. Qaiser Iqbal Sandhu, Mr. Tanvir Ashraf Kaira, Mr. Asif Bashir Bhagat, Major (Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr. Tariq Mehmood Alloana, Mr. Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr. Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr. Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr. Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr. Shah Rukh Malik, Mr. Muhammad Tariq Amin Hotyana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col (Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam(Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr. Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs. Najmi Sleem, Ms. Fouzia Behram, Mrs. Sajida Mir, Ms. Nargis Parveen Awan, Ms. Safina Saima Khar, Ms. Azma Zahid Bukhari, Ms. Faiza Ahmad Malik, Miss Samina Naveed (Advocate), Mr. Pervez Rafique, Mr. Tahir Naveed. Any mover may move it.

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (vi) in Para (d) for the word "nominated" the words "to be nominated" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is;

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (vi) in Para (d) for the word "nominated" the words "to be nominated" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: .opposed جی، محترمہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ جو لفظوں کا سارا کھیل ہے، یہ جو مسودات لکھے جاتے ہیں اس میں ایک بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمیں سب سے پہلے گرائمر سکھائی جاتی ہے۔

Semicolon, colon, comma, fullstop, whereas, thereof, therefore, to be, shall be, may be

یہ تمام وہ الفاظ ہیں جو اس legislation کی بنیاد ہیں۔ٹیپو سلطان کے زمانے میں جب وہ لوگ بھاگ رہے تھے تو انگریزوں کو ایک پیغام communicate کیا گیا روکو، مت جانے دو۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جو لوگ بھاگ رہے ہیں، سپاہی کو اسے روکنا ہے، مت جانے دینا ہے۔ مگر چونکہ وہ سپاہی انڈین تھے انہوں نے ان کو جانے دیا اور سرزنش پر انہوں نے کہا کہ اس میں لکھا ہوا تھا کہ روکو مت، جانے دو۔ ایک comma کی غلطی کے بعد ایک historical event ہوا اور ٹیپو سلطان نے اس کے بعد انگریزوں کے خلاف ایک جنگ لڑی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک comma ایک fullstop ایک to be ایک whereof ایک shall be whereas, اور shall be not انتہائی important ہیں۔ یہ انگریزی ہے اس لئے ہمیں بار بار اس قسم کی amendment دینی پڑتی ہے کہ جن لوگوں کو انگریزی آتی ہے ان سے یہ لکھوایا جائے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

Three eminent persons from the corporate sector nominated by the government

اس کا مطلب ہے کہ nominated ہیں۔They are already nominated یہ to be nominated نہیں ہیں پھر اس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ تین eminent scholars پھر وہی بات آئے گی کہ کہیں وہ پیاروں کے نام ہیں جو nominated ہیں- ہماری یہ استدعا ہے کہ grammatically یہ غلط ہے They are to be nominated اگر وہ پہلے سے ہی nominated ہیں تو پھر اس میں بھی لکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ اگر آپ نے گورنمنٹ کو کوئی اتھارٹی ہی نہیں دینی، آپ نے appointing authority کو اطمینان سے یہ کہہ دیا ہے کہ nominated پھر یہ کہانی تو کسی نے لکھ دی، بہت سارے سوال اٹھے، تاریخی غلطیاں اسی طرح جنم لیتی ہیں۔اگر nominated ہیں تو کہاں سے ہوئے، کسی بند کمرے میں، کسی کے رشتے دار اور کسی کے پیارے، کسی کے ہر دلعزیز یہ nominated ہیں یا نہیں ؟ اس میں رائے آ جاتی ہے۔اس میں گرائمر کی چھوٹی سی mistake نہیں ہے بلکہ اس میں گورنمنٹ اقرار کر رہی ہے کہ ہم نے nominate کئے ہوئے ہیں- وہ لکھ کر دے رہی ہے اسے پاس کرائے گی، اس پر ووٹ کرائے گی ان تمام خواتین سے جو آپس میں باتیں کر رہی ہیں، ادھر سے جو لوگ سوئے ہوئے ہیں وہ رانا صاحب کے ہاتھ کے اشارے پر "ہاں" یا "ناں" کریں گے۔کاش اس وقت آپ اسے سوچیں اور سمجھیں اور رانا صاحب اٹھ کر مجھے یہ بتا دیں کہ وہ تین آدمی کون ہیں جو nominated ہیں ہم ان کے نام اس میں لکھ دیتے ہیں۔اگر to be nominated ہیں تو پھر اس کا مطلب ہے کہ رانا صاحب کو نیند آ رہی ہے اور جو سامنے اباسیاں لے رہے ہیں یہ جاگیں اور یہ بتائیں کہ to be nominated کون ہیں اور اگر nominated ہیں تو ان کے نام لکھ دیں تو اسمبلی ابھی خوشی خوشی اسے پاس کر دے گی۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! دوبارہ پھر وہی بات کہ میں نہ مانوں کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے۔اس میں صرف ایک بات ہے کہ معزز لاء منسٹر کے کمپیوٹر میں کسی نے feed کر دیا ہے کہ انہوں نے نہیں ماننا otherwise یہ بڑی سیدھی سی بات ہے اور آپ sequence of the stance دیکھ لیں؟ sequence of the stance یہ ہے کہ:

Three eminent persons from the corporate sector to be nominated by the government

اب to be لکھ دینے سے معزز وزیر قانون کے اختیارات curtail ہوتے ہیں اور نہ ہی لکھنے سے ان کے اختیارات بڑھتے ہیں۔ میں ان سے ایک استدعا ضرور کروں گا کہ اگر کوئی بات reasonable ہو تو کبھی کبھی وہ بھی مان لیا کریں۔ اگرچہ یہ ساری reasonable باتیں ماننے کے تو عادی بھی نہیں ہیں لیکن آج کے دن میں ایک بات مان لیں شاید ان کا نام بھی ماننے والوں میں آ جائے انکار کرنے والوں میں نہ آئے۔ شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں بھی اس بحث میں اپنا تھوڑا سا حصہ ڈال لوں؟

جناب سپیکر: اب آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: آپ کو مجھ سے اعتراض ہے باقی کسی پر نہیں ہے۔ میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب! آپ مجھے دل سے اجازت دیں۔ جناب! آپ کہیں کہ بات کریں۔

جناب سپیکر: کیا منگوا دوں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ ناراض ہو کر کہتے ہیں کہ اب آپ بھی آ گئی ہیں۔ اللہ کے لئے آپ ناراض نہ ہوا کریں۔ جناب! اشاروں کی زبان مجھے نہیں آتی۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ اب ہماری یہ خوش قسمتی کہہ لیں یا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ Chair کے ساتھ اس طرح سے مذاق کرنا اور مسکرا مسکرا کر باتیں کرنا rules کے منافی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کا کتنا regard کرتی ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ کارروائی سے حذف کرائیں۔

جناب سپیکر: میں نے rule out کر دیا ہے، ruled out تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہماری بد قسمتی کہہ لیں کہ ہمارے ہاں جو laws ہیں وہ سارے کے سارے انگلش میں ہیں۔ ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں لیکن ہم نے انگلش میں ہی لکھنا ہے اور انگلش میں ہی

پڑھنا ہے۔اب اس میں جو grammatical mistakes ہوتی ہیں جیسے کہ ڈاکٹر سامیہ امجد نے بتایا کہ پورے کے پورے جملے کا مفہوم تبدیل کر دیتی ہیں۔یہ بہت important ہے،انگریزی کی ذرا سی غلطی ہمارا تمسخر اڑوا سکتی ہے،پورے کا پورا مفہوم بدل سکتی ہے۔یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے لہذا کہہ دیں کہ to be لگانے سے کیا فرق پڑتا ہے۔کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ یہ ضرور کہیں گے کہ لاء منسٹر صاحب پڑھے لکھے ہیں اور ان کو انگریزی آتی ہے۔شکریہ

جناب سپیکر:ان پر آپ کو شک ہو گا لیکن مجھے تو شک نہیں ہے اللہ کا شکر ہے۔جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!مجھے انگریزی بھی آتی ہے اور بھی بہت کچھ آتا ہے۔تینوں ممبران نے فرمایا ہے کہ to be nominated or nominated by the government سے کوئی فرق نہیں پڑتا،reasonable بات وہ ہوتی ہے جس سے کوئی فرق پڑے تو جس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تو وہ بات reasonable نہیں ہے اور جو لوگ unreasonable بات پر خواہ مخواہ کی بحث کریں میں ان کے متعلق کوئی بات نہیں کرتا۔یہ expression جو nominated by the government ہے یہی صحیح legal language ہے۔

جناب سپیکر:چلیں،بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!میں نے reasons بیان کی ہیں شاید رانا ثناء اللہ صاحب میری باتیں سُن نہیں سکے کیونکہ وہ اُس وقت سو رہے تھے۔

جناب سپیکر: نہیں،انہوں نے آپ کی باتیں سنی ہیں۔وہ آپ کی بات نہیں کر رہے بلکہ وہ اپنے بھائیوں کی بات کر رہے ہیں۔وہ بھائیوں کی بات کر رہے ہیں بہنوں کی بات نہیں کر رہے۔آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (vi), in para (d), for the word "nominated", the words "to be nominated" be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Khurram Nawab, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr Ehsan-ul-Haque Ch, Mrs Samina Khawar Hayat, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col (Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Asif Bashir Bhagat, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad

Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col.(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam(Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javid Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed (Advocate), Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Any member may move it.

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Mr. Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (2), the following be added as para (a) and the subsequent paras be renumbered accordingly:-
>
> "(a) to acquire or dismantle privately owned immovable property for MBS against payment/compensation at market price thereof and resettlement of businessmen affected therewith."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (2), the

following be added as para (a) and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

"(a) to acquire or dismantle privately owned immovable property for MBS against payment/compensation at market price thereof and resettlement of businessmen affected therewith."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس پورے Act کے اندر جو most important section ہے وہ یہی "Powers and Functions" والا ہے۔ اس کے اندر کہا گیا ہے کہ MBS اتھارٹی کے اختیارات کیا ہوں گے؟ ظاہر ہے کہ جہاں پر گورنمنٹ کے اختیارات ہوتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ عوام کے حقوق کا بھی خیال رکھا جانا چاہئے۔ انہوں نے اس کے اٹھارہ sub-sections بنائے ہیں جن میں اتھارٹی کے اختیارات کا تذکرہ کیا ہے۔ میری استدعا صرف یہ ہے کہ ان اٹھارہ اختیارات کے ساتھ عوام کے حقوق کے ایک sub-section کو بھی شامل کر لیا جائے۔ یہاں Powers and Functions میں لکھا ہے کہ:

5. Powers and Functions.- (1) Subject to the provisions of this Act and rules, the Authority may exercise such powers and perform such functions as may be necessary for carrying out the purposes of the Act.

جناب سپیکر! اتھارٹی کو exercise کرنے کے لئے اور اتھارٹی کے اختیارات کو بیان کرنے کے لئے انہوں نے یہ provisions دی ہیں۔ میری استدعا صرف عوام کے حقوق کو تحفظ دینے کی ہے اور میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس کے اندر ایک نیا sub-section شامل کر دیا جائے۔ وہ sub-section یہ ہے کہ:

"(a) to acquire or dismantle privately owned immovable property for MBS…."

آپ پرائیویٹ لوگوں کی زمین acquire کرنا چاہتے ہیں۔ظاہر ہے کہ پاکستان اور پنجاب کے قانون کے تحت حکومت اپنی ضرورت کے مطابق زمین acquire کر سکتی ہے لیکن میں اس کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ ان کو payment/compensation at market price دی جائے۔شہروں کے اندر جس rates کے حساب سے رجسٹریاں ہوئی ہوتی ہیں اس کے مطابق یہ لوگوں کو compensation کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ہوتا یہ ہے کہ رجسٹریوں کی payment میں کرپشن اس انداز سے ہے کہ ایک گھر اگر چار کروڑ روپے کا فروخت ہوتا ہے تو اس پر لگنے والے ٹیکس کو بچانے کے لئے لوگ اس کو پچاس لاکھ یا تیس لاکھ روپے کا لکھ لیتے ہیں۔اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب اس زمین کو حکومت کی طرف سے acquire کیا جاتا ہے اور اس کی اوسط بیع نکالی جاتی ہے تو اس پانچ کروڑ روالی زمین کی اوسط بیع بمشکل چند لاکھ روپے نکلتی ہے۔اس طرح عوام الناس کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔میری اس میں صرف یہ استدعا ہے کہ جن لوگوں سے آپ زمینیں لے رہے ہیں ان کو market price کے حساب سے payment کریں۔ان کو compensation اوسط بیع کی بجائے market price کے حساب سے کی جائے۔میرا نہیں خیال کہ اس بات کو ماننے میں کوئی حرج ہے۔یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جس آدمی کی چھ کروڑ روپے کی جائیداد ہے اس کو آپ وہاں سے اُٹھانے کے بعد اوسط بیع پر payment کر دیں۔

جناب سپیکر! اس amendment کے اندر میرا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ جو لوگ وہاں پر کمرشل پراپرٹی رکھتے ہیں اور اپنا business run کر رہے ہیں۔ظاہر ہے کہ آپ جب ان سے اس جگہ کا قبضہ لیں گے تو دوبارہ انہیں business run کرنے کے لئے شاید چھ ماہ یا ایک سال کا عرصہ لگ جائے تو ان کو دوبارہ business resettle کرنے کے لئے بھی compensation دی جائے۔ہوتا یہ ہے کہ جب اتھارٹی کے اندر each and every line clear نہ ہو تو اتھارٹی کے چیئرمین کا اختیار ہوتا ہے کہ کس فرد کو compensation and repayment کس طریق کار سے کرے۔میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر یہ بالکل each and every line clear ہو جائے گی تو اتھارٹی کا چیئرمین پابند ہو جائے گا کہ وہ compensation market price پر کرے بجائے اس کے کہ پسند و ناپسند کی بنیاد پر کسی کو بہت زیادہ دے دے اور کسی کو بہت کم دے دے۔اب ہوتا یہ ہے کہ جب ایک فرد کو پسند و ناپسند کی بنیاد پر اُس کی compensation and repayment دی جا رہی ہوتی ہے تو ایسا غریب آدمی جس کا مسلم لیگ (ن) کے کسی فرد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ بے چارہ اپنی کروڑوں روپے کی جائیداد چند لاکھوں روپے میں دینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔میں یہاں پر اس کی ایک مثال دوں گا ہمارے اس ایوان

کے معزز ممبر کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد کا پٹرول پمپ جب رنگ روڈ پر آ رہا تھا تو اُنہیں اُس کی جو payment ملی ہے وہ market price کے نصف سے بھی کم ہے۔ اگر اُن کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہوتا یا جس طرح سے مسلم لیگ (ن) اُنہیں بلیک میل کرتی رہی یا جس طرح سے انہوں نے اُنہیں تنگ کیا اگر وہ مسلم لیگ (ن) میں شامل ہو جاتے تو اس حکومت نے اُنہیں 5/4 گنا زیادہ payment کر دینی تھی۔ چونکہ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب حکومت کے اس رویہ سے ڈسی ہوئی ہے اس لئے میں اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس طرح سے آپ نے رنگ روڈ اتھارٹی کے اندر اس فقرے کو شامل نہیں کیا اگر اس فقرے کو اُس کے اندر شامل کر دیا جاتا تو کرنل صاحب کو بھی 50 percent payment نہ ہوتی بلکہ market price payment پر ہو جاتی۔ میں اس amendment کے تحت یہ چاہتا ہوں کہ:

Payment compensation at market price thereof and resettlement of business affected therewith.

اُس کے تحت اس کو اس ایکٹ کا حصہ بنا دیا جائے۔ اب legislation کی development کی strength اور مضبوطی اس بات پر ہے کہ زیادہ سے زیادہ چیزیں rules, regulation and Act کے اندر درج کر دی جائیں تاکہ ایگزیکٹو کی اتھارٹی minimize ہو جائے اور اگر یہ فقرہ رنگ روڈ اتھارٹی بل میں شامل ہوتا تو کرنل صاحب کسی بھی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے تھے اور عدالت میں جا کر اپنا حق لے سکتے تھے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ایک فقرے کو شامل کر کے عوام کے حقوق کو محفوظ کر دیا جائے۔ میری استدعا بھی ہے، توقع بھی ہے اور میں اُمید بھی کرتا ہوں کہ جہاں پر وزیر قانون نے اس اتھارٹی کو ایک انتہا درجہ کا مقتدر اور بااختیار ادارہ بنانے کے لئے 18 sub section شامل کئے ہیں تو ایک 19th sub section یہ بھی شامل کر دیں جو عوام کے حقوق کے متعلق ہو۔ یہ لکھتے ہیں کہ اتھارٹی کا اختیار کیا ہو گا کہ:

To control, maintain and develop a corridor, station, bus repot and other ancillary facilities which are transferred to it by the government.

میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر سے حاکمیت کی بُو آتی ہے جبکہ public deliverance کا ایک لفظ اور ایک فقرہ بھی نظر نہیں آتا۔ میری یہ استدعا ہے کہ اگر یہ دو فقرے شامل کر دیئے جائیں تو پبلک کے حقوق کو بھی تحفظ دیا جا سکتا ہے اور ایگزیکٹو کی من مانی کرپشن اور غلط کام کو روکا جا سکتا ہے۔ میں ایک ہی

بات کر رہا ہوں کہ repayment and compensation اوسط بیع کی بجائے market price پر ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں انتہائی مختصر دوبارہ صرف نیک نامی کی ہی بات کروں گی، نیت کی بات کروں گی اور شفافیت کی بات کروں گی۔ بات transparency کی کروں گی، بات عزت کی کروں گی، بات credibility کی کروں گی کہ وہ تمام چیزیں جو عوام ہم منتخب نمائندوں سے expect کرتے ہیں۔ آج اگر ہم یہ قانون پاس کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے اپنی credibility کو بہتر کرتے ہیں تو یہی ہماری جیت ہے۔ کون کل ہوگا اور کون کل نہیں ہوگا؟ اُس کے بعد کہانیاں رہ جائیں گی اور کئی کئی عرصہ کیس چلیں گے یا نہیں چلیں گے یہ اُس چیز کی fallout ہے جب ایک چیز کو واضح طور پر جرأت مندانہ طریقہ سے لکھا نہ جائے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اسی رنگ روڈ کے روٹ کو مکمل کرنے کے لئے کم از کم تین ایسے موڑ کاٹے گئے ہیں جس میں private properties بھی dismantle ہوئیں، private properties خریدی بھی گئیں اور private properties کو گرایا بھی گیا۔ یہاں تک کہ حکومت کی اپنی سڑکوں کو بھی گرایا گیا اور اُن سڑکوں کی compensation کسی بھی طرح کسی محکمہ کی طرف سے نہ کی گئی۔ ہم اس وقت private property کے حوالہ سے amendment چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومتوں پر یہ جو الزام لگتا ہے کہ ایسے لوگ جو زمینوں پر قبضہ کر کے 8 اور 10 روپیہ سڑکیں گزارتے ہیں اور اُس کے بعد جنھوں نے وہ زمینیں dismantle کی ہوں اُنہیں منسٹر بنا دیا جاتا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جس سے ہماری عزت خراب ہوتی ہے۔ یہ وہی وجہ ہے کہ اس وجہ سے عوام اپنے لیڈروں سے عقیدت اور اعتماد کرنے کی بجائے اُنہیں بدنامی کے گڑھے میں دھکا دیتے ہیں۔ ہمیں اس کو breach کرنا ہوگا کیونکہ اگر حکومت میں آتے ہیں تو اُن کے اعتماد پر آتے ہیں۔ اگر لوگوں کے لئے اس کلاز میں لکھ دیا جائے کہ اُن کی property کو market price پر خریدا جائے گا اور اُن کو dismantle کرنے کے charges ادا کرنے کے لئے حکومت قانونی طور پر bound ہوگی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ آپ بہت زیادہ زیرک ہیں آپ جانتے ہیں کہ یہ بلڈوزر جب چلتے ہیں، یہ encroachment جب ہوتی ہے اور یہ لاقانونیت جب ہوتی ہے تو اُس کے بعد نیشنل کریکٹر کدھر جاتا ہے اُس نیشنل کریکٹر کو ہم ہی نے lead کرنا ہے۔ آج جب ہم یہاں بیٹھے ہیں تو ہمیں اس وقت یہ چیز لکھ کر قانون بنا دینی چاہئے کہ کوئی کسی کا حق غصب نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ نے بھی ایک سڑک کا رُخ موڑ دیا تھا جب ایک خاتون نے یہ کہا تھا کہ

میں اپنا گھر نہیں بیچوں گی۔ ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں آپ سے اور تمام لوگوں سے یہ کہوں گی کہ آپ لوگ اس کو ووٹ کریں کہ اگر لوگوں کے لئے اس کلاز کو شامل کر دیا جائے گا تو اس وقت جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں وہ لوگوں کے ایک اچھے اعتماد اور اُن کے حق کی آواز کو اُٹھانے میں اپنا نام تاریخ میں لکھوائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ آمنہ اُلفت!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! اگر ہم یہاں پر ہر کلاز کے اوپر debate کر رہے ہیں تو اُس کا مقصد صرف اتنا سا ہی ہے کہ کسی بھی منصوبے کو مکمل طور پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہر غلطی سے پاک کر دیا جائے۔ سب سے important issue یہ ہے کہ اس میٹرو بس پراجیکٹ کو مکمل کرنے میں جو properties درمیان میں آئیں جنہیں گرا دیا گیا، اُنہیں گورنمنٹ ریٹ پر خریدا گیا، نہیں خریدا گیا یہ ساری چیزیں کم از کم میرے لئے ایک question mark اس لئے ہیں کہ میں نے اپنی debate میں پہلے بھی یہی کہا تھا کہ اگر اسے مشتہر کر دیا جاتا یا اسے ایوان میں لے آیا جاتا تو اُس پر ہماری بھی رائے آ جاتی، ہمیں بھی پتا چلتا کہ حکومت اُن لوگوں کو وہاں سے کن terms and conditions پر فارغ کرے گی۔ مستقبل میں اُن بے چاروں کے کاروبار کا کیا بنے گا اور اُن کے ساتھ کوئی زیادتی تو نہیں ہو گی۔ کیا معاوضہ ہی اس مسئلہ کا حل ہے، permanent source of income جس سے ایک انسان کا گھر چلتا ہے تو اُس کو کس طریقے سے compensate کیا جائے گا؟ یہ ایک بڑا باریک نکتہ ہے جس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم اتنی باریکیوں سے عوام کے لئے نہیں سوچیں گے تو پھر عوام یہی کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہوا۔ صرف عدالتوں نے انصاف نہیں کرنا ہوتا، ہم اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ کر بھی انصاف کرتے ہیں۔ انصاف کا ایک تقاضا اس طریقہ سے پورا ہو سکتا ہے اگر ہم کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے ان باریکیوں کو مدنظر رکھ لیں۔

جناب والا! میں نے اپنی debate میں ہر ممکن کوشش کی ہے کہ میں غیر پارلیمانی الفاظ نہ بولوں۔۔۔

جناب سپیکر: ایوان کی کارروائی کے لئے وقت مزید آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ!

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ میں اپنے کسی بھائی یا بہن کی شان میں کبھی بھی کوئی گستاخی نہ کروں۔ میں مثبت تنقید کرتی ہوں، مثبت طریقے سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں اور وزیر قانون کو بھی میں اپنے بھائی کی طرح سمجھتی ہوں۔ میں نے ان کو ایک تجویز دی تھی کہ اس طرح ان پر انگلی اٹھائی جا سکتی ہے تو انہوں نے اس کا جواب مجھے اتنا سخت دیا جس سے میں hurt ہوئی ہوں۔ انہوں نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ ایک معزز ممبر کو on the floor of the House اس طریقے سے دھمکی دینا مناسب نہیں ہے۔ میں اس پر اپنا protest record کراتے ہوئے واک آؤٹ کرتی ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ کورم کی بھی نشاندہی کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف کورم کی نشاندہی
کے بعد واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ڈاکٹر اسد اشرف کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012

(۔۔۔جاری)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے استدعا کی تھی کہ انہوں نے جو تین Bills کل دیئے تھے ان پر تو ہم بات کریں گے۔ ابھی پہلا چل رہا ہے اور جو پانچ Bills آج اڑھائی بجے دیئے گئے ہیں ان کی کم از کم مجھے کاپیاں تو دے دیں۔ ان پانچ Bills کی کاپیاں ابھی تک میرے پاس نہیں آئیں۔ اس سے بڑی رنجیت سنگھی اور کیا ہوگی کہ یہ مجھے ان Bills کی کاپیاں بھی نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: آپ کو ابھی کاپیاں مل جاتی ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جو نئے پانچ Bills پاس کرنے کے لئے revise ایجنڈے پر رکھے گئے ہیں جن پر ابھی ہم نے بحث کرنی ہے اُن کی کاپیاں ابھی تک آپ ممبران کو دے ہی نہیں رہے۔ مجھے ان کی کاپیاں فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کو کاپیاں پہنچائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس ایوان کے وقار اور اس ایوان کے ممبران کی توہین سے بچانے کے لئے آج اڑھائی بجے جو پانچ Bills آئے ہیں اِن کو معزز لاء منسٹر صاحب واپس لے لیں، آج کے دن ایجنڈے میں داخل کریں اور کل ان پانچ Bills پر میں واضح طور پر بات کروں گا تو automatically جو اِس وقت بوجھ پڑا ہوا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ 65 سالہ تاریخ میں اس ایوان نے اس قسم کی illegality نہیں دیکھی ہو گی کہ پانچ گھنٹے جب اسمبلی کا اجلاس چل چکا ہو اور باقی ماندہ وقت کے لئے پانچ Bills ایوان کی table پر رکھ دیئے جائیں۔ اس سے بڑی ایوان کی توہین، اس Chair کی توہین اور آٹھ نو کروڑ عوام کی توہین نہیں ہو سکتی کہ ایسے Bills جن کے ساتھ کروڑوں اربوں روپوں کا تعلق ہے بجائے اس کے کہ ایڈوائزری کمیٹی کے اندر طے کیا جائے، ایک دن پہلے ایجنڈا اپوزیشن کے حوالے کیا جائے یا دوسرے دن صبح دے دیا جائے لیکن پانچ گھنٹے کی کارروائی گزرنے کے بعد آپ ایوان کو پانچ Bills دے دیں تو یہ قطعاً مناسب نہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اِن پانچ Bills کو واپس لے لیں اس کے بعد کوئی بھی اچھی settlement بھائیوں کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم معزز نولاٹیا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ پہلی مرتبہ یا دوسری مرتبہ نہیں بلکہ یہ rules provide کرتے ہیں کہ گورنمنٹ جب چاہے ایجنڈے کو revise کیا جا سکتا ہے اور ایجنڈا revise ہوتا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ rule 28 پڑھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جن Bills کے متعلق یہ بات کر رہے ہیں کہ یہ Bills آج لے آئے ہیں بلکہ یہ Bills اس سے پہلے ایوان میں lay ہوئے جس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹیوں کے پاس گئے، سٹینڈنگ کمیٹیوں میں ان پر کئی

meetings ہوئیں، discussion ہوئی جس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹیوں کی رپورٹ lay ہوئے بھی کافی دن ہو چکے ہیں۔ یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ آج ہم کوئی نئے Bill لے کر آ گئے ہیں۔

MR SPEAKER: Read out rule 28 and let me further proceed.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا یہ issue نہیں ہے بلکہ میں نے معزز لاء منسٹر سے یہ کہا ہے کہ واقعتاً یہ Bills lay ہوئے، واقعتاً سٹینڈنگ کمیٹیوں کو refer ہوئے اور واقعتاً وہاں سے پاس ہو کر ایوان میں آئے لیکن ایجنڈا تو ایوان کا ہوتا ہے جو ایک دن پہلے دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اب تو آپ کو کاپی مل گئی ہے اسے دیکھ لیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ کون سا ٹائم ہے کہ پانچ گھنٹے کی کارروائی کے بعد مجھے Bills دے دیں۔

جناب سپیکر: بس اب آپ بیٹھ جائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اڑھائی بجے آپ ایجنڈا دیتے ہیں تو اب میں اِن Bills کو کیا پڑھوں گا؟

جناب سپیکر: جو آپ جواب دے سکتے ہیں وہ دے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آج ان Bills پر بحث کرنے کا کوئی وقت نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آمنہ الفت صاحبہ نے احتجاجاً واک آؤٹ کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کیوں، اُن کو کیا ہوا؟ انہوں نے تو ویسے ہی کہا تھا کہ میں جا رہی ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! انہوں نے احتجاجاً واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! اندر تشریف لائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہیں کہ رانا ثناء اللہ صاحب اس طرح کہیں۔

جناب سپیکر: کوئی پرانی باتیں کہی ہوں گی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی بھی کہا ہے۔

جناب سپیکر: اب میں نے نہیں سنا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! آمنہ الفت صاحبہ کو بلوائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ انہیں جا کر لے آئیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر ذرا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تو بات کر لی ہے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ آمنہ الفت واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

لاء منسٹر صاحب! مارکیٹ ریٹ کے بارے میں بتا دیں جو انہوں نے پوچھا ہے۔ انہوں نے جو اعتراض Clause 5 کے بارے کیا تھا اُس حوالے سے بتا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران نے جو بات کی ہے کہ پرائیویٹ پراپرٹی کو acquire کرنے کے لئے ان دو لائنوں کا فقرہ ڈال دیا جائے جس سے یہ purpose serve نہیں ہو گا بلکہ یہ اتھارٹی اس ambit سے باہر آ جائے گی کیونکہ کسی بھی پراپرٹی کو acquire کرنے کے لئے ایک full-fledged Land Acquisition Act ہے اور یہ اتھارٹی اس ایکٹ کی پابند ہے جو اس کے تحت کام کرے گی۔ اگر یہ فقرہ ڈال دیا جائے تو پھر اس کو اُس ایکٹ سے آزاد کرنے والی بات ہے۔

MR SPEAKER: Thank you. The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (2), the following be added as para (a) and the subsequent paras be renumbered accordingly:-
>
> "(a) to acquire or dismantle privately owned immovable property for MBS against payment/compensation at market price thereof and resettlement of businessmen affected therewith."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Moonis Elahi, Ch Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Khurram Nawab, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr Ehsan-ul-Haque Ch, Mrs Samina Khawar Hayat, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais

Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col.(Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr Qaiser Iqbal Sandhu, Mr Tanvir Ashraf Kaira, Mr Asif Bashir Bhagat, Major (Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Tariq Mehmood Alloana, Mr Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr Shah Rukh Malik, Mr Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col.(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam (Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javid Akbar Dhilloon, Mr Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs Najmi Saleem, Ms Fouzia Behram, Mrs Sajida Mir, Ms Nargis Parveen Awan, Ms Safina Saima Khar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ms Faiza Ahmed Malik, Miss Samina Naveed (Advocate), Mr Pervez Rafique and Mr Tahir Naveed. Who is to move it?

DR SAMIA AMJAD: I move:

> "That in Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (1), the following be added before the full stop:

"and shall submit an audit report to the Provincial Assembly of the Punjab for scrutiny by the Public Accounts Committee."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (1), the following be added before the full stop:

"and shall submit an audit report to the Provincial Assembly of the Punjab for scrutiny by the Public Accounts Committee."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose it.

MR SPEAKER: Opposed. Please carry on now.

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔جناب سپیکر!

وہ جو پرے بیٹھے ہیں اور جو ان سے پرے بیٹھے ہیں
وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم ان سے لڑے بیٹھے ہیں
جو ان سے بھی پرے بیٹھے ہیں یہ سب ان سے سڑے بیٹھے ہیں
جو تین ادھر سب سے پرے بیٹھے ہیں

جناب سپیکر!آج ہم تینوں نے بہت کوشش کی ہے کہ ہم اس سحر انگیز discussion میں کچھ حصہ ڈالیں اور مجھے امید ہے کہ یہ تاریخ کا ایک حصہ بنے گا کہ یہاں سے اپوزیشن کی آواز اٹھتی رہی۔ اس وقت مجھے پنجاب اسمبلی کی عزت کو دوبارہ بلند کرنے کا ایک موقع ملا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پنجاب اسمبلی یا کوئی بھی صوبائی اسمبلی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے تینوں کا کہا ہے اور بھی دیکھ لیں کوئی اور بھی ہو گا۔ ذرا چیک کر لیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ میرے بھائی گورنمنٹ کے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ کچھ encroachments ہیں لیکن کوئی بات نہیں۔ اگر اس طرف آ گئی ہیں تو ادھر گئیں اور ادھر واپس ہی آ جائیں گی اور ساری encroachments آ جائیں گی۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے جلدی کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ rightfully کہا جاتا ہے کہ The Parliament is the most supreme House پارلیمنٹ کی supremacy کا اس وقت دوبارہ آواز اٹھانے کا موقع ملا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پانچ سالوں میں جتنے بل آئے ہیں اس میں ہم نے بارہا یہ کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو ادارے جوابدہ ہونے چاہئیں۔ آج آڈٹ رپورٹ کے لئے ہماری دوبارہ یہ suggestion ہے کہ اس amendment کو add کیا جائے کہ آڈٹ رپورٹ یا آڈیٹر جنرل کی رپورٹ اسمبلی میں submit کی جائے۔ میں مانتی ہوں کہ آڈیٹر جنرل کا بہت اونچا عہدہ ہے اور بہت ذمہ داری ہے لیکن ہم بھی اسی ذمہ داری کو مزید تقویت دینے کے لئے ان کی reports کو اسمبلی میں study کرنے اور یہاں پر submission اور discussion کے بعد اسے دیکھنے کے حق کے لئے دوبارہ بات کریں گے۔ اس بات کو اگر اس میں لکھ دیا جائے تو اس میں پارلیمنٹ کی ہی بالادستی ہو گی۔

جناب سپیکر! یہ پانچ سالوں میں بار بار دیکھا گیا ہے کہ ہمیں overrule کر کے ہماری opinion کو پیچھے رکھ کر اور پس پشت ڈال کر اس حکومت نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ وہ بیوروکریسی، ان کی لکھی ہوئی reports، ان کی غلطیاں اور سب چیزوں کو cover کر کے انہیں اپنے اوڑھے ہوئے لبادے میں چھپا کر اپنے قد کو اونچا کیا ہے۔ یہ لوگ بیوروکریسی کے کندھوں پر کھڑے ہو کر اپنے قد کو اونچا کرتے ہوئے دکھائی دیئے ہیں۔ جب تک اس صوبے کا ہر فرد، ہر شخص اور ہر ادارہ اس اسمبلی کو جوابدہ نہ ہو گا تب تک بات نہیں بنے گی۔ یوں کہہ دینا ایسا ہی ہے تو یہ غلط ہے۔ ہمیں اسے لکھنا بھی ہے اور اسے کرنا بھی ہے اسی لئے اپوزیشن کی طرف سے یہ ہے کہ:

> Amendment "and shall submit an audit report to the Provincial Assembly of the Punjab for scrutiny by the Public Accounts Committee."

یہ چیک اینڈ بیلنس ہے جو تمام مہذب اقوام میں موجود ہے۔ چیک اینڈ بیلنس کے بغیر کوئی بھی چیز استقامت سے کامیاب یا اسے استحکام نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ موٹروے بغیر کسی opinion کے بنی ہے، بغیر کسی رائے کے بنی ہے، بغیر کسی اتا پتا کے بنی ہے اور پاس ہوئے بغیر اس کے جرمانے بھی معاف ہوئے

ہیں تو کم از کم اس کا حساب کتاب تو دیکھنے کے لئے اس اسمبلی کے تابع ہوں لیکن نہیں۔پتا نہیں یہ حکومت کیوں اس قدر خوف زدہ اور ڈرتی ہے اور اس اسمبلی کی transparency کی support میں انہیں کیوں mistrust ہے اور انہوں نے ان ممبران کے اوپر mistrust کرنے کا یہ ایک اور ثبوت دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم اس ماس ٹرانزٹ بس سے کیا اتار لیں گے سوائے اس کے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آڈٹ، اس کی انکم اور اس پر اٹھنے والے اخراجات کہ کہاں سے یہ سریا اور لوہا آیا، تنخواہیں کہاں سے جا رہی ہیں اور اس میں جرمانے کیا ہوئے اور offences کیا ہوئے، کیا توڑ پھوڑ ہوئی؟ اس کے لئے جوابدہ ہوں گے، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور اس اسمبلی کے ممبران کو ہونے بھی چاہئیں۔ اگر آج محترم رانا ثناء اللہ صاحب میرا ایک تجسس دور کر دیں اور مجھے بتا دیں کہ آخر اس میں کیا حرج ہے کہ اگر اس اسمبلی کو اعتماد میں لے لیا جائے؟ آپ لوگوں نے خواب دیکھنے، ان کی تعبیر حاصل کرنے اور credibility وغیرہ سے تو ہمیں باہر رکھا، اپوزیشن کو ساتھ شامل کرنا آپ کی شان کے خلاف ہے اور ابھی ابھی آپ نے ایک Clause پاس کی ہے کہ اس کمیٹی کے ممبر ہونے کے لئے جو ایم پی ایز select ہوں گے وہ بھی حکومت کرے گی، سپیکر نہیں کریں گے۔ اگر آپ کو یہ ادارہ اتنا برا لگتا ہے تو آپ یہاں سے اپنے لوٹوں کو چھوڑیں اور استعفے دے کر جائیں لیکن نہیں۔ کہیں پر بھی نہیں اور again on record history میں یہ لکھا جائے گا کہ جب یہ ریپڈ ماس ٹرانزٹ ٹرین کی بات ہوئی تھی تو قدم قدم پر اس اسمبلی کے استحقاق، اس کی اتھارٹی اور اس کی موجودگی کو بری طرح سے shun کیا گیا تھا یا bulldoze کیا گیا تھا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں ایک بات پر محترم لاء منسٹر کو اعتراض ہو سکتا ہے باقی تو یہ شق اس کے اندر آنی چاہئے اور ہماری استدعا اس میں یہ ہے کہ:

> And shall submit an audit report to the Provincial Assembly of the Punjab for scrutiny by the Public Accounts Committee

محترم لاء منسٹر پی اے سی سے ذرا ڈرتے ہیں تو چلیں، ان کی آدھی بات میں مان لیتا ہوں کہ PAC میں نہ بھیجیں لیکن کم از کم یہ رپورٹ اسمبلی کو آنی چاہئے۔ اس بات پر تو میرے خیال میں ان کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ میری استدعا یہ ہے کہ محترم لاء منسٹر اس میں اگر ہماری ترمیم کے ساتھ، ہمارے ساتھ کوئی ایسی understanding کر لیں کہ آڈٹ رپورٹ within 6 months پنجاب

اسمبلی میں پیش کی جانی چاہئے اور اس پر PAC کے جو اعتراض ہیں ان کو پیش کیا جانا چاہئے۔ چونکہ PAC سے محترم لاء منسٹر بہت ڈرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایوان کا وقت مزید آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: PAC چھ مہینے سے نامکمل ہے اس کا کوئی چیئرمین نہیں ہے۔ لاء منسٹر اس کو ایجنڈے پر لانے کی کوشش نہیں کرتے اور میری دو سال سے Privilege Motion استحقاق کمیٹی کے پاس ہے جس میں main ملزم ایک ہی ہیں اور وہ لاء منسٹر ہیں۔ میری ایوان سے استدعا ہے کہ اس کی بھی پیشی نکالی جائے کہ ملزم لاء منسٹر جوابدہ ہے کہ اُس نے اس ایوان کی honour کو decrease کیوں کیا ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز ممبر کے خلاف معزز ممبر Privilege Motion نہیں دے سکتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں پندرہ سو precedents پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب وہ میرے پاس آئے گی پھر دیکھیں گے۔ جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!

اس خیال سے اسمبلی میں آ گئی ہوں واپس
کہیں میری غیر موجودگی میں وہ بل پاس نہ کرا لیں

(نعرہ ہائے تحسین)

ورنہ میں لاء منسٹر کی اس دھمکی پر protest کر کے باہر چلی گئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے اُن کی کوئی ایسی wording سنی نہیں ہے ورنہ میں اُن کو اسی وقت ٹوک دیتا۔ آپ یقین جانیئے I could not listen that

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے آپ کی بات پر پورا یقین ہے کہ آپ نے نہیں سنا ہوگا ورنہ آپ definitely۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کہیں ایسے لفظ ہیں تو ان کو حذف کر دیا جائے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! مجھے بالکل آپ کی بات پر یقین ہے اور آپ یقین کیجئے کہ میں صرف اس وجہ سے واپس آ گئی کہ اس اسمبلی میں وزیر قانون صاحب کا وتیرہ ہی یہ رہا ہے کہ انہوں نے دوسروں

کو insult کیا ہے تو میں کیا چیز ہوں؟ مجھے بھی وہ دھمکی دینے کا اختیار رکھتے ہیں اور وہ اپنی دھمکیاں نبھاتے جائیں لیکن جب اللہ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے تو کوئی کسی کا کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے ان کو پہلے بھی humble request کی تھی اور میں نے انتہائی عاجزی سے یہ کہا تھا کہ لاء منسٹر صاحب اگر انگریزی کی درستی فرمالیں گے تو کل کو کوئی یہ نہیں کہے گا کہ ان کو انگلش نہیں آتی جس کے جواب میں انہوں نے دھمکی دیتے ہوئے مجھے کہا کہ "مجھے انگلش بھی آتی ہے اور بھی مجھے بڑا کچھ کرنا آتا ہے۔"

جناب سپیکر: نہیں، میں "اوروالی بات" سن نہیں پایا ہوں، انگریزی کی حد تک مجھے سنائی دیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ریکارڈ نکلوا لیجئے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اب آپ relevant ہو جائیں۔

محترمہ آمنہ الفت: میں بالکل relevant رہوں گی۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ اسمبلی سب سے زیادہ مقدس ہے اور یہاں پر ہر چیز کا احتساب ہو سکتا ہے۔ اوپر میڈیا بھی دیکھ رہا ہوتا ہے، ہم سب لوگ دور دراز پورے پنجاب کے حلقے کے نمائندے موجود ہوتے ہیں۔ اگر یہ آڈٹ رپورٹ اسمبلی میں آجائے گی تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ضرور ہوگا۔ کسی کو بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کا موقع نہیں ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کوئی رات کے اندھیرے میں لین دین کرنے سے گھبرائے گا کیونکہ ہر چیز کھل کھلا کر سامنے آجائے گی۔ اس چیز کے لئے تو میں سمجھتی ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کو خود سے یہ فیصلہ کرنا چاہئے تھا۔ وہ ایک ترمیم پہلے لائے ہیں اور ایک ترمیم وہ یہ بھی لا سکتے تھے کہ یہ اسمبلی سپریم ہے۔ PAC میں جو چیز آجاتی ہے وہ بالکل دُھل دُھلا کر صاف ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں اپوزیشن بھی ہے، گورنمنٹ کے نمائندے موجود ہیں اور اس میں تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہوتی ہے اس لئے کوئی ہیرا پھیری کرنے کی کوشش کر بھی نہیں سکتا۔ وہ جو individual طور پر آڈٹ کرنے والی firms بنی ہوئی ہیں اُن کا حال آپ بھی جانتے ہیں اور ساری دنیا جانتی ہے۔ ایک بورڈ کے چند افراد کو، ایک اتھارٹی کے چند افراد کو approach کرنا بہت آسان ہے لیکن اتنی بڑی اسمبلی کے سامنے جب رپورٹ پیش ہوگی، PAC کو جائے گی تو اس کے اندر

گڑ بڑ کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی چیز سے لوگ ڈرتے ہیں۔ جب ہم اسمبلی میں question raise کرتے ہیں تو محکموں کی جان اٹکی رہتی ہے، سولی پر ٹنگے رہتے ہیں اُس وقت تک جب تک کہ وہ سوال اسمبلی میں آنہیں جاتا۔ وہ حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ اپنی غلطیوں کو درست کرکے اسمبلی میں

جواب دیں۔ ہم نے اس اسمبلی کو، میں کوئی ایسا لفظ بولنا نہیں چاہتی ہم نے اس کو بہت بڑا بنا دیا ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ اس اسمبلی کا اتنا خوف اور تقدس ہے کہ اس سے محکمے کے لوگ ڈرتے ہیں۔ ہمارے سوالات سے محکمہ خوفزدہ ہوتا ہے، ہماری Adjournment Motions سے محکمہ خوفزدہ ہوتا ہے۔ جب آڈیٹر جنرل کی رپورٹ اسمبلی میں آئے گی تو اس کی وجہ سے کس قدر خوف ہوگا، کتنے قبلے درست ہوں گے؟ یہ کوئی اتنا لمبا چوڑا فلسفہ نہیں ہے بلکہ یہ سیدھی سیدھی بات ہے۔ ہماری لاء منسٹر صاحب سے humble request ہے بے شک وہ مجھے دھمکیاں دیتے رہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، لاء منسٹر کی بھی سن لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ جو کہتے ہیں کہ "ہم لڑے بیٹھے ہیں" دراصل یہ "عقل سے بالکل فارغ ہوئے بیٹھے ہیں" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ (شور وغل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ آپ صرف ایک منٹ دیں میں بات مکمل کرتا ہوں۔ (شور وغل)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر معذرت کریں انہوں نے ایوان کی تذلیل کی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: انہیں معذرت کرنی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے ان کی بات تو سننے دیں۔ جی، لاء منسٹر!

ڈاکٹر سامیہ امجد: نہیں، نہیں۔ پہلے یہ معذرت کریں، ان کا یہی وتیرا ہے، ان کے الفاظ تو ٹھیک ہونے چاہئیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہیں بات سننی چاہئے، بات سننے کا حوصلہ کریں۔ ان کے عقل سے فارغ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان تینوں صاحبان، تینوں معزز ممبران نے۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ الفاظ کا چناؤ ذرا اچھا کر لیں، آپ کی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر سامیہ امجد کا جو شاعری کا شوق ہے میں نے ان کے جملے کا جواب دیا ہے کوئی الفاظ کی بات نہیں ہے۔ ان تینوں معزز ممبران نے کوئی تقریباً

آدھا گھنٹہ اس بات پر بحث کی ہے کہ یہ آڈٹ رپورٹ اسمبلی میں پیش ہونی چاہئے۔یعنی اس بل کی 15 Clause ہے وہ یہ ہے کہ:

The Auditor General of Pakistan shall audit the Annual Accounts of the Authority.

اب اس اتھارٹی کا آڈٹ ہوگا اور اس کے بعد یہ بات آئین میں درج ہے کہ آڈٹ رپورٹ already اسمبلی میں پیش ہوتی ہے۔یہ آدھے گھنٹے سے یہ بحث کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
اگر یہ اس بات کو تھوڑا سمجھ لیتے کہ آڈیٹر جنرل جو بھی آڈٹ کرتا ہے وہ کسی اتھارٹی کا کرے،ڈیپارٹمنٹ کا کرے یا کسی کمپنی کا کرے تو Audit Report and Audit Paras already اسمبلی میں پیش ہوتے ہیں اور وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں پیش ہوتے ہیں جو انہوں نے کہا ہے کہ جی for the purpose of scrutiny by the Public Accounts Committee۔

جناب سپیکر!دوسری بات جو محترم نولاٹیا صاحب نے کی ہے کہ انہوں نے میرے خلاف Privilege Motion پیش کی ہے۔

جناب سپیکر:اس کا جواب میں خود دے دوں گا آپ اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!نہیں۔بات یہ ہے کہ عبدالقادر گیلانی چونکہ ایم این اے elect ہو گئے ہیں اس لئے PAC میں اب ان کی جگہ خالی ہو گئی ہے۔موصوف دو تین دفعہ میرے پاس تشریف لائے ہیں کہ ان کی جگہ پر مجھے ممبر بنا دیا جائے تو ان کا معاملہ under consideration ہے۔میں نے ان کو انکار نہیں کیا اور یہ خواہ مخواہ اس بات پر personal ہو رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!انہوں نے مجھ پر ذاتی حملہ کیا ہے میں اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر:ایسی کوئی بات نہیں،آپ اس بات کو چھوڑیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!مجھے جواب دینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں، اس بات کو رہنے دیں۔

Now, the amendment moved and the question is:

"That in Clause 15 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transports in sub clause (1) the following be added before the fullstop:

"and shall submit an audit report to the Provincial Assembly of the Punjab for scrutiny by the Public Account Committee."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch. Zaheer-ud-Din

Khan, Ch Moonis Elahi, Ch. Abdullah Yousaf, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Khurram Nawab, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Mr. Ehsan-ul-Haque Ch, Mrs. Samina Khawar Hayat, Dr. Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms Humaira Awais Shahid, Mrs Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syed Majida Zaidi, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mr. Zafar Zulkarnain Sahi, Engineer Shahzad Elahi. Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia, Lt. Col(Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr. Shahan Malik, Rana Munawar Hussain, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr. Qasim Zia, Dr. Asad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mr. Qaiser Iqbal Sandhu, Mr. Tanvir Ashraf Kaira, Mr. Asif Bashir Bhagat, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr. Tariq Mehmood Alloana, Mr. Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr. Amjad Ali Mayo, Mrs Robina Shaheen Wattoo, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Mr. Ahmed Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan, Dr. Muhammad Akhtar Malik, Syed Ahmed Mujtaba Gillani, Mian Muhammad Shafiq Arain, Mr. Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Sardar Khalid Saleem Bhatti, Malik Nosher Khan Anjum Lungerial, Sardar Athar Hassan Khan Gorchani, Malik Bilal Ahmad Khar, Mr. Shah Rukh Malik, Mr. Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Col(Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam(Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr. Javed Hassan Gujjar, Mrs Nargis Faiz Malik, Mrs. Najmi

Saleem, Ms. Fouzia Behram, Mrs. Sajida Mir, Ms. Nargis Parveen Awan, Ms. Safina Saima Khar, Ms. Azma Zahid Bukhari, Ms. Faiza Ahmad Malik, Miss Samina Naveed(Advocate), Mr. Pervez Rafique and Mr. Tahir Naveed. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: I move:

> "That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (4), for the words "It shall", the words and comma "It shall, to start with" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (4), for the words "It shall", the words and comma "It shall, to start with" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، carry on.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ان کی opposition کوئی اتنی حیران کن نہیں ہے کیونکہ تخت لاہور کی بات ہے۔ میں اس کو ذرا پڑھوں تو اس میں لکھا ہے کہ:

> It shall apply to the city of Lahore but the Government may, by notification, extend its application to any other city of the Punjab.

اب اس میں کہیں پر بھی یہ نہیں لکھا اگر اس کے آگے یہ لفظ لکھتے کہ "to start with" تو یہ لاہور میں تو apply ہوگا کیونکہ ویسے یہ قانون۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Carry on کیا ہو گیا ہے، کوئی رکاوٹ آ گئی ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کچھ نہیں ہوا،assistance لے رہی تھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! پانچ سال کے بعد میں assistance لے رہی ہوں؟ یہ اپنے نمبر لگا رہے ہیں چلیں ٹھیک ہے، یہ میرے بھائی ہیں۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: چلیں! نمبر لگانے دیں کوئی بات نہیں۔آپ کو فرق نہیں پڑتا،آپ کے ساتھی ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہماری خواہش یہ ہے کہ اس میں یہ لفظ لکھ دیا جائے "to start with" تاکہ باقی شہروں میں بھی start کیا جا سکے۔نولاٹیا صاحب! اب آپ takeover کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ جو amendment ہے اس میں لاء منسٹر نے rules کی clear violation کی ہے تو اس کی انہیں سزا دینی چاہئے۔[*********]

جناب سپیکر: یہ لفظ نکال دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! [*************] کہا ہے۔ وہ Privileges Committee کے فیصلے کے بعد بنیں گے۔

جناب سپیکر! کسی نے میرے کاغذ چوری کر لئے ہیں ان سے کہیں کہ واپس کریں۔ پہلے بھی ایک دفعہ کسی نے میرے کاغذ چوری کئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جس نے میرے کاغذ اٹھائے ہیں اُن سے کہیں کہ مجھے amendment دے دیں میں نے ابھی پڑھنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے کاغذ کدھر ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کسی نے میرے کاغذ چوری کئے ہیں۔ اب میں اس میں کیا پڑھوں گا؟

جناب سپیکر: جو آپ کا دل چاہے وہ بول دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر !انہوں نے پورے Act کو پاس کر کے آخری amendment پہلے سیکشن یا دوسرے سیکشن کی دے دی ہے حالانکہ rule 107 میں یہ بالکل واضح ہے اگر معزز لاء منسٹر نے نہیں پڑھا ہوا تو میں ان کو بتا دوں کہ order of the amendments یہ ہیں:

> Amendments shall ordinarily be considered in the order of the Clauses of the Bill to which they respectively relate; and in respect of any such Clause a motion shall be deemed to have been made:
>
> "That this Clause do stand part of the Bill."

ان کو سب سے پہلے یہ amendment لے کر آنی چاہئے تھی اور باقی amendments اس کے بعد آنی تھیں۔اس بل میں جو amendment دی گئی ہے اس کو سنجیدگی سے دیکھنے والی بات ہے، ایوان اس کو سنجیدگی سے نہیں لے رہا۔ یہ Honourable Chair کا کام ہے کہ وہ ان کو یہ بتائے کہ یہ amendment جو انہوں نے یہاں دی ہے یہ Section(1) کا sub section(4) ہے۔

> It shall apply to the city of Lahore but the Government may, by notification, extend its application to any other city of the Punjab.

جب rule 107 یہ کہتا ہے کہ اس کو ترتیب کے ساتھ ہونا چاہئے۔Clause by Clause ایک Clause سے لے کر آخر تک جانا چاہئے مگر معزز لاء منسٹر آج ہر کام اُلٹا کر رہے ہیں۔انہوں نے جنوری میں میٹرو بس کا سسٹم لانچ کر دیا، جون میں اس کے پیسے پاس کر دیئے اور نومبر میں اس کا بل پاس کر رہے ہیں۔ان کی ہر چیز الٹی ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ یہ سارا بل اگر یہ اس Section(1) کو پاس کرانا چاہتے ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ جا کر ان کو صرف یہ کہہ دیں کہ آپ میرا نام اس میں نہ شامل کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر !میں نے لاء منسٹر کو کہا ہے ۔ اگر انہوں نے Section(1) پاس کرانا ہے تو اس کے بعد ترتیب سے باقی Acts بھی پاس کرائیں کیونکہ ترتیب غلط ہے۔اس کو ایک Act سے شروع کریں اور دوبارہ سے اس کو ایوان سے پاس کرایا جائے چونکہ ایوان میں اگر ترتیب ٹھیک نہ ہو تو یہ rule 107 کی violation ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا اس میں subject matter کیا ہے؟ جس subject matter کے تحت ہم اس میں amendment چاہتے ہیں اس میں ہم نے ان کو یہ کہا ہے کہ:

> "That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (4), for the words "It shall", the words and comma "It shall, to start with" be substituted."

اب ہمارے ان مہمانوں کے چند مہینے رہتے ہیں تو اگر یہ اس بل میں یہ amendment کر دیں تو شاید جنوبی پنجاب کے کسی شہر کی قسمت میں بھی یہ چیزیں آ جائیں گی اس لئے میری ان سے استدعا ہے کہ اگر جنوبی پنجاب کو بھی پنجاب کا حصہ سمجھتے ہیں، اگر ان کا بھی public money پر کوئی حق یا ان کا بھی پنجاب پر کوئی حق ہے یا لاہوریوں کے علاوہ بھی کوئی فرد اس صوبہ کا حصہ ہے تو پھر ان کو میری یہ amendment تسلیم کر لینی چاہئے لیکن میری پہلی استدعا وہیں پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا rule 104 پڑھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rule 104 کیا کہتا ہے؟ آپ بتا دیں میں اس کو دیکھ لوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس کو خود پڑھیں اور سب کو سنائیں۔

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Mr. Speaker! Clause one, Preamble and Title of the Bill:–

> Clause one, the Preamble, if any, and the Title of a Bill shall stand postponed until the other Clauses and schedules (including new Clauses and new schedules) have been disposed of and the Speaker shall then put the question:
>
> "That Clause one, or the Preamble or the Title (or, as the case may be that Clause one or the Preamble or the Title as amended) do stand part of the Bill."

یہ سمجھنے میں ابہام ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب Preamble، میں آپ کو اس کی مثال دیتاہوں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں!وہ جواب دیں گے میں نے تو ویسے ہی آپ کو کہا تھا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر !میں بھی ویسے ہی عرض کر رہاہوں۔ یہ Preamble نہیں ہے۔ Preamble جو ہوتی ہے وہ operative part of the Act نہیں ہوتی اور یہاں پر operative part of the act ہے۔ بل کے اندر جب Section 1 آگیاہے تو

> That is an operative part of the Law, if you are considering this one as a Preamble then Preamble is not operative part of the Law.

جناب سپیکر: یہ آپ غلط interpretation کر رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں آپ کو اس کی مثال دیتاہوں۔ Constitution of the Pakistan میں جو Preamble ہے اس کو پہلے part of the Bill نہیں رکھا گیا تھا بعد میں amendment کرکے اس کو شامل کیا گیا تو اب اگر وہ شامل ہو گئی ہے تو وہ operative part of the Law ہے، Preamble نہیں ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات، میری استدعا یہ ہے کہ Section(1) پاس کرنے کے بعد سارے بل کو دوبارہ پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اتنا واضح rule ہونے کے باوجود بھی اگر نولاٹیا صاحب بحث کرتے ہیں تو افسوس ہے۔ rule 104 یہ کہتا ہے:

> Clause one, the Preamble, if any, and the Title of a Bill shall stand postponed until the other Clauses and schedules of the Bill have been disposed of.

یعنی تمام باقی Clauses اور Schedule جو ہے اس نے پہلے dispose of ہونا ہے اور اس کے بعد Clause one, Preamble and Title of the Bill پر question put ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, in sub clause (4), for the words "It shall", the words and comma "It shall, to start with" be substituted."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھا گھنٹہ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون کو فوری زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012 (Bill No.32 of 2012). Minister for Law may move it.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! اب ترتیب تو خراب نہ کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اڑھائی بجے آپ نے ہمیں ایجنڈا دیا ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب بھی آپ کو مل جائے گا۔ جی، وزیر قانون!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Let him move.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور walkout کرتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! ہم walkout کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کر سکتے ہیں۔ ان کو اس بات کا اختیار ہے۔ Government can change any time.

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں walkout کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab

1997 may be suspended under Rule 234 of the Rule ibid, for immediate consideration of the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rule ibid, for immediate consideration of the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میری یہاں سے کتابیں چرالی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: پلیز! ایسی حرکات نہ کریں۔ Would you like to speak on it.

The motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rule ibid, for immediate consideration of the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا، ڈاکٹر سامیہ امجد اور محترمہ آمنہ الفت ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپوزیشن کو واپس لے کر آئیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا اور جو ہمارے اپوزیشن کے ممبران بائیکاٹ کرکے باہر چلے گئے ہیں۔ ہم یہ بل صرف opt کر رہے ہیں ورنہ اس میں کوئی amendment کی بات ہے اور نہ ہی کوئی اور بات ہے یہ ایک فیڈرل لاء تھا اس کو ہم opt کر رہے ہیں اور یہ ایک انتہائی انسانی ہمدردی سے متعلقہ معاملہ ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اسد اشرف صاحب! آپ جائیں اور اپوزیشن کے ممبران کو واپس لے کر آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): یہ معاملہ delay ہو رہا ہے اور لوگ اس کی وجہ سے بے پناہ complications کا شکار ہیں اس لئے ہماری یہ کوشش تھی کہ اس کو ترتیب سے ہٹ کر opt کر لیں تاکہ لوگوں کی جو تکالیف ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کرکے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

مسودہ قانون (ترمیم) انسانی اعضا اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as recommended by the

Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Health, in clause 1 for sub clause 2, the following shall be substituted:

"2. It shall come into force w.e.f. the 1st day of November 2012."

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That in the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Health, in clause 1 for sub clause 2, the following shall be substituted:

"2. It shall come into force w.e.f. the 1st day of November 2012."

The amendment moved and the question is:

"That in the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as recommended

by the Standing Committee on Health, in clause 1 for sub clause 2, the following shall be substituted:

"2. It shall come into force w.e.f. the 1st day of November 2012."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill, 2012, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues (Amendment) Bill 2012, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور مصدرہ 2012

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 15 of 2012). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

"That University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore (Amendment) Bill 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون کو فوری زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012 (Bill No.31 of 2012). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Fourth Amendment)Bill 2012."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Fourth Amendment)Bill 2012."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, and other relevant provisions of Rules ibid may be dispensed with under Rule 234 for consideration and passage of the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012."

(The motion was carried.)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے خلیل طاہر سندھو صاحب نے اغواء کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! یہاں کوئی کسی کو اغواء نہیں کر سکتا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔

First reading starts. Minister for Law!

مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012, as recommended by the

Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There are some amendments in it but none of them is present. Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill, 2012 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill, 2012 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill, 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیز مصدرہ 2012

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012 (Bill No.13 of 2012). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: There is a General Amendment in the Bill. The amendment is from Minister for Law.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "sixty years" wherever occur, the words "sixty five years" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "sixty years" wherever occur, the words "sixty five years" be substituted."

None has opposed. The motion moved and the question is:

"That in the Public Sector Universities (Amendment) Bill 2012, as recommended by the Standing Committee on Education, for the words "sixty years" wherever occur, the words "sixty five years" be substituted."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sector Universities (Amendment) Bill 2012 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Sector Universities (Amendment) Bill 2012 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Sector Universities (Amendment) Bill 2012 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(123)/2012/767. 10th November, 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. November 8, 2012 (Thursday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 08th November, 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"